سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2009

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2009

سوموار،12۔اکتوبر2009

(یوم الاثنین،22۔شوال المکرم1430ھ)

پندرھویں اسمبلی: چودھواں اجلاس
جلد 14 : شمارہ 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چودھواں اجلاس

سوموار، 12۔اکتوبر 2009

جلد 14 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5

4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	9
5۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	11
	تعزیت	
7۔	جی ایچ کیو، پشاور اور لاہور بم دھماکوں میں شہید ہونے والے، ممبر، وزیر بلوچستان اسمبلی و دیگر وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	12
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	مخصوص نشستوں پر منتخب خواتین اراکین کو ترقیاتی فنڈز جاری نہ کرنا ------------	15
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	25
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	85
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
11۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف ہیلتھ لاہور، مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	85
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	85
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	85
	توجہ دلاؤ نوٹس	
14۔	پیپلز کالونی فیصل آباد میں فائرنگ سے شہری کی ہلاکت ------------	86
15۔	جوہر آباد ضلع خوشاب میں شہری کا اغوا برائے تاوان ------------	88
16۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	95
	قرارداد	

17- اسلام آباد میں اقوام متحدہ کی عمارت، جی ایچ کیو راولپنڈی پر دہشت گردی کے حملوں کی پر زور مذمت اور پاک فوج کے بہادر جوانوں کو زبردست خراج عقیدت کا پیش کیا جانا ------------ 95

تحاریک استحقاق

18- نشان زدہ سوال نمبر 558 کے غلط جواب کی فراہمی (---جاری) ------------ 99

19- سیکرٹری مال کا محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال اور رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ ------------ 113

20- قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 116

21- کورم کی نشاندہی ------------ 116

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(69)/2009/104. Dated. 06 October, 2009. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the Powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 12th October, 2009 at 03:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 05h October 2009

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12-اکتوبر 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

علیحدہ فہرست میں شامل توجہ دلاؤ نوٹسوں میں درج سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

حصہ اول

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 میں ترمیم کے لئے قاعدہ 244-اے کے تحت پیش کی جانے والی تحاریک

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں مجوزہ ترمیم کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم کو زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔ (مجوزہ ترمیم کی نقل منسلکہ پرلف ہے)

4

حصہ دوم

سرکاری کارروائی

1- آررڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 17 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 18 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

3- آرڈیننس اتھارٹی انضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 19 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس اتھارٹی انضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

4- آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 20 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

5- آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 21 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

6- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفئیر فنڈ مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 22 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفئیر فنڈ مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

7- آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 23 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

8- آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس 25 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

9- آرڈیننس تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 26 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی ، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانامحمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانامشہود احمد خان

قائد ایوان : میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف : چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔ نواب زادہ سید شمس حیدر ایم پی اے، پی پی۔27

2۔ خواجہ سلمان رفیق ایم پی اے، پی پی۔142

3۔ جناب شاہجہاں احمد بھٹی ایم پی اے، پی
پی۔172

4۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک ایم پی اے، ڈبلیو۔
360

3۔ کابینہ

1۔ راجہ ریاض احمد : سینئر وزیر، آبپاشی وقوت
برقی، کانیں،
معدنی ترقی*

2۔ محترمہ نیلم جبار چودھری : وزیر بہبود آبادی

3۔ جناب تنویر اشرف کائرہ : وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و
ترقیات*

4۔ چودھری عبدالغفور : وزیر جیل خانہ جات

5۔ جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وافرادی قوت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔اکتوبر تا 21۔اکتوبر 2009) تفویض کیا گیا۔

6

6۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف،
زکوٰۃ وعشر اور بیت المال*

7۔ ملک ندیم کامران : وزیر خوراک، صحت،*

8۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو
سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی
گیری
اور سیاحت وترقی تفریحی مقامات

9۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی
ڈویلپمنٹ
ہاؤسنگ وشہری ترقی، پبلک
ہیلتھ
انجینئرنگ، ماحولیات اور
اطلاعات

10۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر خصوصی تعلیم

11- جناب کامران مائیکل	:	وزیرانسانی حقوق،اقلیتیں،ترقی خواتین اور سماجی بہبود*
12- راناثناء اللہ خان	:	وزیرقانون وپارلیمانی امور، ایس اینڈجی۔اے۔ڈی،داخلہ اور پبلک پراسیکیوشن*
13- جناب تنویرالاسلام	:	وزیر کھیلیں،امور نوجوانان وثقافت
14- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیرآبکاری ومحصولات،ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن،خواندگی و غیررسمی بنیادی تعلیم،سرمایہ کاری،ٹرانسپورٹ*
15- جناب فاروق یوسف گھرکی	:	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
16- حاجی محمداسحاق	:	وزیرمال وبحالی اور کالونیز

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13-جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12-اکتوبر تا 21-اکتوبر 2009) تفویض کیا گیا۔

7

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- راجہ طارق کیانی	:	محنت

2۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔ سردار کامل گجر	:	مال
4۔ جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
5۔ جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
6۔ جناب ظفر اقبال ناگرہ	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی
7۔ جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
8۔ سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ماحولیات
9۔ محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10۔ جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
11۔ جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
12۔ جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
13۔ رانا مبشر اقبال	:	
14۔ جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔ جناب غلام نبی	:	
16۔ رانا محمد ارشد	:	سیاحت
17۔ جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی تعلیم
18۔ جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔ ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔اکتوبر تا 21۔اکتوبر 2009) تفویض کئے گئے۔

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

20۔ جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات
21۔ جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ

بندی و ترقیات

22۔ ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔ سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال

اراضی

25۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک و ڈیری

ڈویلپمنٹ

26۔ چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔ جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔ چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ)	:	
29۔ میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔ محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
32۔ محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت و امور نوجوانان
34۔ محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی و قوت برقی
35۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار،12۔اکتوبر 2009

(یوم الاثنین،22۔شوال المکرم 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 4 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَo وَلَا تَقُولُواْ لِمَن يُقۡتَلُ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمۡوَٰتُۢۚ بَلۡ أَحۡيَآءٞ وَلَٰكِن لَّا تَشۡعُرُونَoوَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَo ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَo

سُوۡرَۃُ البَقَرَة 153 تا 156

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہےo اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتےo اور ہم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دوo ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف سے لوٹ کر جانے والے ہیںo

وما علینا الا البلاغo

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(69)/2009/104. Dated. 06 October, 2009. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the Powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 12th October, 2009 at 03:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 05h October 2009

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12-اکتوبر 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

علیحدہ فہرست میں شامل توجہ دلاؤ نوٹسوں میں درج سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

حصہ اول

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 میں ترمیم کے لئے قاعدہ 244-اے کے تحت پیش کی جانے والی تحاریک

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں مجوزہ ترمیم کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم کو زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔ (مجوزہ ترمیم کی نقل منسلکہ پر لف ہے)

4

حصہ دوم

سرکاری کارروائی

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 17 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 18 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس اتھارٹی انضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 19 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس اتھارٹی انضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 20 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 21 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 22 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 23 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس 25 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 26 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2- چیئرمینوں کا پینل

1- نواب زادہ سید شمس حیدر ایم پی اے، پی پی-27

2- خواجہ سلمان رفیق ایم پی اے، پی پی-142

3- جناب شاہجہاں احمد بھٹی ایم پی اے، پی
پی-172

4- محترمہ زوبیہ رباب ملک ایم پی اے، ڈبلیو-
360

3- کابینہ

1- راجہ ریاض احمد : سینئر وزیر، آبپاشی و قوت
برقی، کانیں،
معدنی ترقی*

2- محترمہ نیلم جبار چودھری : وزیر بہبود آبادی

3- جناب تنویر اشرف کائرہ : وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و
ترقیات*

4- چودھری عبدالغفور : وزیر جیل خانہ جات

5- جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وافرادی قوت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13-جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12-اکتوبر تا 21-اکتوبر 2009) تفویض کیا گیا۔

6

6- حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف،
زکوٰۃ وعشر اور بیت المال*

7- ملک ندیم کامران : وزیر خوراک، صحت،*

8- ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو
سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی
گیری
اور سیاحت و ترقی تفریحی مقامات

9- سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی
ڈویلپمنٹ
ہاؤسنگ و شہری ترقی، پبلک
ہیلتھ
انجینئرنگ، ماحولیات اور
اطلاعات

10- ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر خصوصی تعلیم

11۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق،اقلیتیں، ترقی

خواتین

اور سماجی بہبود *

12۔ راناثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور،

ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ

اور

پبلک پراسیکیوشن *

13۔ جناب تنویر الاسلام : وزیر کھیلیں، امور

نوجوانان وثقافت

14۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر

ایجوکیشن و

سکول ایجوکیشن، خواندگی و

غیر رسمی بنیادی تعلیم، سرمایہ

کاری، ٹرانسپورٹ *

15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16۔ حاجی محمد اسحاق : وزیر مال و بحالی اور کالونیز

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔اکتوبر تا 21۔اکتوبر 2009) تفویض کیا گیا۔

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ طارق کیانی : محنت

2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال	کوآپریٹوز
5۔	جناب عبدالحفیظ خان	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرہ	ہاؤسنگ وشہری ترقی
7۔	جناب افتخار احمد خان	مذہبی امور واوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف	آبکاری ومحصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین	صنعت
13۔	رانا مبشر اقبال	
14۔	جناب محمد خرم گلفام	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی	
16۔	رانا محمد ارشد	سیاحت
17۔	جناب احسن رضا خان	خواندگی وغیر رسمی تعلیم
18۔	جناب عامر سعید انصاری	جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	خزانہ

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔اکتوبر تا 21۔اکتوبر 2009) تفویض کئے گئے۔

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31-جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

20- جناب نشاط احمد خان ڈاہا : کان کنی و معدنیات

21- جناب شہزاد سعید چیمہ : منصوبہ
بندی و ترقیات

22- ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال :

23- سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : جنگلات

24- سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز و اشتمال
اراضی

25- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیوسٹاک و ڈیری
ڈویلپمنٹ

26- چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

27- جناب آصف منظور موہل : زراعت

28- چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ) :

29- میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ) : سپورٹس

30- انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں : بہبود آبادی

31- محترمہ نرگس فیض ملک : انفارمیشن ٹیکنالوجی

32- محترمہ صغیرہ اسلام : ترقی خواتین

33- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : ثقافت و امور نوجوانان

34- محترمہ فائزہ احمد ملک : آبپاشی و قوت برقی

35- جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

5- قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار،12۔اکتوبر 2009

(یوم الاثنین،22۔شوال المکرم 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 4 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَo وَلَا تَقُولُواْ لِمَن يُقۡتَلُ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمۡوَٰتُۢۚ بَلۡ أَحۡيَآءٞ وَلَٰكِن لَّا تَشۡعُرُونَo وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَo ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَo

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ 153 تا 156

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہےo اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتےo اور ہم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دوo ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف سے لوٹ کر جانے والے ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

حمد جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

حمد

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الہٰی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
عطا کر تُو شان کریمی کا صدقہ
دلا دے الہٰی رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں گا کس سے
تیرا ہوں میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
جو مفلس ہیں ان کو تُو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا کر
مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں
الہٰی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
الہٰی ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں سے ہم کو صدا دور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	نوابزادہ سید شمس حیدر	ایم پی اے، پی پی۔27
2۔	خواجہ سلمان رفیق	ایم پی اے، پی پی۔142
3۔	جناب شاہجہاں احمد بھٹی	ایم پی اے، پی پی۔172
4۔	محترمہ زوبیہ رباب ملک	ایم پی اے، ڈبلیو۔360

شکریہ

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مخدوم احمد محمود صاحب!

تعزیت

جی ایچ کیو پشاور اور لاہور بم دھماکوں میں شہید ہونے والے ممبر، وزیر بلوچستان اسمبلی و دیگر وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سے پہلے کہ ہم اپنی کارروائی کا آغاز کریں، جی۔ایچ۔کیو راولپنڈی کے حملے میں ہمارے جو بہادر اور نڈر آفیسرز شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! فاتحہ خوانی کرنے لگے ہیں تو ہمارے ایک بلوچستان کے وزیر رستم خان جمالی منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو بڑی بے دردی کے ساتھ کراچی میں قتل کر دیا گیا تھا تو

ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لیتے اور ان کے لئے اگر ہم ایک تعزیتی قرار داد ان کے اہل خانہ اور خاندان کے لئے پیش کر لیں تو وہ بھی میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری محترم احمد محمود صاحب سے گزارش ہے کہ جی ایچ کیو کا معاملہ بھی اور اس سے پہلے جو recently دہشت گردی کے دو واقعات ہوئے ہیں ان پر ہم نے ایک مشترکہ Resolution تیار کی ہے تو یہ مناسب رہے گا کہ Call Attention Notice کے بعد وہ Resolution جب پیش کی جائے تو اسی وقت ساتھ ہی دعائے مغفرت بھی کی جائے۔

جناب سپیکر: فاتحہ خوانی پہلے کرنے میں بھی کوئی حرج ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر آپ پہلے کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں لیکن میں ہاؤس کو مشترکہ Resolution کے بارے میں inform کرنا چاہتا تھا کہ وہ بھی تیار ہے۔

جناب سپیکر: جی! وہ اچھی بات ہے لیکن فاتحہ خوانی بھی کر لی جائے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و برقی قوت (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی! راجہ صاحب!

سینئر وزیر/آبپاشی و برقی قوت (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس سے پہلے جو پشاور بم دھماکا میں شہید ہوئے اور آج بھی جو دھماکا ہوا ہے اس میں بھی شہید ہونے والوں کے لئے بھی دعا کر لی جائے۔

جناب سپیکر: آج کدھر ہوا؟ بھائی!

سینئر وزیر/آبپاشی و برقی قوت (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج شانگلہ کے الپوری شہر میں ہوا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آٹے کے حصول کے لئے خواتین جو کراچی میں شہید ہوئی ہیں ان کی بھی فاتحہ پڑھ لی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب محمد سعید مغل کی اہلیہ انتقال کر گئی تھیں تو میری درخواست ہے کہ ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شہیدان آٹا جو آٹے کی قطاروں میں لگے ہوئے شہید ہو گئے ہیں وہ ہمارے بہن اور بھائی، پنجابی بہن بھائی ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب پچھلا اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا تو اس اجلاس سے لے کر آخری دن سے لے کر آج تک جتنے بھی مسلمین اور مسلمات فوت ہوئے ہیں ان سب کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی! ٹھیک ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جب تین ماہ سے زیادہ اسمبلی کے اجلاس میں وقفہ ہو گا تو اس قسم کی چیزیں بہت ساری pending ہو جائیں گی۔ ابھی بھی اسمبلی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں یہ اجلاس 101 دن کے بعد ہو رہا ہے۔ اتنے لمبے وقفے بھی نہ کئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم محسن لغاری صاحب نے بڑی بات کی ہے کہ اتنے سو اور اتنے دنوں کے بعد اجلاس شروع ہوا ہے تو پچھلے پانچ سالوں میں یہ جس ڈکٹیٹر کے ساتھ تھے اس کے پاس اسمبلی میں بھی اور ہر طرح سے brutal majority تھی۔ انہوں نے ہر قسم کی amendments کیں اس وقت یہ amendment بھی کروا لیتے، آپ کچھ دن کم کروا لیتے۔ یہ اجلاس within the provisions of Constitution ہو رہا ہے، اگر within Constitution نہیں ہو رہا تو پھر آپ اعتراض کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اتنی دیر سے اجلاس نہیں بُلانا چاہئے۔ اس میں اتنا لمبا وقفہ نہیں ہونا چاہئے اس کو تھوڑا سا شارٹ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر اجلاس جلدی بلانے سے یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں اگر اس میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے تو چلیں! یہ تجربہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس کے درمیان constitutionally ایک وقفے کا تعین کر دیا گیا ہے اور اگر within that period اجلاس ہو رہا ہو تو وہ آئینی طور پر، قانونی طور پر، اخلاقی طور پر اور سیاسی طور پر درست ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو آئینی طور پر نہیں کہہ رہے، وہ اخلاقی طور پر کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر اخلاقی طور پر بھی دیکھا جائے تو اخلاق بھی قانون اور آئین کے تابع ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، میرے ساتھ تو انہیں شاید کوئی مسئلہ ہے۔ میں آپ سے علیحدہ بات کر لوں گا پھر آپ مجھے سمجھا دیجئے گا۔ میری بات کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اگر ان کا معیار یہ ہے کہ آپ کی حکومت میں یہ ہوا تو ہم بھی یونہی کریں گے تو آپ عوام کو clear کر دیں کہ مشرف دور اور اس دور میں کوئی فرق نہیں ہے۔[***********]

جناب سپیکر: یہ جو الفاظ بولے گئے ہیں، حذف کئے جائیں۔[*****] کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

No please, no please. اب جی ایچ کیو میں پاک فوج کے جو بھائی شہید ہوئے ہیں، جو پشاور میں بم دھماکے سے شہید ہوئے ہیں، جو لاہور میں شہید ہوئے ہیں اور ایک ہمارے محترم بلوچستان اسمبلی کے ممبر اور وزیر رستم خان جمالی صاحب اور ایک ہماری اہم خاتون جو ہمارے ایک ایم پی اے کی بیگم ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! فیصل آباد کی ایک اہم شخصیت عابد شیر علی کے تایا جان وفات پا گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بات کرنے دیں، میری بات سنیں۔ آپ یہ بات ذرا غور سے سنیئے گا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کیا کریں، اس میں مداخلت مناسب نہیں ہے۔ اب فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! 30۔ جولائی کو یا یکم اگست کو 30 لوگ مر گئے یا مار دیئے گئے تھے ان کے لئے بھی ساتھ ہی فاتحہ خوانی کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی سب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

انجینئر شہزاد الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک وقت میں چار پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں لئے جا سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! لیڈیز فرسٹ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! میں آپ کو floor دیتا ہوں مگر یہ پوائنٹ آف آرڈر ہونا چاہئے۔

مخصوص نشستوں پر منتخب خواتین اراکین کو ترقیاتی فنڈز جاری نہ کرنا

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ معزز خواتین بھی اس ایوان کا ایک حصہ ہیں، تقریباً پونے دو سال کا عرصہ گزر گیا ہے ہمیں کسی قسم کا کوئی ترقیاتی فنڈ نہیں دیا گیا اور ہر روز ایک بہانہ پیش کیا جاتا ہے، ہر روز ایک نئی کہانی سنائی جاتی ہے کہ بس اتنے دنوں کے بعد آپ کو فنڈ مل جائیں گے۔ وہاں سے ٹیلیفون آتا ہے کہ نئی سکیمیں 10-2009 کی دے دیں۔ جب پہلی سکیموں پر عمل نہیں ہو سکا تو نئی سکیمیں دینے کا کیا فائدہ ہے؟ اس طریقے سے ہمیں اذیت دی جاتی ہے۔ بار بار وہاں سے ٹیلیفون آتا ہے کہ یہ سکیمیں دے دیں، وہ سکیمیں دے دیں۔ جب ہم بھی اس ایوان کا حصہ ہیں تو پھر اس طرح کا سلوک خواتین کے ساتھ کیوں کیا جاتا ہے؟ ان منسٹر صاحب کے یا وزیر اعلیٰ صاحب کے اس رویہ پر جو انہوں نے خواتین کے ساتھ رکھا ہوا ہے ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: ہم بھی مشترکہ واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ(ق) کی کچھ خواتین واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: سیال صاحب! آپ خاتون ہیں، آپ خواتین میں شامل ہیں؟

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! ہمیں فنڈ نہیں دیا گیا۔ میں بھی خواتین کے ساتھ واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس تو پہلے ہی بہت کچھ ہے۔ میرے خیال میں اس پر ایک کمیٹی بناتے ہیں۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ میری بات سنیں- حاجی محمد اسحاق صاحب، محمد اشرف سوہنا صاحب اور جناب طاہر خلیل سندھو!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پھر ہم بھی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ نہ کریں۔مہربانی۔آپ میری بات سنیں۔یہ تینوں حضرات ان بہنوں سے بات کریں اور انھیں واپس ہاؤس میں لائیں۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ Order in the House مہربانی فرمائیں-Order in the House

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! مجھے خدشہ ہے کہ اگر ہم انھیں منا کر لائے تو پھر بہت سے مرد حضرات واک آؤٹ کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ ایسا نہیں ہو گا۔

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): ہاؤس کے کچھ اراکین کا مطالبہ ہے کہ اس واک آؤٹ کو مستقل واک آؤٹ کی شکل دے دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔وہ بھی آپ کی طرح اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں لہذا آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

وزیر محنت وافرادی حقوق (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! ہم ان کو کیا یقین دہانی دلائیں؟

محترمہ ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ان کی اس بات پر ہم بھی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کی طرف سے نامزد کردہ تینوں معزز ممبران
خواتین کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House. شاہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہونے والا ہے۔ جی، اعجاز شفیع صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری معزز بہنیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن میں گزارش کروں گا کہ ہماری یہ بہنیں جو elect نہیں بلکہ select ہو کر آئی ہیں میرے خیال میں ان کے لئے یہ entitlement ہی بہت زیادہ ہے اور یہ جو privilege لے رہی ہیں یہ بھی ان کے لئے بہت honour کی بات ہے۔ ان کی کوئی constituency ہے جس کے لئے انھیں فنڈز چاہئیں؟ پہلے بھی پنجاب کے وسائل بہت کم ہیں اور مسائل زیادہ ہیں اس لئے یہ تو پیسا ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ خواتین ہمارے لئے محترم اور قابل عزت ہیں لیکن چونکہ ان کا کوئی حلقہ انتخاب نہیں ہے لہذا ان کا احتجاج کرنے کا حق بنتا ہے اور نہ ہی claim کرنے کا حق بنتا ہے۔ بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ بات کریں لیکن یہ دیکھیں کہ یہ وقفہ سوالات ہے اور اسی کا ٹائم جا رہا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے، آپ کیسے بات کر رہے ہیں؟ This is not good.

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! اس اسمبلی کو معرض وجود میں آئے تقریباً ڈیڑھ سال ہو چکا ہے لیکن تیرہ سٹینڈنگ کمیٹیاں ابھی تک معرض وجود میں نہیں آسکیں جبکہ سٹینڈنگ کمیٹیاں اسمبلی کے ہاتھ، بازو، آنکھیں اور تمام tools کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کیا آج Chair اس بارے میں ہمیں کوئی تاریخ دے سکتی ہے کہ ان کمیٹیوں کے الیکشن کب تک ہو جائیں گے؟ ان کمیٹیوں میں خصوصاً PAC-1، مجلس استحقاقات اور فوڈ کمیٹی جیسی کمیٹیاں جن کی روزانہ ضرورت پڑتی ہے وہ معرض وجود

میں نہیں آئیں۔لہذا میری استدعا ہے کہ ان کے الیکشن کے لئے کوئی تاریخ مقرر کیجئے تاکہ ہمیں تسلی ہو کہ ان کا الیکشن ہو رہا ہے۔بہت مہربانی

انجینئر شہزاد الہیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو floor دیا ہے ان کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔

انجینئر شہزاد الہیٰ: شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کرنی ہے۔

انجینئر شہزاد الہیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کروں گا۔جیسے یہ گورنمنٹ آئی ہے پہلے بھی آپ نے مہربانی کی اور مجھے ٹائم دیا تو میں نے کہا تھا کہ پتا نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔Order in the House جی، فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائیں اور انھیں خوش آمدید کیا گیا)

انجینئر شہزاد الہیٰ: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ جب سے یہ حکومت معرض وجود میں آئی ہے ہمارے churches پر قبضہ ہو رہا ہے، ہمارے سکولوں پر قبضہ ہو رہا ہے جس پر آپ نے فرمایا تھا کہ آپ وزیر قانون سے مل لیں یقین کریں کہ مسلسل تین دنوں کی جدوجہد کے بعد جب میں وزیر قانون سے ملا تو انھوں نے کہا کہ میرے بس میں کچھ نہیں آپ وزیر اعلیٰ کے نام پر درخواست لکھ دیں۔ہم تو اس وقت سے warn کر رہے ہیں کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے اس وقت سے اقلیتوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! قصور کا واقعہ ہوا اس کے بعد گوجرہ کا واقعہ ہوا وہاں پر لوگوں کو زندہ جلایا گیا اور پھر سمبڑیال میں نہتے مسیحوں پر لاٹھی چارج کیا گیا، پنجاب کو پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ یہ یہاں پر میثاق جمہوریت اور ڈیموکریسی کی بات کرتے ہیں۔ مجھے ڈی پی او سیالکوٹ نے 18 گھنٹے تک detain رکھا۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ relevant ہو جائیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! بات سنیں۔

جناب سپیکر: جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی تو اس وقت بات کر لینا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں کہ ڈی پی او سیالکوٹ نے مجھے اٹھارہ گھنٹے تک گرفتار کئے رکھا۔ میرا قصور صرف یہ تھا کہ ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بار بار interrupt کر رہی ہیں۔ آپ ہماری بہن ہیں آپ کو سوچنا چاہئے۔

انجینئر شہزاد الٰہی: میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر انجینئر شہزاد الٰہی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: رانا صاحب! پریس گیلری والوں کی طرف سے واک آؤٹ کرنے کا پیغام آیا ہے آپ اس بارے میں کیا فرمانا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پریس گیلری کی طرف سے مجھے پیغام ملا ہے۔ مجھے ہاؤس سے جو نہی فرصت ملتی ہے تو میں ان دوستوں سے بات کر کے واک آؤٹ سے پہلے ہی اس مسئلہ کو resolve کر لیں گے۔ میرے محترم دوست آج کے اس واقعہ کا جس طرح سے ازالہ چاہیں گے ہم انشاء اللہ اسی طرح ان کو compensate کریں گے۔

جناب سپیکر: پریس گیلری کے دوست رانا صاحب کی بات سن رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب آپ کی بات سنتے ہیں اور انشاء اللہ آپ کو مطمئن کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ جیسے رانا صاحب نے point out کیا ہے کہ ابھی تک تیرہ سٹینڈنگ کمیٹیاں form نہیں ہوئیں لیکن جو form ہو

چکی ہیں انھیں بھی strengthen کرنے کے لئے اختیارات دیں۔ حکومت کے تمام محکمہ جات کا جتنا بجٹ ہے، ان کی جتنی پالیسیاں ہیں They should be thrashed out by those committees انھوں نے اس سلسلے میں تحریک بھی جمع کرائی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو priority پر لیں۔ میں چاہوں گا کہ نہ صرف سٹینڈنگ کمیٹیاں form کی جائیں بلکہ ان کو بااختیار بھی کیا جائے اور حکومت کی تمام پالیسیاں اپنے اپنے محکمہ جات کی سٹینڈنگ کمیٹیوں سے thrash out ہو کر پھر اس ہاؤس میں آئیں تب ان پر بحث ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ طریقہ ہے جس سے اس پارلیمنٹ کو بااختیار بنایا جا سکتا ہے، اس کی supremacy قائم رکھی جا سکتی ہے اور اس کے تقدس کو بحال کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: دیکھیں! پوائنٹ آف آرڈرز پر پندرہ بیس منٹ ضائع ہو چکے ہیں۔ جو صاحب بھی بات کرے مہربانی فرما کر relevant بات کرے۔ اب میں question take up کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے پریس گیلری سے متعلق میرے ساتھ جو معاملہ پہلے discuss کیا ہے، مجھے ایسے محسوس ہوا ہے کہ شاید ہمارے پریس گیلری کے دوست اس بات سے مطمئن نہیں ہوئے۔ میں آپ سے یہ کہوں گا کہ ابھی کچھ دیر بعد جونہی نماز کا وقفہ ہو گا تو اسی وقفے کے دوران میں صحافی بھائیوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور اس معاملے پر ان کے جو بھی reservations ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ انھیں resolve کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پریس گیلری کے حضرات نے یہ بات سن لی ہو گی، ذرا تھوڑا سا صبر کریں۔ رانا صاحب وقفہ نماز کے دوران آپ سے ملیں گے، اس بارے میں آپ سے بات کریں گے اور انشاء اللہ آپ کو مطمئن کریں گے۔

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کھڑے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہماری پارٹی کے اشرف سوہنا صاحب نے پہلے جو بات کی ہے میں اس پر سخت احتجاج کرتی ہوں۔ دوسرا ہم اعجاز شفیع صاحب سے بہتر ہیں۔ جب ہمیں گھروں سے نکال کر گھر گھر ووٹ مانگنے کے لئے بھیجتے ہیں تو اس وقت ان کو اتنا بھی پتا نہیں ہوتا کہ ہمارے حلقے کون سے ہیں؟ یہ ہمیں پولنگ ایجنٹ بناتے ہیں۔ اس وقت ان کو پتا نہیں ہوتا کہ ہم کسی کی بہنیں یا

بیٹیاں ہیں؟اشرف سوہنا صاحب! آپ جائیں باہر، ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ چلے جائیں۔ اگر آپ کو ہمارا اعتراض ہے تو ہم یہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ چلے جائیں، بے شک جائیں۔

محترمہ لیلیٰ مقدس: جناب سپیکر! میں ایک شعر کہنا چاہتی ہوں۔

جب گلستان کو لہو کی ضرورت پڑے تو
سب سے پہلے گردن ہماری کٹے
پھر بھی کہتے ہیں یہ اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا، تمھارا نہیں

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کا بھی چمن ہے۔

محترمہ لیلیٰ مقدس: یہ کیسے کہتے ہیں کہ سب کچھ ہمارا ہے، یہ کیسے کہتے ہیں کہ ہمیں funds نہیں ملتے؟ میں گزارش کروں گی کہ ہمیں بھی یہ funds ہر صورت ملنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: یہ چمن آپ کی وجہ سے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آج ہاؤس میں اس بات کو clear کریں کہ ہم خواتین اس ہاؤس کا حصہ ہیں یا نہیں ہیں؟ جس طرح سے ہمارے ساتھ غیر پارلیمانی الفاظ میں گفتگو کی جاتی ہے، جس طرح سے ہم پر تنقید کی جاتی ہے، فنڈز کو ایک side پر رکھیں۔ جس طرح سے خواتین کے ساتھ یہاں پر سلوک روا رکھا جاتا ہے، جو ہوٹنگ ہوتی ہے، جو بدتمیزی کی جاتی ہے وہ سب ناقابل برداشت ہے۔ یہ کیسی گریجوایٹ اسمبلی ہے کہ جہاں پر ماں، بہن اور بیٹی کی عزت نہ ہو؟ ہم بھی کسی کی ماں، بہن اور بیٹیاں ہیں۔ اس طرح سے ہم پر ہوٹنگ کرنے والے یہ کون ہوتے ہیں؟ آپ آج اس بات کو واضح کریں کہ آیا ہم اس ہاؤس کا حصہ ہیں یا نہیں؟ اگر ہم برابر کے ممبر نہیں ہیں تو آپ بے شک ہم سے resign لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ کو یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ آپ میرے لئے اتنی ہی معزز ہیں جتنے کہ دوسرے ممبران ہیں۔ آپ اس ہاؤس کی اسی طرح سے معزز رکن ہیں جس طرح سے میں ہوں یا جس طرح سے دوسرے ساتھی ہیں۔ آپ کا احترام ہم پر واجب بھی ہے اور لازم بھی ہے۔ آپ کے متعلق اگر کوئی غلط بات کرتا ہے تو میں اسے condemn کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ سب بہنیں تشریف رکھیں کیونکہ قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پندرہ بیس منٹ سے ایک چیز کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ ایک سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں جب یہاں پر ہماری بہنیں ممبران کی حیثیت سے تشریف لائی ہیں تو وہ contribute کر رہی ہیں۔ وہ Women Protection Bill لے کر آئی ہیں۔ جتنا انھوں نے contribute کیا ہے کسی لحاظ سے بھی نہیں کہا جا سکتا کہ مرد حضرات نے ان سے زیادہ contribute کیا ہے۔ ان کی تضحیک کئے جانے کو میں condemn کرتا ہوں۔ میں اپنی طرف سے ان معزز بہنوں کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی شخص ان کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے گا تو ہم اس کے آڑے آئیں گے اور اس کی مخالفت کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے بھی یہ استدعا کروں گا کہ یہ جو رواج بن گیا ہے کہ کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان معزز خواتین کی تضحیک کی جاتی ہے اس کو روکا جائے۔ کوئی بھی بلا وجہ walkout نہیں کرتا۔ آپ نے ابھی دیکھا ہے کہ دونوں اطراف کی خواتین کس طرح اٹھ کر باہر گئی ہیں۔ آپ نے مہربانی فرمائی کہ ان کو واپس لانے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی۔ یہ آپ نے دانش مندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کمیٹی کے کئے دھرے پر پانی پھیرنے کے لئے یہاں سے اگر کوئی شخص کھڑا ہو جائے تو آپ کو اسے condemn کرنا چاہئے۔ جہاں تک فنڈز کی بات ہے تو میں کہتا ہوں کہ funds and privileges ان سب خواتین اور مرد ممبران کو equally ملنے چاہئیں۔ خواتین بھی اس ہاؤس کی معزز ممبر ہیں، ان کے ووٹ کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ مرد حضرات کی ہے۔ یہاں پر حکومت یا اپوزیشن خواتین کو minus کر کے اپنی strength پوری نہیں کر سکتے۔ جب ان کو اپنی strength پوری کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے تو پھر ان کو دوسرے privileges کیوں نہیں دیئے جاتے؟ شکریہ

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے، مجھے وضاحت کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی معزز خواتین ممبران
نے لوٹا، لوٹا کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آڈر پلیز۔ دیکھیں، بات سنیں، پلیز خاموشی اختیار کریں۔ پیاری بہنوں! بات سنیں۔

(حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی معزز خواتین ممبران لوٹا، لوٹا کے نعرے مسلسل لگاتی رہیں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ درست نہیں۔ آپ سب خاموشی اختیار کریں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

محترمہ طیبہ ضمیر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! راجہ ریاض صاحب نے کہا تھا کہ خواتین ممبران کو بھی funds دیئے جائیں گے۔ میں راجہ ریاض صاحب سے پوچھتی ہوں کہ وہ grant کدھر ہے، آٹھ ماہ گزرنے والے ہیں، ابھی تک وہ وعدہ کیوں پورا نہیں کیا گیا؟ آج یوم سیاہ ہے، آج 12-اکتوبر کا دن ہے، آج کے دن ایک آمر نے یہاں پر شب خون مارا تھا، منتخب حکومت کو ختم کیا گیا۔ آج اس کی مذمت کرنے کی بجائے رخ بدل دیا گیا ہے۔ آج ہمیں کیری لوگر بل کی فکر ہے لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ہم وہ بات بھی کرتے ہیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! معزز خواتین ممبران چاہے ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہو، مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتی ہوں، مسلم لیگ (ق) یا فنکشنل لیگ سے ان کا تعلق ہو وہ اس ہاؤس کی معزز ممبران ہیں۔ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کا احترام کریں۔ چودھری ظہیر صاحب نے بات کی ہے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی خواتین ممبران پر ہمیں فخر ہے کیونکہ آمریت کے خلاف جتنی جدوجہد ان خواتین نے کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور پارٹی کی خواتین نے آمریت کے خلاف اتنی سیاسی جدوجہد نہیں کی۔ مسلم لیگ (ن) کی خواتین نے بھی پچھلے پانچ سال ہمارے شانہ بشانہ چل کر آمریت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ اس معزز ہاؤس کی تمام خواتین ممبران قابل احترام ہیں۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں اور جس طرح چودھری ظہیر صاحب نے کہا ہے کہ اگر کسی خاتون ممبر کی تضحیک ہوئی تو وہ اس کا دفاع کریں گے۔ یہ اکیلے نہیں کریں گے بلکہ ہم سب اس کا دفاع کریں گے۔ یہ ہم پر لازم ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب، مجھ پر اور چودھری ظہیر صاحب ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کی عزت کریں۔

جناب سپیکر! جہاں تک funds کی بات ہے تو میں اور رانا ثناء اللہ خان صاحب وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے کہ تمام معزز خواتین خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہے یا حکومتی بنچز سے سب کو funds

دیئے جائیں۔ ہم وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے اور اگلے Monday والے دن آپ خواتین کی میٹنگ کروائیں گے اور اس بارے میں ایک واضح پالیسی اپنائی جائے گی۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: Question Hour شروع ہے۔ میاں نصیر احمد صاحب تشریف فرما ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن انجینئر شہزاد الہیٰ صاحب ایوان سے walkout کر گئے ہیں، کسی کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ انہیں واپس ایوان میں لے آئے۔

جناب سپیکر: خواتین ممبران کو ایوان میں واپس لانے کے لئے جو معزز اراکین تشریف لے گئے تھے وہی معزز اراکین جا کر شہزاد الہیٰ صاحب کو بھی ایوان میں واپس لے آئیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 280۔

لاہور شہر میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*280: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے آؤٹ لٹس ہیں اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں؟

(ب) لاہور شہر میں موجود سیوریج کے کتنے نالے موجود ہیں یہ کس کس جگہ سے گزر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض نالوں کے اوپر لینٹر ڈالا گیا ہے اور بعض کھلے ہیں علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے؟

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے نالوں کی کل لمبائی کیا ہے؟

(ہ) کیا موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں، ان سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے 14 آؤٹ لٹس موجود ہیں اور یہ مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1۔ محمود بوٹی	2۔ شاد باغ
3۔ کھوکھر روڈ	4۔ فرخ آباد
5۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 1	6۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 2
7۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 3	8۔ گلشن راوی
9۔ ملتان روڈ	10۔ ماڈل ٹاؤن (ایل ایم پی بلاک)
11۔ نشتر ٹاؤن	12۔ شوکت خانم جوہر ٹاؤن
13۔ شاہدرہ ٹاؤن	14۔ فارسٹ کالونی

(ب) لاہور شہر میں مندرجہ ذیل بڑے نالے گزرتے ہیں۔

1۔ کینٹ ڈرین (میاں میر ڈرین)	2۔ سنٹر ڈرین
3۔ ستوکتلہ ڈرین	4۔ سکھ نہر ڈرین
5۔ گجرپورہ ڈرین	6۔ ہڈیارہ ڈرین
7۔ سرکلر روڈ ڈرین	8۔ والڈ سٹی ڈرین
9۔ چھوٹا راوی ڈرین	10۔ علامہ اقبال ٹاؤن ڈرین
11۔ لکشمی ڈرین	

(ج) شہر کے اندر بڑے نالے (Primary Drains) اوپن ہیں اور شہر کے گلی محلوں کے چھوٹے نالے covered ہیں۔

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے بڑے نالوں کی کل لمبائی 212 کلو میٹر ہے۔

(ہ) موجودہ سیوریج سسٹم لاہور کے شہریوں کے لئے کافی ہے۔ ہر کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ سسٹم کو بڑھایا جا رہا ہے۔

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے جو منصوبہ زیر غور ہے اس میں 88 سکیمیں شامل ہیں اور اس منصوبہ کی لاگت تقریباً 703 ملین روپے ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا یہ سوال لاہور میں سیوریج کے حوالے سے تھا۔ چند سال پہلے یہ plan بنایا گیا تھا کہ لاہور کے اندر جو سیوریج ڈالا جائے گا وہ سیوریج بطور role model پنجاب کے باقی بڑے شہروں کے اندر بھی اس role model کو اپنایا جائے گا اور لاہور کا سسٹم باقی شہروں کے اندر

نافذ کیا جائے گا۔ مجھے اس میں بڑا مبہم سا جواب دیا گیا ہے اس لئے میں ان سے supplementary question پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور شہر میں سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے outlets 14 بنائے گئے جن میں سے یقینی طور پر صرف تین چار outlets ہیں جن کا پانی دریائے راوی میں جا سکتا ہے۔ میرا question یہ ہے کہ باقی سیوریج کا پانی کہاں جا رہا ہے اور کیا لاہور کی ایک کروڑ آبادی کو cater کرنے کے لئے outlets 14 کافی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں پہلے ایک بات آپ سے پوچھ لوں، آپ سیوریج کا پانی دریائے راوی میں بھجوا رہے ہیں جس میں کیمیکلز بھی ہوتے ہیں اور اس سے فصلات اور مویشیوں کو نقصان ہوتا ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میڈیا والے walkout کر کے چلے گئے ہیں آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ باہر جا کر میڈیا والوں سے دریافت کرے کہ انہوں نے کیوں walkout کیا ہے اور انہیں واپس ایوان میں بھی لایا جائے کیونکہ میڈیا کے بغیر ہمارے ایوان کی کارروائی بے سود ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ تجویز دوں گا اور جیسے آپ نے بات کی تھی اور وہ بات تو طے ہو گئی تھی کہ جونہی ہاؤس کا وقفہ ہوتا ہے تو صحافی بھائیوں کا معاملہ جو انہوں نے آپ تک اور مجھ تک بھی پہنچایا ہے اس پر ان سے بات کر لیں گے اور اس سے میرا مقصد یہ بھی تھا کہ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب ہم Business Advisory Committee کی میٹنگ میں بیٹھے تھے اور مجھے اس کے بارے میں کوئی علم بھی نہیں ہے تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ یہ واقعہ چونکہ لاہور میں ہوا اور وہاں پر غالباً ضعیم قادری صاحب اور لاہور کے ہمارے دوسرے معزز ممبران بھی موجود تھے۔ آپ ضعیم قادری صاحب اور ان کے ساتھ تنویر الاسلام صاحب کو بھیج دیں یہ صحافی بھائیوں سے ان کے walkout سے متعلق بات کر لیں اور یہ اس معاملے کو resolve کرنے کے لئے ہمیں جو guide line دیں گے تو اس میں میں بھی بیٹھوں گا، آپ بھی بیٹھ جائیں گے اور انشاءاللہ اس معاملے کو حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، تنویر الاسلام صاحب اور ضعیم قادری صاحب! آپ ذرا صحافی بھائیوں سے بات کیجیے اور انہیں واپس ایوان میں لے کے آئیے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں میڈیا کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ میڈیا کے ساتھیوں کو منانے کے لئے بھیجتے ہیں تو پہلے یہ practice رہی ہے کہ آپ نظر کرم فرماتے تھے اور ادھر سے بھی ہمارے کسی ساتھی کو بھیج دیا کرتے تھے اور اکثر لاء منسٹر صاحب بھی تجویز فرما دیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر: جی جی، لغاری صاحب کو بھی ساتھ لے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے لاء منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہتا ہوں اور یہ معاملہ بھی semi media سے متعلقہ ہے۔ تھانہ غالب مارکیٹ میں 163 لوگوں کے خلاف under Terrorist Act ایک پرچہ درج ہوا ہے جس میں دو خواتین بھی ہیں اور اگر اس ایف آئی آر کو پڑھا جائے اور لاء منسٹر صاحب تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو اس سے صورت حال بہتر ہونے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر: میں آپ سے اپیل کروں گا کہ relevant time میں relevant بات ہونی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری محمد ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں ہمیشہ محتاط ہوتا ہوں اور پہلے 20 منٹ میں نے آپ کو زحمت بھی نہیں دی۔ میں نے اس لئے بھی گزارش کی کہ یہ معاملہ باہر Business Advisory Committee میں اٹھایا گیا تھا تو وہاں وعدہ ہوا تھا کہ میں رانا صاحب کو نشاندہی کروں گا اور یہ معاملہ بھی چونکہ تھوڑا سا میڈیا سے related ہے اس لئے میں نے گزارش کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے یہاں پر جو point raise کیا ہے اس بارے میں پہلے باہر بھی ہماری بات ہوئی تھی تو پنجاب کے ووکیشنل انسٹی ٹیوشنز کے چیئرمین یوسف کمال صاحب ہیں تو ان کے ساتھ وہاں پر ایک mishap ہوا اور اس کی بنیاد پر ان کے خلاف ایک پرچہ درج کیا گیا اور اس پرچے کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرانگی ہوئی کہ اس میں دو خواتین کو بھی نامزد کیا گیا ہے تو میرے اور قائد حزب اختلاف کے درمیان یہی understanding ہوئی ہے کہ ہم آج ہی بیٹھ جائیں گے کیونکہ جو صحافی بھائی ہمارے پاس آئے تھے ان میں ایک معزز صحافی عدنان ملک صاحب کی اہلیہ کا بھی شاید نام اس مقدمے میں ہے تو ہم آج ہی بیٹھ کر اس معاملے کو sort out کریں

گے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب تک اگر کسی کے ساتھ کوئی تجاوز یا زیادتی ہوئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی حساب لیا جائے گا اور جس کسی نے زیادتی کی ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی لیکن اب سے آئندہ اس مقدمے کے سلسلے میں کسی قسم کی کوئی گرفتاری یا کسی قسم کا کوئی تجاوز نہیں ہوگا۔ یوسف کمال صاحب کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے کہ ان کے دفتر میں لوگوں نے گھس کر force کیا کہ آپ یہیں پر resign پر sign کریں، اگر ہم اس قسم کی practice کو allow کر دیں تو پھر ہر ادارے کے دس آدمی اکٹھے ہو کر اپنے ادارے کے سربراہ کے پاس جائیں گے اور اسے کہیں گے کہ resign کرو تو اس طرح سے پھر ادارے نہیں چل سکتے تو ہم اس ساری چیز کا جائزہ لینے کے بعد اس معاملے کو بہتر اور احسن طریقے سے resolve کریں گے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے پہلے اس سلسلے میں جو adopt crucial measures کئے گئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد نہیں ہوں گے اور اس کو بیٹھ کر resolve کرائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

جناب سپیکر! جو پانی ان چودہ disposal stations سے دریائے راوی میں نہیں جاتا وہ drains کے ذریعے دریائے راوی میں جاتا ہے اور جو گندے پانی کا مسئلہ ہے اس کے treatment کے لئے حکومت پنجاب جاپان اور فرانس کی حکومتوں کے ساتھ مل کر منصوبہ بنا رہی ہے۔ جس پر عنقریب عمل ہوگا اور گندے پانی کو صاف کر کے زراعت کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میاں نصیر احمد صاحب! کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی کہا ہے کہ جاپان کے ساتھ مل کر وہ کوئی سسٹم بنا رہے ہیں۔ ہمیں واسا کے حوالے سے جو بھی presentations دی جاتی ہیں یا یہ بناتے ہیں اور ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق بھی لاہور کی 40 فیصد آبادی کے لئے سیوریج کی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ کیا موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ موجودہ سیوریج سسٹم لاہور کے شہریوں کے لئے کافی ہے۔

میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جب موجودہ سسٹم ٹھیک ہے تو لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 88 سکیموں کے منصوبہ پر 703 ملین روپے کیوں خرچ کئے جارہے ہیں؟ میرے پورے حلقے میں پوری آبادی کے لئے سیوریج کی سہولت نہیں ہے۔ کیا یہ بتائیں گے کہ یہ جواب ٹھیک نہیں ہے یا مکمل نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! لاہور کے لئے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے لیکن اس کے لئے حکومت پنجاب نے 770 ملین روپے کی لاگت سے 88 سیوریج کی سکیموں پر مشتمل منصوبہ کو تبدیل کر کے اور اس کی آبادی کو دیکھتے ہوئے 1068 ملین روپے کی لاگت کا منصوبہ بنا دیا ہے جس میں 89 سیوریج کی سکیمیں اور 10 ڈرینز کی سکیمیں شامل ہیں۔ 89 سیوریج کی سکیموں کا تخمینہ لاگت 911.515 ملین روپے ہے جبکہ ڈرینز کی 10 سکیموں کا تخمینہ لاگت 124.794 ملین روپے ہے۔ اس 1068 روپے ملین کے منصوبے کا آغاز مالی سال 09-2008 میں ہوا۔ اس منصوبے پر 82.640 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ موجودہ مالی سال کے لئے اس منصوبے کے لئے 360 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 3۔ ستمبر 2009 تک مختلف سکیموں پر 30 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ یہ منصوبہ چونکہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اس پر کام اگلے مالی سال 11-2010 میں بھی جاری رہے گا اور جون 2011 کو پایہ تکمیل تک پہنچے گا البتہ جو جو سکیمیں مکمل ہو رہی ہیں وہ اسی وقت چالو کر دی جاتی ہیں اور ان کے چالو ہوتے ہی لوگ ان سے مستفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پوری کتاب پڑھی ہے کہ سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ میں صرف ان کی درستی کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ جو جواب آیا ہے اور جو ادارہ لاہور کے سیوریج سسٹم کو own کرتا ہے وہ جواب دے رہے ہیں کہ سیوریج سسٹم کافی ہے اور نئے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب نئی آبادیاں develop ہوں گی تو پھر سیوریج سسٹم کی ضرورت ہوگی۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اس کو دیکھ لیں۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ہاؤس کو بتایا ہے کہ آبادی کی شرح جس طرح بڑھ رہی ہے اس کے مطابق

یہ سسٹم ناکافی ہے۔ اس لئے ان ترقیاتی سکیموں پر 1068 ملین روپے سے کام شروع ہوا ہے۔ یہ بڑا منصوبہ ہے۔ اس پر تاحال کام جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

جناب سپیکر: چودھری علی اصغر منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ جو treatment plant ہم نے نکاس ہونے والے پانی جس میں کیمیکل شامل ہوتے ہیں، کیا یہ ہمیں بتانا مناسب سمجھیں گے کہ کب تک یہ project شروع ہو جائے گا۔ اس کے consequence میں زہریلا پانی دریائے راوی کے کناروں کے ساتھ آبادیوں اور گاؤں جن میں میرا حلقہ بھی شامل ہے وہاں گندے پانی کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ میرا حلقہ جہاں سے ختم ہوتا ہے وہاں سے جناب کا حلقہ شروع ہوتا ہے۔ اس پر انھوں نے جو treatment plant لگانا ہے اس project کو یہ کب تک شروع کریں گے؟ یہ کوئی تاریخ دے دیں تاکہ باقاعدہ طور پر grounds پر کام ہو سکے۔ شکریہ

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! دریائے راوی میں لاہور کے گندے پانی کو پھینکا جارہا ہے۔ دریائے راوی تقریباً آدھے پنجاب کو سیراب کرتا ہے۔ کیا یہ بتاسکتے ہیں کہ اس میں کتنے کیوسک پانی لاہور کا گندہ پانی ہے جو treatment کے بغیر کب سے ڈالا جارہا ہے؟ اس سے ہماری فشریز کی انڈسٹری بھی تباہ ہو رہی اور ہماری زمینیں تباہ ہو رہی ہیں۔ دریائے راوی میں پہلے ہی بہت کم پانی آتا ہے۔ اس لئے یہ صرف ان کے حلقے کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو اس کا نہیں پتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث: جناب سپیکر! دریاؤں میں انڈسٹری کا کیمیکل والا پانی پھینکا جارہا ہے جس کی وجہ سے زمینیں، فشریز اور پینے کا پانی خراب ہو رہا ہے اس پر حکومت پنجاب کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جو گندہ پانی دریائے راوی میں جارہا ہے۔ یہ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے جارہا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب کی اس پر خصوصی توجہ ہے اس لئے وہ جاپان اور فرانس کی حکومتوں

کے ساتھ مل کر جلد از جلد اس منصوبے کو مکمل کر کے پنجاب کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنا چاہتے ہیں، پنجاب کے زمینداروں کو صاف پانی مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال میں یہ پلانٹ لگ جائیں گے اور پانی صاف ہو کر زمین کو لگے گا۔

جناب سپیکر: جی، محمد یار ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! اس سوال میں لاگت 703 ملین روپے لکھی ہے اور اس کے بعد کے ایک سوال میں لاگت 850 ملین روپے کے قریب ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ یہ بات واضح کر دیں کہ فنڈز کہاں سے آ رہے ہیں کیونکہ پورے پنجاب کا بجٹ جو اس کام کے لئے مختص ہے وہ اس سے کم ہے۔ میں white paper سے کاپی لے کر آیا ہوں وہ اس سے کم ہے۔ کیا یہ واضح کریں گے کہ پنجاب کا پورا بجٹ کتنا ہے؟ جو white paper میں لکھا ہوا ہے اور ان projects کے لئے اس میں سے کتنا لاہور کے ان دو منصوبوں کے لئے استعمال ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا باقی پنجاب کے لئے بھی کچھ بچتا ہے یا نہیں بچتا؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! معزز رکن اسمبلی کا ضمنی سوال نیا بنتا ہے۔ یہ fresh question کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی میاں نصیر صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: سوال نمبر 696۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں نصیر احمد: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

بحریہ ٹاؤن کی طرف سے لاہور میں عوام الناس کو پلاٹ
الاٹ کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*696۔ میاں نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)　کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بحریہ ٹاؤن پرائیویٹ لمیٹڈ نے عوامی ولاز کے نام پر ایک رہائشی سکیم شروع کی اور عوام الناس کو پانچ لاکھ روپے میں مکمل گھر بنا کر عرصہ دو سال میں دینے کا وعدہ کیا تھا؟

(ب)　کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ گھر لاہور میں فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا؟

(ج)　کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ گھر لاہور کی بجائے رائیونڈ میں دیئے جانے کا امکان ہے نیز عرصہ دو سال گزر جانے کے باوجود اس سکیم پر کوئی ایک گھر بھی نہیں بنا اور یہ سکیم لاہور ٹھوکر نیاز بیگ سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر لانچ کی جارہی ہے؟

(د)　کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے مالکان نے عوام الناس سے تمام اقساط وصول کر لی تھیں جس کی کل رقم پانچ لاکھ روپے ہے۔

(ہ)　اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکیم کو مقررہ وقت میں مکمل نہ کرنے اور لوگوں کو وقت پر گھر فراہم نہ کرنے اور دھوکہ دہی سے لاہور کی بجائے رائیونڈ میں سکیم بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف)　بحریہ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم (عوامی ولاز) محکمہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہے البتہ ایل ڈی اے نے بحریہ ٹاؤن کی دو عدد سکیمیں منظور کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1-بحریہ ٹاؤن سیکٹر اے (موضع مراکہ اور جلیانہ) منظور شدہ 1998 رقبہ 684.90 کنال

2-بحریہ ٹاؤن موضع پاجی رائے ونڈ روڈ لاہور منظور شدہ 2007 رقبہ 446.10 کنال

ایل ڈی اے نے اس وقت لوگوں کی رہنمائی کے لئے بحریہ ٹاؤن کی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں اشتہار بھی دیا تھا جو تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب)　تفصیلاً جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(ج)　-ایضاً-

(د)　-ایضاً-

(ہ)　ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! عوامی ولاز کے نام سے انہوں نے ایک سکیم کا اعلان کیا تھا، اس سکیم کے تحت کروڑوں اربوں روپیہ اکٹھا کیا گیا اور لوگوں کو پلاٹ تقسیم کر دیئے گئے اس میں مجھے جواب یہ دیا گیا ہے کہ LDA نے متعلقہ سوسائٹی کے حوالے سے اخبار میں اشتہار دیا تھا لیکن اس اشتہار کے دینے کے باوجود صرف اس سوسائٹی نے نہیں بلکہ کئی درجنوں سوسائٹیوں نے کروڑوں روپیہ اکٹھا کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا LDA اشتہار دینے کے بعد اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اشتہار دینے کے بعد بھی سوسائٹیاں لوگوں سے پیسے اکٹھے کرتی رہتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):
جناب سپیکر! میرے معزز رکن نے فرمایا ہے کہ بحریہ ٹاؤن نے عوامی ولاز کے نام سے ایک رہائشی سکیم شروع کی تھی تو عوامی ولاز کی سکیم ایک پرائیویٹ شخص نے شروع کی تھی جس کا LDA کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے۔ عوامی ولاز کی تعمیر کے بارے میں بحریہ ٹاؤن کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا جس میں کرنل نعیم اور ایئر کموڈر احسن شامل ہیں۔ دفتر سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ عوامی ولاز ٹھوکر سے تقریباً 20 کلومیٹر بطرف رائے ونڈ تبلیغی اجتماع کے نزدیک بنائے جا رہے ہیں اور یہ علاقہ بھی علامہ اقبال ٹاؤن کے کنٹرول ایریا میں ہے۔ بحریہ ٹاؤن انتظامیہ نے روزنامہ جنگ میں بذریعہ اشتہار ممبران کو ان کے عوامی ولاز کے نمبروں کی الاٹمنٹ کے لئے 2۔ستمبر 2009 کی تاریخ دی تھی۔ بحریہ ٹاؤن کے دفتر سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ الاٹمنٹ کر دی گئی ہے اور عوامی ولاز کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ سکیم ہے اور LDA کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ بڑا عجیب وغریب جواب ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے اور اس پر انہوں نے محنت کی ہے ان کو آپ بولنے ہی نہیں دیتے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! LDA نے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ سوسائٹی اس سے زیادہ سکیم نہیں بنا سکتی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ سکیم ہماری حدود میں نہیں آتی تو اشتہار انہوں نے مجھے جواب کے ساتھ دیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! نماز کا وقفہ کر کے ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تیاری کرنے کا موقع دیں کیونکہ ان کی تیاری ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ اپنے جواب دیں گے آپ فکر نہ کریں۔

میاں نصیر احمد: روزنامہ ''جنگ'' اور ''خبریں'' میں اشتہار ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ LDA نے ان کا نقشہ پاس نہیں کیا۔ میرا مقصد صرف ایک سوسائٹی پر توجہ دلانے کا نہیں ہے بلکہ میں یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ لاہور کے اندر اس طرح کی درجنوں سوسائٹیاں بنی ہیں۔ LDA کی چھتری کے نیچے کروڑوں اربوں روپے کی کرپشن ہو رہی ہے اس کے باوجود اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ جتنی پرائیویٹ سوسائٹیاں ہیں وہ اخبار میں اشتہارات دے کر پلاٹ فروخت کرتی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دے کر پیسے اکٹھا کرتی ہیں۔ جتنی بھی سوسائٹیاں ہیں ان کے متعلق اشتہار دینے کے بعد LDA اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتا ہے اور یہ بھی اسی کی ایک مثال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جتنے مرضی سوال کریں انشاء اللہ تعالیٰ میری پوری تیاری ہے اور ان کی پوری تسلی ہو گی۔ LDA نے دو سکیمیں منظور کی ہیں ان میں ایک بحریہ ٹاؤن سیکٹر اے موضع مراکہ منظور شدہ 1998 رقبہ 684.90 کنال ہے اور دوسری بحریہ ٹاؤن موضع پاجی رائے ونڈ روڈ لاہور منظور شدہ 2007 رقبہ 446.10 کنال ہے۔ LDA نے اس وقت لوگوں کی رہنمائی کے لئے بحریہ ٹاؤن کی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں اشتہار بھی دیا تھا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): میرا سوال بھی انہی ہاؤسنگ سکیموں کے حوالے سے concern ہے۔ یہ پنجاب حکومت کا محکمہ ہے اور ہم پنجاب کی پالیسیوں کو ہی discuss کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی سکیمیں جعلی بنتی ہیں اور محکمہ صرف یہ بات کرتا ہے کہ یہ ہمارے محکمے سے منظور شدہ نہیں ہے اور ایک اشتہار دے کر بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اگر ان کی آشیرباد نہ ہو تو لوگ ہاؤسنگ سکیمیں شروع نہیں کر سکتے۔ جب ان کی liability بنتی ہے، وہاں کے لوگوں کو سہولتیں نہیں ملتیں اور ان منصوبوں پر پوری طرح سے عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر وہ liability گورنمنٹ اور ہم لوگوں کے لئے

بنتی ہے لہذا میں اس حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی کیا پالیسی ہے اور آج تک ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف انہوں نے کیا action لیا ہے؟ یہ کہنے سے ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی کہ یہ ہمارے preview میں نہیں آتا۔ اگر LDA میں نہیں آتا تو محکمہ ہاؤسنگ کے preview میں تو آتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جو سکیمیں ایل ڈی اے، ایف ڈی اے یا ایم ڈی اے سے منظور نہیں کروائی جاتیں اس پر حکومت پنجاب نے اب ایک کمیٹی بنادی ہے۔ پہلے قانون کے مطابق جو لوگ جعلی سکیمیں بنا کر لوگوں کو دھوکا دیتے آئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کے لئے ایک ایسا قانون بنایا جا رہا ہے تاکہ وہ دوبارہ پنجاب کے سادہ لوگوں کو اس طرح نہ لوٹ سکیں۔ نئے قانون میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم ریگولیشن 2009 بنا دیا گیا ہے جس سے اس طرح کی سکیموں کو زیادہ مؤثر طریقے سے handle کیا جا سکے گا اور ان کو زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے گی۔

محترمہ آمنہ الفت: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم issue ہے۔ اس میں جو مافیا ہے یہ بیچارے کم فہم لوگوں کو پوری طرح لوٹ رہے ہیں اور اس طرح کے اشتہارات اور موبائل کے ذریعے ان کو خوشخبریاں دی جاتی ہیں کہ آپ کا lucky draw کے ذریعے پلاٹ نکل آیا ہے۔ کھلم کھلا اشتہارات دیئے جاتے ہیں جن پر لوگ یقین کر لیتے ہیں اور گورنمنٹ یا LDA کی طرف سے قطعاً چیک نہیں کیا جاتا کہ یہ جو اخبارات میں اشتہارات آ رہے ہیں کیا یہ سکیم واقعی وہاں پر exist کرتی ہے یا نہیں؟ چونکہ اخبار میں اشتہار آ جاتا ہے اس لئے لوگ ان کے ہاتھوں لٹ جاتے ہیں اور صرف اس اشتہار پر یقین کرتے ہیں۔ میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس لوٹ مار کو ختم کرنے کے لئے بھی کچھ کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، کر رہے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 823 جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 824 بھی وسیم قادر صاحب کا ہے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1037 ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 1037 (معزز رکن نے ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 1037 دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ آمنہ الفت: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

غازی آباد لاہور کینٹ میں پارک کا قیام

*1037: **ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد لاہور کینٹ کے علاقہ میں کوئی پارک نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ میں بے شمار سرکاری جگہوں پر قبضہ گروپ مافیا نے سابقہ دور میں قبضہ جما لیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سرکاری جگہوں کو واگزار کروا کے علاقے کے لئے پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) یہ درست ہے کہ غازی آباد میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کوئی پارک نہیں ہے اس لئے غازی آباد میں پی ایچ اے کا کوئی سٹاف بھی موجود نہیں ہے۔

(ب) چونکہ غازی آباد میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کوئی پارک نہیں ہے اس لئے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کو قبضہ گروپ مافیا کے متعلق علم نہیں ہے۔

(ج) پنجاب حکومت کے حکم پر غازی آباد میں دو خالی جگہ پر پارک جلد ہی بنائے جا رہے ہیں جن کا PC-1 منظور ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! لاہور کینٹ غازی آباد کے علاقے میں کوئی پارک نہیں ہے۔ ہارٹیکلچر اتھارٹی کی طرف سے بھی یہ جواب آیا ہے کہ اس میں پی ایچ اے کا سٹاف بھی موجود نہیں ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سلسلے میں بتانا چاہیں گے کہ کیا کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے کہ وہاں پر پارک ہونا چاہئے؟ دوسرا سوال، میں نے جو کہا ہے کہ قبضہ گروپ مافیا نے سابقہ دور میں قبضہ جما لیا۔ یہ

اس سلسلے میں بھی بتادیں کہ کیا وہاں پر جو پارک کی جگہ تھی اس پر قبضہ ہو گیا ہے یا نہیں اور اس سلسلے میں ان کا کیا جواب ہے کہ حکومت سرکاری جگہ کو واگزار کروا کر وہاں پر پارک بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات کیا ہیں، اس پر PC-I منظور ہے اس کے حوالے سے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پر کب تک کام شروع ہو گا اس کی کوئی تاریخ مقرر ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! غازی آباد میں جو پہلا سوال تھا اس میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا کوئی پارک ہے اور نہ ہی وہاں پر کسی سرکاری جگہ پر قبضہ ہے۔ اب وہاں پر جو دو سرکاری جگہیں تھیں ان کا PC-I منظور ہو چکا ہے اور دو پارک بنائے جا رہے ہیں جس میں غازی پارک نمبر 1 کا covered area 2475 مربع فٹ ہے اور یہ -/790783 روپے کی لاگت سے زیر تعمیر ہے اور اس کا 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ دوسرا پارک 1800 مربع فٹ پر مشتمل ہے اور اس کی لاگت -/410331 روپے ہے اور اس پر بھی دس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ دونوں پارکس پر کام جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی جو بتایا ہے کہ اس کا PC-I منظور ہو چکا ہے جبکہ پنجاب حکومت نے PC-I کی سکیم کو ختم کر دیا ہوا ہے تو کون سا PC-I منظور ہوا ہے اور یہ منظور کیسے ہوا ہے جبکہ PC-I کی منظوری ختم ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! PC-I پہلے منظور ہو چکا ہے۔ PC-I اب ختم کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ پہلے سے منظور شدہ ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور کام شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب یہ آخری سوال ہے۔ میاں شفیق آرائیں صاحب!

میاں محمد شفیق آرائیں: سوال نمبر 1422۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں محمد شفیق آرائیں: جی، جناب! اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

واٹر یوزر کمیٹی بنانے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*1422: میاں محمد شفیق ارائیں: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واٹر یوزر کمیٹی بنانے کا کیا طریق کار ہے، واٹر یوزر کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے، کمیٹی کی کتنی میعاد ہوتی ہے؟

(ب) اگر کمیٹی صحیح کام نہ کر رہی ہو اسے ختم کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) اگر کمیٹی کے خلاف لوگوں کو شکایات ہوں تو کس سے رجوع کیا جائے، اگر کمیٹی کو معاملات ٹھیک رکھنے کے لئے کسی ادارہ کی مدد درکار ہو تو اس کا طریق کار کیا ہے، آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) گاؤں کے لوگوں کی موجودگی میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر، ایس ڈی او واٹر یوزر کمیٹی بناتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ گاؤں کے لوگوں کی منشأ کے مطابق ہوتا ہے۔ متفقہ طور پر بھی کمیٹی معرض وجود میں آجاتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی موجودگی میں کمیٹی کا چناؤ بھی کیا جاتا ہے۔ کمیٹی سات یا دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ واٹر یوزر کمیٹی کا چناؤ ایک سال کی مدت کے لئے کیا جاتا ہے جو کہ لوگوں کی مرضی سے اور جنرل باڈی کی منظوری سے عرصہ بڑھ بھی سکتا ہے۔

(ب) اگر یوزر کمیٹی صحیح کام نہ کر رہی ہو تو صارفین ڈی سی او صاحب یا متعلقہ محکمہ کو واٹر یوزر کمیٹی کی reformation کے لئے درخواست دے سکتے ہیں جس کی بنیاد پر ایکسیئن صاحب متعلقہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر کو حکم صادر کرتے ہیں کہ وہ متعلقہ ایس ڈی او کے ساتھ مل کر کمیٹی دوبارہ بنائی جائے وہ متفقہ بھی ہو سکتی ہے اور الیکشن کے بعد بھی وجود میں آسکتی ہے۔

(ج) اگر لوگوں کو کمیٹی کے خلاف شکایت ہو تو متعلقہ پی ایچ ای، ایکسیئن سے رجوع کیا جاتا ہے۔اگر کمیٹی کو معاملات ٹھیک رکھنے میں دشواری پیش آ رہی ہے تو متعلقہ CDOPHE، XEN یا DCO سے رجوع کیا جا سکتا ہے ویسے واٹر یوزر کمیٹی کو قانونی اختیارات دینے کے لئے پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ ایک لیگل فریم ورک پر کام کر رہا ہے جو جلد ہی پاس کروا کر لاگو کیا جائے گا تاکہ واٹر یوزر کمیٹی کو قانونی اختیار حاصل ہو کہ وہ اپنے معاملات احسن طریقہ سے چلا سکے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد شفیق آرائیں: جی، میں اسی طرف آؤں گا۔ جواب کے جز(ج) میں لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو کمیٹی کے خلاف شکایت ہو تو متعلقہ پی ایچ ای ایکسیئن سے رجوع کیا جاتا ہے۔اگر کمیٹی کے معاملات ٹھیک رکھنے میں دشواری پیش آ رہی ہے تو متعلقہ XEN,CDO,PHE یا DCO سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں رانا ثناء اللہ صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ صحافیوں سے جا کر بات کریں اور ان کو واپس ہاؤس میں لے کر آئیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد شفیق آرائیں: جناب سپیکر! محکمہ خود ہی کہہ رہا ہے کہ واٹر یوزر کمیٹی کو قانونی اختیار دینے کے لئے پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ ایک Legal Framework کر رہا ہے۔ جب اس کے پاس کوئی قانونی جواز ہی نہیں ہے تو وہ کس طرح کام کریں گے؟ اسی کی طرف نشاندہی کرنے کے لئے میں نے یہ سوال دیا ہے کہ ایک طرف تو وہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ اس پر ابھی تک ہم نے Legal Framework نہیں بنایا۔ یہ کوئی جواب نہیں بنتا محکمہ اس کا کوئی صحیح جواب دے۔ مہربانی

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ جواب سے مطمئن نہیں۔ آپ ان کو بتائیں اور مطمئن کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! اس کمیٹی کو واٹر یوزر کمیٹی کے اختیارات، فرائض اور سکیم کو چلانے کے متعلق معاملات کے لئے پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو منظوری کے لئے بھیجی گئی جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں تاکہ اس میں اچھے طریقے سے کام ہو سکے۔ جس میں رورل واٹر سپلائی سکیم کو چلانے کے لئے PHE اور CBO کے فرائض شامل ہوں گے۔ CBO میں متعلقہ یونین کونسل

کے سیکرٹری کی بطور ممبر شمولیت اور CBO کی رجسٹریشن، ضلعی سطح پر ڈی سی او صاحب کے تحت 5 ملین کا revolving fund رکھا جائے گا جو کہ تحصیل باڈی کی درخواست پر ایکسیئن صاحب کو سکیم کی مرمت کے لئے حکم دیں گے اور تحصیل کی سطح پر Water Regular Body کا قیام ہے تاکہ اگر کوئی کام صحیح نہ ہو تو اس پر کارروائی ہو سکے۔ اس باڈی کے ممبران کی تفصیل یہ ہے کہ ڈی ڈی او آر چیئرمین ہوں گے، ٹی ایم او ممبر ہو گا، ایس ڈی او، پی ایچ ای ڈی ممبر ہوں گے، چیئرمین CBO ممبر ہوں گے۔ کمیٹی کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے ماہانہ میٹنگ کریں گے اگر اس پر کام صحیح نہیں ہو گا تو پھر اس پر محکمانہ کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، شفیق صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس بارے میں میرا آپ سے تھوڑا سا اختلاف ہے، جس معزز ممبر نے اس پر محنت کی ہے آپ اس کو بولنے کا موقع کیوں نہیں دیتے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ضمنی سوال کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ابھی اور ضمنی سوالات کرنے ہیں۔ ان کا حق پہلے ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد شفیق آرائیں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ طریق کار کب تک واضح کر لیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! کمیٹی جو اس بارے میں رپورٹ دے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ دو تین ماہ کے اندر اندر اس کا طریق کار واضح کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! اب آپ فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Water Users Committees بنائی جاتی ہیں یہ صرف rural areas میں کیوں ہیں؟ کیا یہ discrimination نہیں ہے؟ پچھلے سال اسی ہاؤس کے floor پر راجہ ریاض صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ آئندہ یہ discrimination نہیں ہو گی اور دو فیصد جو rural area سے charge کر کے صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے یا واٹر سپلائی لگائی جاتی ہیں وہ بھی انہی Water Users Associations

کے ذمے لگایا جاتا ہے۔ وہ محکمہ install کر کے ہم دیہاتوں میں کروڑوں، اربوں روپے لگا دیتے ہیں لیکن اس محکمہ کو چلانے کے لئے، اس چیز کو چلانے کے لئے نہ اس Water Users Association کے پاس technical expertise ہوتی ہیں، نہ ان کے پاس کوئی عملہ ہوتا ہے بلکہ وہ اپنی طرف سے پیسا پھینک دیتے ہیں، پیسا ضائع کرتے ہیں۔ محکمہ ان چیزوں کی کیوں ذمہ داری نہیں لیتا؟ جس طرح شہروں کو facilitate کرنے کے لئے عملہ تعینات کرتے ہیں تو دیہات میں رہنے والوں کے لئے بھی وہی سہولتیں مہیا کی جاتیں، اس بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے راجہ صاحب سے پوچھنا ہے یا پارلیمانی سیکرٹری صحت سے پوچھنا ہے؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ پچھلے سال on the floor of the House راجہ صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی اور اس سال حکومت نے اس سلسلے میں کیا پالیسی بنائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! انہی خامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ کمیٹی بنائی ہے اور جلد اس پر کام ہو رہا ہے کیونکہ ہمارا جو کروڑں روپیہ ضائع ہو رہا ہے اس کے لئے جامع پالیسی بنائی جائے گی اور اس کو صحیح طریقے سے چلایا جائے گا اور جو افسران اس کو صحیح طور پر نہیں چلائیں گے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بنیادی سوال یہ ہے کہ یہ تفاوت یا یہ جو discrimination ہے، یہ rural areas کے ساتھ کیوں ہے، شہریوں کو تو حکومت ہر چیز اپنے خرچ پر مہیا کرے اور دیہاتیوں سے کہے کہ تم پیسے دو۔ یہ تفاوت کب تک ختم ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میرے معزز رکن نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے جسے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے رکھیں گے اور اسے ہاؤس کے سامنے بھی رکھا جائے گا اور ہاؤس جو فیصلہ کرے گا انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال عبدالوحید چودھری صاحب کا ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: on his behalf Sir سوال کا نمبر 1465 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے عبدالوحید چودھری کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 1465 دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی، ایم ڈی اے کی بے قاعدگیاں

*1465: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ماسٹر پلان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گورنمنٹ سے ذاتی طور پر relaxation لے کر اپنے کاروباری حصہ داروں رانا ہمایوں چودھری، وسیم قریشی سے مل کر بوسن روڈ ابن قاسم اسلامک سنٹر کے سامنے سکیم منظور کروائی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھاد فیکٹری کے سامنے جوائے لینڈ بوعہ پور روڈ پر اقبال ٹاؤن کے نام پر 3 فیز کی کالونی منظور کی لیکن ایم ڈی اے کو کوئی فیس ادا نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی ہر سکیم کی منظوری کے لئے قیمتی پلاٹس اور ہر پلازہ کی منظوری کے عوض قیمتی دکانیں اپنے خاص لوگوں کے ذریعے ایڈوانس حاصل کرتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویسٹرن فورڈ سکیم، قاسم بیلہ سکیم، گرین فورٹ، گلشن مہر کالونی ایم ڈی اے آفیسر ٹاؤن، پنجاب سمال کالونی، یونیورسٹی ٹاؤن، پی آئی اے کالونی الغنی گیسٹ ہاؤس وغیرہ کے مالکان سے پلاٹس اور دکانیں ایڈوانس حاصل کرنے کے بعد منظوری دی گئی؟

(ہ) کیا حکومت اس بارے میں انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ و رورل ڈویلپمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب لاہور کے نوٹیفکیشن نمبری SO.Estate(LG)20-259/87(V-I) مورخہ 26-11-05 کے مطابق 2509 ایکڑ رقبہ زرعی زون سے رہائشی زون میں تبدیل کیا گیا۔ سفاری ٹاؤن لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ 10.6 ایکڑ میں منظور کیا گیا لہٰذا ماسٹر پلان کی کوئی خلاف ورزی نہ کی گئی

ہے، ماسٹر پلان میں تبدیلی گورنمنٹ کا استحقاق ہے۔ڈی جی، ایم ڈی اے کا کوئی اختیار نہ ہے لہذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ سابق ڈی جی ایم ڈی اے نے ماسٹر پلان کی کوئی خلاف ورزی کی ہے۔

(ب) بوعہ پور روڈ پر لینڈ سب ڈویژن کے تین کیس ہیں، اقبال لینڈ سب ڈویژن، گلشن اقبال اور اقبال ایونیو، اقبال لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ -/271300روپے فیس وصول کرنے کے بعد منظور کیا گیا ہے جبکہ دیگر دو لینڈ سب ڈویژن کا نقشہ منظوری کے مراحل میں ہے۔تاہم مالک نے دونوں لینڈ سب ڈویژن کے لئے بالترتیب -/891300 روپے اور -/668300روپے فیس ایم ڈی اے کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی ہے لہذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ ایم ڈی اے کو کوئی فیس ادا نہیں کی گئی۔

(ج) الزام ذاتی نوعیت کا ہے۔ریکارڈ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔سابق ڈی جی صاحب کے خلاف اس ضمن میں چیف منسٹر انسپکشن ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

(د) الزام ذاتی نوعیت کا ہے۔ریکارڈ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔سابق ڈی جی صاحب کے خلاف اس ضمن میں چیف منسٹر انسپکشن ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

(ہ) چیف منسٹر انسپکشن ٹیم پہلے ہی انکوائری کر رہی ہے۔ٹیم کی سفارشات کی روشنی میں وزیر اعلیٰ کے احکام پر عمل کیا جائے گا۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ الزام ذاتی نوعیت کا ہے اور ریکارڈ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔چونکہ محکمہ نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے اور سابق ڈی جی صاحب کے خلاف اس ضمن میں C.M.I.T ایک انکوائری کر رہی ہے تو میری یہ request ہے کہ انکوائری کا نتیجہ آنے تک اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ بات بالکل صحیح ہے اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی عبدالوحید چودھری صاحب کا ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمن رانا: on his behalf Sir سوال نمبر 1466۔(معزز رکن نے جناب عبدالوحید چودھری کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 1466 دریافت کیا)

ملتان، ایم ڈی اے میں بے قاعدگیاں

*1466: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ایم ڈی اے کی سیلف سکیم انکم سے چار کروڑ روپے سالانہ ضلع ناظم ملتان کو خوش کرنے کے لئے دیئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ناظم کا ایم ڈی اے کالونیوں سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی، ایم ڈی اے نے ضلع ناظم کی ملی بھگت سے ایم ڈی اے کو بھاری نقصان پہنچایا؟

(د) کیا حکومت ان کے اس فراڈ کی انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ سال 08-2007 کے بجٹ میں ایم ڈی اے نے پرانی ہاؤسنگ سکیموں کی ڈویلپمنٹ کی مد میں 40 ملین روپے مختص کئے تھے (منسلکہ الف)، اس رقم کے عوض 13-11-2007 کو 13 عدد سکیموں کی انتظامی منظوری دی گئی جن کی کل رقم 30 ملین روپے بنتی ہے۔ یہ رقم ایم ڈی اے کی حدود کے اندر ایم ڈی اے کے زیر انتظام ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی۔ بجٹ میں مختص شدہ اس رقم کی منظوری ایم ڈی اے کی گورننگ باڈی نے دی تھی جس میں حکومت پنجاب کے چار محکمہ جات HUD&PHE، LG& CD، Finance اور P & D کے نمائندگان شامل تھے۔ مذکورہ بالا 13 منصوبہ جات کی ایڈمنسٹریٹو اپروول ڈائریکٹر جنرل ایم ڈی اے نے جاری کی۔ اس طرح یہ رقم گورننگ باڈی آف ایم ڈی اے کی باقاعدہ منظوری کے بعد ایم ڈی اے کی منظور شدہ ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی گئی، لہذا یہ کہنا بعید از حقیقت ہے کہ سابق ڈائریکٹر جنرل، ایم ڈی اے نے یہ رقم ضلع ناظم کو خوش کرنے کے لئے دی تھی۔

(ب) ضلع ناظم بلحاظ عہدہ چیئرمین ایم ڈی اے ہیں یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ضلعی حکومت کے سربراہ اور ایم ڈی اے کا چیئرمین ہونے کے باوجود ایم ڈی اے کی کالونیوں سے ان کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ سابق ڈائریکٹر جنرل ایم ڈی اے نے ضلع ناظم کی ملی بھگت سے ایم ڈی اے کو بھاری نقصان پہنچایا، مذکورہ بالا وضاحت کے پیش نظر ایم ڈی اے کی رقوم منظور شدہ سکیموں پر ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے لئے خرچ کی گئیں جس کا براہ راست تعلق عوام سے ہے اور یہ رقم ایم ڈی اے کی حدود میں مفاد عامہ کی سکیموں پر خرچ کی گئی۔

(د) الزام میں جس مبینہ فراڈ کی نشاندہی کی گئی ہے اس کے بارے میں چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ الزام میں جس مبینہ فراڈ کی نشاندہی کی گئی ہے اس کے بارے میں C.M.I.T انکوائری کر رہی ہے تو انکوائری کا نتیجہ آنے تک اسے pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد اختر ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! عبدالوحید چودھری صاحب کے سوال کے ضمن میں میری request ہے کہ اس کی انکوائری رپورٹ اسمبلی میں بھی پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ جواب سے مطمئن نہ ہوئے تو پھر اس بارے میں دیکھ لیں گے۔ اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں، disposed of اور next سوال ہے محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں تو یہ بھی disposed of کیا جاتا ہے۔۔۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ ابھی وقفہ سوالات چل رہا ہے اس لئے میں آپ کو بعد میں وقت دوں گا۔ اگلا سوال محترمہ انجم صفدر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ انجم صفدر: شکریہ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1729 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں بغیر ڈھکنوں کے مین ہولز کی تفصیلات

*1729: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں گزشتہ 9 سالوں کے دوران واسا کے بغیر ڈھکنوں کے مین ہولز میں گرنے سے کتنے افراد ہلاک و مضروب ہوئے ان کے نام اور پتاجات کیا ہیں؟

(ب) اس ضمن میں مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان کا کیا فیصلہ ہوا کیا محکمہ ہذا کی جانب سے مرحومین و مضروبین کے لواحقین کو کوئی معاوضہ دیا گیا، ان کے نام پتاجات اور معاوضہ کی رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں اس وقت کتنے مین ہولز گٹر ڈھکنوں کے بغیر ہیں اور کیا حکومت اس ضمن میں کوئی انقلابی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) اب تک تین افراد جاں بحق ہوئے ہیں-نام اور پتاجات درج ذیل ہیں:-

1- شان علی ولد علی احمد مکان نمبر 564 گلی نمبر 3 موتی مسجد والا بازار محلہ شریف پورہ فیصل آباد

2- اسماعیل لاثانی ٹاؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد

3- مبشر بلال ولد افتخار الحسن 880 جی گلستان کالونی فیصل آباد

(ب) لواحقین نے کوئی مقدمہ درج نہیں کروایا- لواحقین کو کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا-

(ج) قبل ازیں یہ ذمہ داری واسا پر تھی واسا نے پچھلے سالوں میں تقریباً دس ہزار مین ہول covers تعمیر کروائے اور ضرورت کے مطابق خالی مین ہولز پر رکھوائے- اس سال 2008-09 میں بھی واسا نے 600 مین ہول covers تعمیر کروائے اور خالی مین ہولز پر رکھے ہیں لیکن لوکل گورنمنٹ / کمیونٹی ڈویلپمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب کے مراسلہ مورخہ 24-06-2008 کے مطابق ٹی ایم ایز کی حدود میں کھلے مین ہولز پر covers رکھنا متعلقہ

ٹاؤن / تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں متعلقہ ڈی سی او اس کو سپروائز کرے گا اور اس پر عملدرآمد کو ensure کرے گا۔ اس وقت تقریباً ایک ہزار پندرہ سو مین ہول covers کی ضرورت ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "لواحقین نے کوئی مقدمہ درج نہیں کروایا۔ لواحقین کو کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔" جہاں تک میرے علم میں ہے کہ شان علی ولد علی احمد مکان نمبر 564 کے لوگ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ مبشر بلال اور شان علی بچوں کے مقدمات کو تھانہ میں رجسٹرڈ ہی نہیں کیا گیا اور انہوں نے ایف آئی آر کے اندراج کے لئے بار بار درخواستیں دیں لیکن ایف آئی آر درج ہی نہیں کی گئی۔ اس کی کیا وجوہات تھیں اور ان کی ایف آئی آرز کیوں درج نہیں ہوئیں؟ ظاہری بات ہے کہ جب ایف آئی آر درج ہی نہیں کی جائے گی تو ان غریب لوگوں کو معاوضہ کہاں سے دیا جائے گا؟ میں اس ایوان میں آپ سے یہ request کروں گی کہ شان علی اور مبشر بلال کے والدین ایف آئی آر کے اندراج کے لئے بارہا متعلقہ تھانوں میں چکر لگاتے رہے لیکن وہ درج نہ ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اس حوالے سے کسی سینئر آفیسر سے رابطہ کیا؟

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! جب لواحقین نے متعلقہ تھانے میں درخواست دی تھی تو اس تھانے کے ایس ایچ او صاحب تبدیل ہو چکے تھے اور اب تک اس تھانے کے دس ایس ایچ اوز آ چکے ہیں اس لئے ان لوگوں نے اس پر کوئی خاطر خواہ جواب دینے کی کوشش ہی نہ کی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ جو تین بچے جاں بحق ہوئے ہیں اور ان کی تفصیل جواب میں درج ہے۔ محترمہ نے فرمایا کہ شان علی اور مبشر کے والدین نے ایف آئی آر درج کروانے کی کوشش کی تو ایف آئی آر درج کروانے سے انہیں کسی نے نہیں روکا۔ مبشر اقبال ولد افتخار الحسن کو محکمہ نے ایک لاکھ روپے معاوضہ ادا کیا ہے اور وہ یہ معاوضہ لے چکے ہیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! جواب میں درج ہے کہ انہیں کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ ایک لاکھ روپے معاوضہ ادا کیا گیا تو موصوف یہ بتائیں گے کہ آپ کے

اس جواب میں اور آپ کے بیان میں اتنا تضاد کیوں ہے؟ اس سوال کے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ ابھی فیصل آباد میں تقریباً ایک ہزار یا 1500 مین ہول کو covers کی ضرورت ہے تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان کھلے مین ہولز میں مزید بچے گریں اور کس چیز کا انتظار کیا جا رہا ہے اور یہاں پر لکھی گئی بات کو پڑھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے اور میں سوچ رہی تھی کہ جواب یہ ہو گا کہ جتنے مین ہول کھلے ہیں ان پر covers ڈال دیئے گئے ہیں مگر یہ بات بڑے افسوس کی ہے چونکہ ان مین ہولز کے covers بنانے اور رکھوانے پر کوئی اتنا بڑا خرچہ بھی نہیں لیکن یہ محکمانہ غفلت ہے اور آپ اس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ مزید بچے ان گٹروں اور ہولز میں گریں اور مزید ہلاک ہوں اور آپ مزید لکھ دیں کہ کسی نے مقدمہ درج نہیں کروایا۔ کیا آپ یہ جواب چاہتے ہیں اور محکمہ یہ چاہتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! ان تین حادثات کے بعد مین ہولز covers کو کرنے کی ذمہ داری ٹی ایم اے کی ہے لیکن اس کے باوجود واسا کی طرف سے 1900 مین ہولز کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور تقریباً پچاس فیصد مکمل ہو کر پورے فیصل آباد میں لگا دیئے گئے ہیں اور ensure ہے کہ فیصل آباد میں کوئی بھی ایسا مین ہول نہیں ہے جو کھلا ہو اور تمام مین ہولز ڈھکے ہوئے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! واسا جو سکیمیں بناتا ہے وہ مین ہولز لگا کر مکمل کر دیتا ہے اور مین ہولز ٹوٹ جاتے ہیں یا چوری ہو جاتے ہیں تو یہاں پر انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ڈی سی او ensure کر رہا ہے کہ مین ہولز لگیں گے تو میرا سوال یہ ہے کہ مین ہولز کے اندر اگر حادثہ ہوتا ہے اور کسی کی موت واقع ہو جاتی ہے تو کیا ایف آئی آر واسا کے خلاف ہو گی یا ڈی سی او کے خلاف ہو گی؟ یہ اس سوال کا جواب دیں کہ ذمہ داری کا تعین کہاں پر ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): پہلے ذمہ داری واسا پر عائد ہوتی تھی اور اب نئے قانون کے مطابق ذمہ داری ٹی ایم ایز کی ہے کہ جس

ٹی ایم اے کے اندر کوئی حادثہ ہو گا تو وہ ٹی ایم اے ذمہ دار ہو گا اور اس کے جو افراد ملوث ہوں گے یا جن کی مجرمانہ غفلت ہو گی تو ان کے خلاف پرچہ درج کیا جائے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ٹی ایم ایز کے پاس تو واسا کے مین ہولز کے covers کے لئے فنڈز ہی نہیں ہیں۔ واسا کے مین ہولز کی ٹی ایم ایز ذمہ داری قبول ہی نہیں کرتے۔ کیا اس بارے میں کوئی نوٹیفکیشن ہو گیا ہے کہ ٹی ایم ایز کے پاس اس مد میں فنڈز ہیں کہ وہ واسا کے مین ہولز کے ڈھکن لگائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن ہو چکا ہے اور تمام ٹاؤنز کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کے علاقوں میں قائم مین ہولز کے ڈھکنوں کو پورا کریں۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ میں یہ point out کرنا چاہ رہا تھا کہ جناب پارلیمانی سیکرٹری سوالوں کے جواب صحیح طریقے سے prepare کرکے نہیں آئے ہوئے ہیں۔ جو یہاں لکھا ہوتا ہے وہ ایک repeated pattren نظر آ رہا ہے۔ جو پہلے سوال میں انہوں نے جواب لکھا تھا اس کی انہوں نے بول کر خود تردید کی۔ پہلے انہوں نے یہ لکھوایا کہ لواحقین کو کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا پھر انہوں نے کہا کہ انہوں نے ایک ایک لاکھ روپے معاوضہ لے لیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین شاہ جہاں احمد بھٹی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اب یہ بات کر رہے ہیں کہ TMAs کی ذمہ داری ہے اگر TMAs کی ذمہ داری ہے تو مجھے بتائیں کہ کس قانون کے تحت ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ واسا کی performance کو مکمل کرے؟ واسا کی صوابدید کا اختیار اگر TMAs کی حدود میں آ گیا تو کس قانون کے تحت آیا؟ یہ ایک repeated pattren چل رہا ہے ان کو سوالوں کا پتا ہے اور نہ جوابوں کا پتا ہے۔ ان سے اگر کوئی سوال پوچھے تو کہتے ہیں کہ یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان کو کہیں کہ یہ ہاؤس میں prepare ہو کر آیا کریں۔ جو وزراء بڑی بڑی اور نئی نئی گاڑیاں لے کر پھر رہے ہیں ان کو بھی کہیں کہ اگر وہ تھوڑی بہت ہاؤس میں

آنے کی تکلیف کر لیں جس چیز کی وہ تنخواہ لے رہے ہیں، وہ ہر مہینے تنخواہ لے رہے ہیں، اس تنخواہ کو پورا کرنے کے لئے کبھی وہ ادھر بھی تشریف لے آیا کریں اور عوام کے نمائندوں کو جوابدہ ہوں۔ اتنے inexperienced لوگ جن کو نہ آگے کا پتا، نہ پیچھے کا پتا ہے، ان کو یہاں بھیجنے سے پہلے اگر کچھ پڑھ لکھ لیا کریں تو شاید کچھ بہتری آ جائے گی۔ مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ معزز رکن مجھ سے جتنے مرضی سوال کریں میں اس ہاؤس میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کراؤں گا۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں باقی سوالات withdraw کر لیتا ہوں یہ اگر مجھے اپنے محکمے کا بجٹ بتا دیں کہ کتنا ہے؟ میرے پاس بجٹ کی کاپی پڑی ہے مجھے پتا ہے کہ اس بجٹ میں کیا لکھا ہے میں ان کو یہاں سے دکھا رہا ہوں اگر یہ پڑھ کر بتا سکتے ہیں تو پڑھ کر بتا دیں کہ ان کے محکمے کا بجٹ اس سال کا کتنا ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب سینئر منسٹر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اس کرسی پر تشریف فرما ہیں اور دوسرے نمبر پر میں اپنے بھائی ہراج صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ماشاء اللہ بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں۔ میری ان سے گزارش ہو گی کہ یہ جو question hour ہوتا ہے اس میں relevant ضمنی سوال کئے جاتے ہیں۔ اگر سوال میں پوچھا گیا ہے کہ بجٹ کتنا ہے؟ تو یہ پوچھ سکتے ہیں۔ یہ to the point آئیں اور جو اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال بنتے ہیں وہ اس ہاؤس میں پیش کریں۔ میرے بہت قابل احترام بڑے بھائی ہیں جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں۔ میاں رفیق صاحب جو ہمارے ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی میں بھی رہے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں ہم نے آپ سے سیکھنا ہے لیکن آپ جس طریقے سے چیئر کو مخاطب کرتے ہیں، میری جناب چیئرمین کی وساطت سے میاں صاحب سے گزارش ہے کہ اگر چیئر کی عزت اور احترام ہم نہیں کریں گے تو پھر اور کون کرے گا؟ وہ تحمل کے ساتھ اور آرام سے چیئر کو مخاطب کیا کریں۔ وہ میرے سے بڑے ہیں میں ان سے سیکھنا چاہتا ہوں لیکن میری ان سے

گزارش ہے کہ وہ اپنے مخاطب کرنے کے انداز میں محبت اور وہ پیغام دیں جس سے ہم کچھ سیکھ سکیں۔ مہربانی۔

محترمہ انجم صفدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ محکمے کی جانب سے غلط جواب دینے پر تحریک استحقاق پیش کی جائے۔ چونکہ محکمے نے مکمل طور پر غلط جواب دیا ہے لہذا اس کے لئے تحریک استحقاق بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب چیئرمین! محترمہ نے جب یہ سوال کیا تھا تو اس وقت تک کسی شخص کو، ہمارے جو تین افراد فیصل آباد میں فوت ہوئے ہیں کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا تھا لیکن جواب آنے کے بعد latest رپورٹ کے مطابق واسا نے ایک لاکھ روپے ادا کیا ہے۔ یہ جواب درست ہے اور سوال کے مطابق ہی جواب دیا گیا ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی غفلت کی وجہ سے یا کوئی اچانک ایسا حادثہ ہو جاتا ہے تو کیا معاوضہ لینے کے لئے مقدمہ درج کرانا ضروری ہے، مقدمہ درج کرائے بغیر معاوضہ کیوں نہیں مل سکتا؟

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! یہاں پر یہ بھی جواب غلط آیا ہے۔ اس سوال کے آنے کے بعد معاوضہ ادا کیا گیا ہے۔ آپ کو شاید پتا نہیں ہے کہ یہ جو حادثات ہوئے ہیں یہ چھ چھ، آٹھ آٹھ، نو نو اور دس مہینے پہلے کے ہیں۔ یہ حادثات میرے سوال دینے سے پہلے کے ہیں اور یہاں پر مجھے دوبارہ غلط جواب دیا جا رہا ہے۔ مجھے تاریخ دی جائے کہ کس تاریخ کو معاوضہ ادا کیا گیا ہے پھر میں یہاں اس ہاؤس میں بیٹھوں گی ورنہ محکمے کے خلاف تحریک استحقاق لائی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ کو تاریخ محکمے سے لے کر بتادیتا ہوں کہ کس تاریخ کو اس کو معاوضہ دیا گیا۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ایک honourable member حکومت سے سوال کرتا ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ اس سوال کا جواب درست دے۔ اگر یہ ہمیں repeatedly سوالوں کے غلط جواب دے رہے ہیں تو ہمارا اس میں استحقاق breach ہوتا ہے، اس ایوان کا استحقاق breach ہوتا ہے اور صوبے کی عوام کا استحقاق breach ہوتا ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ نو سال کی کارکردگی کی بات ہو رہی ہے اور ان کو پچھلے چار منٹ میں پتا چلا ہے کہ نو سال کے واقعات ہیں اس میں ایک لاکھ روپیہ اب دیا گیا ہے۔ یہ کیا ہے، کیا یہ ہمیں بے وقوف سمجھتے ہیں؟ میں گزارش یہ کروں گا کہ جب متعلقہ محکمہ اس ایوان میں جواب پیش کرتا ہے تو وہ درست ہونے چاہئیں اگر جواب درست نہیں ہیں تو آپ تنبیہہ کریں، آپ انہیں warning دیں، آپ ان in experienced لوگوں کو warning دیں کہ اس ایوان میں آکر معزز اراکین کا وقت ضائع مت کریں اور اس محکمے کو کسی اور دن کے لئے pending کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب چیئرمین! میرے معزز رکن جو بات کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ میرے جواب ان کی سمجھ میں نہیں آئے۔ یہ مجھ سے جس طرح تسلی کرنا چاہتے ہیں کر لیں ایوان میں یا باہر مجھ سے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں کر لیں، میں ان کی بھرپور تسلی کرانے کے لئے تیار ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہاں پر ایک بات endorse کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے اجلاس میں بھی جب یہاں پر question hour کا چلا تھا تو یہاں پر معزز پارلیمانی سیکرٹریز اور منسٹرز صاحبان نے totally mis-statement دی تھی اور غلط جوابات دیئے

تھے۔ آج وہی چیز میں یہاں پر repeat ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ پچھلی مرتبہ بھی ہم نے ان معزز اراکین منسٹرز صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹریز کے لئے تحریک استحقاق move کی تھی کیونکہ قانون کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی بھی پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر اس ہاؤس میں غلط جواب دیتا ہے یا جھوٹ بولتا ہے تو وہ breach of privilege کے زمرے میں آتا ہے۔ میں نہایت افسوس سے بتانا چاہوں گی کہ وہ تمام تحاریک استحقاقات ان لوگوں نے disallow کر دیں۔ اس گٹر کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب چیئرمین: انہوں نے اس چیز کی وضاحت کر دی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئرمین! گٹروں کے ڈھکنوں کے حوالے سے میرا supplementary question ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ وضاحت فرمانا چاہیں گے کہ جو قوانین بنائے جاتے ہیں کیا وہ لاہور کے لئے علیحدہ اور فیصل آباد کے لئے علیحدہ ہیں یا یہ قوانین پورے پنجاب کے لئے بنائے جاتے ہیں؟ کیونکہ جب لاہور کی بات آتی ہے تو یہاں پر یہ فرما دیا جاتا ہے کہ اگر کسی گٹر کا ڈھکن نہیں ہو گا تو ایم ڈی واسا معطل ہو جائے گا تو یہ قانون فیصل آباد پر کیوں apply نہیں کیا گیا؟ یہ جو تین بچے مرے ہیں یہ بھی کسی ماں کے لخت جگر ہیں ان کی جگہ پر اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب یا منسٹر صاحب جو اس وقت یہاں پر موجود نہیں ہیں ان کا اپنا بچہ ہوتا تو کیا یہ آٹھ نو مہینے کے بعد جب ایک موصوفہ میری بہن نے سوال کیا ہے تو within no time انہوں نے ایک لاکھ روپے دے دیا ہے یہ کہاں کا قانون ہے، کیا ہم بے وقوف ہیں، کیا یہ ہمیں بے وقوف سمجھتے ہیں؟ ہم یہاں پر پورے پنجاب کو represent کرتے ہیں اور یہ ہمیں کس طرح سے بے وقوف پر بے وقوف بناتے جاتے ہیں؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب چیئرمین! پہلے جو پورے پنجاب میں مسئلہ تھا اس کے ذمہ دار ایم ڈی واسا ہوتے تھے خواہ وہ فیصل آباد کا تھا یا لاہور کا۔ اب جو نوٹیفکیشن ہوا ہے اس کے مطابق TMAs کو ڈیوٹی دے دی گئی ہے، اب وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ جہاں پر بھی کوئی واقعہ ہو گا TMAs اس کے ذمہ دار ہوں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کی گورنمنٹ جب آئی تو انہوں نے کہا کہ واسا کا محکمہ proper کام نہیں کر رہا لہذا محکمہ کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے بلال یٰسین صاحب کو یہاں بھیج دیا

گیا۔ بلال یٰسین صاحب یہاں پر دو سال سے موجود ہیں، کون سی کارکردگی بہتر ہو گئی ہے۔ جب سکھ ڈرین کی بات لاہور میں ہوتی ہے اور جب وہاں کوئی بچہ مرتا ہے اور اپوزیشن اس کے خلاف motion لے کر آنا چاہتی ہے اور اس پر بات کرنا چاہتی ہے تو اس کو disallow کر دیا جاتا ہے۔ یہ کس قسم کا قانون ہے اور یہ کون سی good governance ہے، کبھی آٹے کی قطاروں میں لوگوں کو کھڑا کر کے مارتے ہیں۔ یہ تو قاتل حکومت ہے ان کو تو حکومت میں رہنے کا حق نہیں ہے۔

MR. CHAIRMAN: Next.

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ ڈسٹرکٹ سطح پر نظام موجود ہے اور یہ ڈسٹرکٹ کونسلر بھی رہ کر آئی ہیں اور یہ اسمبلی ممبر بھی ہیں۔ واسا کا جو محکمہ ہے ڈسٹرکٹ ناظم کے under آتا ہے۔ لاہور کے ناظم اب بھی میاں عامر صاحب ہیں، آپ ان سے پوچھیں اور یہاں پر بلال یٰسین صاحب کے متعلق بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب چیئرمین! میں محترمہ اور دوسرے جو میرے ساتھی ہیں ان کو بتانا چاہوں گا کہ واسا کے جو manhole covers ہیں۔ وہ چوری ہوتے ہیں اور جب وہ چوری ہو جاتے ہیں تو accidents ہو جاتے ہیں۔ واسا چاہتا ہے کہ اس کے اندر لوگ گر کر مریں اور نہ ہی کوئی اور ادارہ چاہتا ہے۔ یہ ایک معاشرے کا مسئلہ ہے اور یہ اچانک ایسے حادثات پیش ہوتے ہیں۔ ہمیں ان حادثات کے تدارک کے لئے seriously بات کرنا چاہئے۔ واسا کے manhole covers چوری ہو جاتے ہیں اور یہاں منسٹر کی لمبی گاڑی کا ذکر ہو جاتا ہے۔ واسا کے manhole covers اگر چوری ہو جاتے ہیں تو ہم ایک دوسرے پر words singing کرتے ہیں۔ یہ معاشرے کی ایک چوری کا مسئلہ ہے اور کوئی کسی کی جان کے ساتھ نہیں کھیلنا چاہتا۔ اس کا ہم نے حل ڈھونڈنا ہے اگر ذمہ داری آج TMA پر ہے تو۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نواب زادہ سید شمس حیدر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

TMA کے پاس ٹاسک موجود ہے جو اس کی چیکنگ کرتا ہے اور اس کا اگر تعین ہو جاتا ہے کہ پرچہ کس پر ہونا ہے تو میرا خیال ہے کہ آج جیسے سیکرٹری صاحب نے کہا کہ اب پرچہ TMA پر ہو گا اور یہ اگر تعین ہو جاتا ہے کہ کس کی غفلت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ کے حل کی طرف ہم ایک قدم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئرمین! ایک یہاں پر ہماری بد قسمتی ہے کہ نہ تو ہم اداروں کو کام کرنے دیتے ہیں۔ ابھی میری بہن نے فرمایا ہے کہ واسا کا جو محکمہ تھا اس کو ضلع ناظم میاں عامر محمود head کر رہے تھے تو یا ایک ادارے کو آپ independently کام کرنے دیں۔ آپ نہ اس ادارے کو کام کرنے دیتے ہیں، آپ ان پر بندے لا کر بٹھا دیتے ہیں جو اس کو سپر وائز کرتے ہیں اور اس کو اپنی مرضی اور منشا کے مطابق چلاتے ہیں پھر مجھے اس بات پر احتجاج ہے کہ جب بھی اگر کوئی بات ہوتی ہے کہ اگر خادم اعلیٰ فرماتے ہیں کہ اگر گٹر کا ڈھکن چوری ہو گا تو MD واسا معطل ہو گا۔ معزز ممبر یہ فرما رہے ہیں کہ جب گٹر کا ڈھکن چوری ہو گا تو TMA کے عملہ پر پرچہ ہو گا۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جب گٹر کا ڈھکن چوری ہوتا ہے تو اس وزیر پر بھی ایف آئی آر درج ہونی چاہئے کیونکہ وہ اس منسٹری کو head کر رہا ہے، وہ اس منسٹری کو look after کر رہا ہے تو... these responsibilities

رانا محمد افضل خان: جناب چیئرمین! یہ جو تینوں واقعات ہیں یہ سابق حکومت کے دور کے ہیں تو محترمہ سے اجازت لیں کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پر پرچہ درج کروائیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

MR. CHAIRMAN: Just a second, let him talk first.

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! آج کی تمام کارروائی میں نہ تو مجھے کسی ضمنی سوال پر اور نہ ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کا موقع دیا گیا۔ مجھے حیرت ہے کہ میرے محترم دوست راجہ ریاض صاحب کو میری کس بات سے شکایت پہنچی ہے اور کس بات سے دل آزاری ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! یہاں پر صرف ڈھکنوں کی چوری کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو ماشاللہ خادم اعلیٰ کے under اتنی بڑی گورنمنٹ کام کر رہی ہے تو ایک آسان سا کام ہے کہ ان ڈھکنوں کے اندر باقاعدہ اس طریقے سے joint of lock لگا دیا جائے تو انہیں چوری کرنے کا سوال ہی نہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ اتنی لمبی چوڑی بحث اور ایوان کا اتنا وقت ہی ضائع نہ ہو اور صرف پانچ منٹ کی سوچ اور آئیڈیا سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ براہ مہربانی ideas پر کام کریں اور چیزوں کو بچانے کے حوالے سے کام کریں اور نہ ہی بحث برائے بحث اور لمبی لمبی تقریریں جھاڑنے پر وقت ضائع کریں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ جی! Ministers concerned may note this please.

سینئر وزیر/آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب چیئر مین! میرے معزز ممبران جس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں وہ بجا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جس طرح آپ جانتے ہیں کہ بہت سارے جرائم کے ساتھ ساتھ یہ جو گٹر کا ڈھکن ہے اس میں لوہا ہوتا ہے اور اس کو لوگ چوری کرتے ہیں پھر اس کو توڑتے ہیں اور پھر اس سے لوہا نکال کر فروخت کرتے ہیں۔ اس کے لئے چاہئے کوئی بھی حکومت ہو، واسا ہو اور TMA ہو ہماری یہ پوری کوشش ہوتی ہے کیونکہ ڈھکن چوری ہونے سے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ انسانی جان کا نقصان ہو سکتا ہے لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ یہ ڈھکن چوری ہوتے ہیں اور انہیں کوئی بھی نہیں روک سکتا کیونکہ یہ گلی میں پڑا ہوتا ہے اور ایک بازار کے کسی کونے میں پڑا ہوتا ہے اور رات کو زیادہ تر نشہ کرنے والے لوگ اسے لے جاتے ہیں تو ہماری پنجاب حکومت اور محکمہ کی پوری کوشش ہے کہ ہم اس طرح کے واقعات کو روکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ پہلی حکومتوں میں بھی ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں اور ہم اس پر پوری توجہ دے رہے ہیں۔ اس کے لئے محکمہ نے ایک علیحدہ فنڈ رکھا ہے کہ اس کے پاس وافر مقدار میں ڈھکن موجود ہوں، جہاں چوری ہو فوری طور پر محکمہ واسا اور TMA کا بھی فرض بنتا ہے کہ جہاں پر ڈھکن چوری کی اطلاع آئے وہاں پر نیا ڈھکن رکھا جائے اور میں اس معزز ہاؤس کو ensure کرتا ہوں کہ انشاللہ پنجاب حکومت کی طرف سے اس پر احکامات جاری کئے جائیں گے کہ آئندہ سے جہاں سے بھی ڈھکن چوری ہوں میں محکمہ کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہاں پر نئے ڈھکن لگائے جائیں تاکہ اس طرح کے افسوسناک واقعات نہ ہوں۔

MR. CHAIRMAN: Thank you minister.

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح میرے بھائی راجہ ریاض احمد صاحب نے بے بسی کا اظہار فرمایا ہے کہ یہ ڈھکن چوری ہوتے رہیں گے۔ ہم وہاں لگاتے رہیں گے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی متبادل سوچنا چاہئے کہ جہاں یہ کرائم یا یہ جرم قابو میں نہیں آتا اور لوگ یہ جرم کرتے

ہیں اور یہ مجھے بھی پتا ہے، آپ کو بھی پتا ہے، پورے ہاؤس اور پورے محکمہ کو پتا ہے۔ جب ہمیں پتا ہے کہ یہاں یہ جرم ہوتا ہے تو اس کے بارے میں سوچ کر کے اس کا ایسا substitute ڈھونڈنا چاہئے کہ جس سے یہ کرائم بھی ختم ہوں اور یہ لوگوں کو جو تکلیف ہے وہ بھی ختم ہو۔ اگر ہم بحیثیت گورنمنٹ ایک بے بسی کا اظہار کریں کہ جناب ہم ڈھکنیں لگائیں گے تو یہ چوری ہوں گے۔ ہمارے پاس اس کا substitute نہیں ہے۔ محکمے کے حضرات کو میری یہ تجویز ہے کہ اس میں کوئی اس طرح کا کوئی mechanism نکالیں جس سے یہ چوری ختم ہو۔۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! اس میں آپ کوئی suggestions دینا چاہتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! اس میں نیچے کوئی اس طرح کا جال بنا دیں اور اس کے نیچے کوئی لنٹر ڈال دیں تاکہ یہ وزنی ہو جائے کیونکہ یہ صرف ٹیکنیکل کام ہے اور اس میں ٹیکنیکل لوگوں سے تجاویز لے کر اس کو ختم کرنا چاہئے اور بے بسی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

سینئر وزیر/آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب چیئرمین! سعید اکبر نوانی صاحب میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور انہوں نے جو بات کی ہے میں نے بے بسی کی بات نہیں کی اور جو حقائق ہیں وہ اس ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں۔ ایک دفعہ محکمہ نے یہ بھی کیا کہ ہر ڈھکن کے ساتھ زنجیریں لگائی جائیں اور جو نشہ کرنے والے لوگ ہیں وہ زنجیریں بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ لوگوں کو educate کرنے کا مسئلہ ہے اور اس issue کی جیسے جیسے development ہو گی اور جیسے جیسے awareness آئے گی اور جب ایجوکیشن ہو گی اور جب کسی آدمی کو یہ پتا ہو گا کہ میرے اس جرم سے کل صبح کو کوئی انسانی موت ہو سکتی ہے تو پھر یہ قابو پایا جائے گا۔ ہم ہرگز بے بس نہیں اور پوری توجہ اس پر دے رہے ہیں۔ ہم نے ہر جگہ spare ڈھکن رکھوا دیئے ہیں اور جہاں سے شکایت آئے گی میں ensure کرتا ہوں کہ وہاں پر نیا ڈھکن لگوا دیا جائے گا۔

جناب محمد وارث کلو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وارث کلو صاحب!

جناب محمد وارث کلو: جناب چیئرمین! میری بہن نے یہ جو particular سوال کیا ہے اس میں تین بندوں کی اموات کا ذکر ہے اور وہ محکمہ نے بھی بتا دیا ہے کہ وہ تین بچوں کے نام لکھے ہیں ان کی اموات ہوئی ہیں اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ان کو کوئی معاوضہ نہیں ملا۔ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا ہے۔ بد قسمتی سے میری بہن کا یہ سوال ایک generalize قسم کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اپوزیشن نے اس کو full politicize کر کے scoring کی کوشش کی ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ کہوں گا کہ ان تین اموات کو انہوں نے خود accept کیا ہے کہ محکمے کی غفلت کی وجہ سے تین اموات ہوئی ہیں اور پھر انہوں نے یہ بھی accept کیا ہے کہ ان اموات پر کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اب یہ commit کریں گے کہ یہ جو غریب لوگوں کے بچے مرے ہیں ان کو یہ کس طرح compensate کریں گے، اگر government level پر compensate نہیں کر سکتے تو پھر اس صورت میں جو تادیبی کارروائی بنتی ہے وہ کی جائے، ایف آئی آر درج ہونی چاہئے اور whoever is responsible اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے اور یہ کب تک ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب یہ تین اموات ہوئی تھیں تو محترمہ نے یہ سوال کیا تھا اور اس وقت تک کسی کو کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا تھا اس کے بعد جو معاوضہ دیا اس لئے میں نے ہاؤس کو latest information دے دی ہے کہ جو متوفیان تھے ان کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے اور اگر دوسرے دو متوفیان کے لواحقین کوئی ایف آئی آر درج کروانا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی حق رسی ہو گی اور جس محکمہ کی غفلت کی وجہ سے یہ وقوعہ ہوا ہے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: Thank you very much آپ kindly اس کو دیکھ لیجئے گا۔ I think I'll give the floor to the gentleman there.

جناب شیر علی خان: .Thank you very much sir۔ جناب! یہاں پر سعید اکبر خان نے کہا کہ اس کے اندر ڈھکنے کے نیچے لنٹر بنا دیا جائے وہ تو اس کا لوہے کا وزن اور بڑھا دینے والی بات ہے جس طرح راجہ صاحب نے کہا ہے کہ زنجیر اگر ہو گی تو وہ زنجیر سمیت لے جائیں گے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ ان کو زنجیر لگائی گئی اور چوری کرنے والے وہ زنجیر بھی لے گئے۔ میری اس میں یہ تجویز ہو گی کہ ڈھکنا کسی ایسے میٹریل کا بنایا جائے جس میں لوہا نہ ہو اور وہ چوری ہونے سے بچ جائے اور لوگوں کو اس طرح

کی تکالیف سے بچایا جا سکے کیونکہ یہ manholes کے ڈھکنے تو چوری ہوتے رہیں گے جب تک ان میں لوہا ہو گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا supplementary پر ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تو کافی دفعہ پوائنٹ آف آرڈر لے چکی ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں آپ کے ساتھ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو ٹائم دوں گا لیکن یہ relevant ہونا چاہئے۔

محترمہ عائشہ جاوید: I am grateful sir, thank you. جی، یہ relevant ہے کیونکہ یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ سوالات تھے تو last session میں، میں نے point out کیا تھا کہ ہوم اکنامکس کالج کی ٹیچر کو over and above entitlement house allot کیا گیا ہے جبکہ تین محکمے ہیں، جوڈیشری ،ایس اینڈ جی اے ڈی اور اسمبلی۔ ان کے علاوہ کسی اور محکمے کو گھر الاٹ نہیں ہو سکتا۔ مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔ لاء منسٹر صاحب نے یہاں on the floor of the House assurance دی تھی That he is going to submit the report within next two days تو آپ کی وساطت سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس کے بارے میں کیا کیا گیا؟ میں نے اس کی فوٹو کاپی بھی دی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے entitlement کے بارے میں کیا کہا ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جی، میں repeat کر دیتی ہوں۔ لاء منسٹر صاحب نے assurance دی تھی کہ دو دن میں وہ رپورٹ دے دیں گے۔ میں نے آپ کو اس الاٹمنٹ لیٹر کی فوٹو کاپی بھی دی تھی۔

جناب سپیکر: پہلے subject تو بتا دیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! over and above entitlement ہوم اکنامکس کالج کی ٹیچر کو گھر الاٹ ہوا ہے جبکہ ان کی entitlement نہیں بنتی۔ Entitlement صرف تین محکموں کی بنتی ہے جس میں جوڈیشری، ایس اینڈ جی ڈی اور اسمبلی ہے یا تو سب کے لئے برابر ہونا چاہئے محکمہ صحت بھی ہے، محکمہ تعلیم بھی ہے ہم کہتے ہیں کہ سب کو دینا چاہئے تھا۔ لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب نے assurance دی تھی کہ وہ دو دن میں رپورٹ دیں گے۔ اس کے بارے میں کیا ہوا؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ابھی question hour چل رہا ہے۔
جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے مجھ سے ٹائم لیا ہوا ہے میں نے ان کو کہا تھا۔
سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔
جناب سپیکر: جی، میں نے ان سے commitment کی تھی۔ راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب! ذرا بات کو satisfy کریں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ غالباً last session کی بات ہے۔ میں آج ہی ان سے مل کر اس بارے میں جو میری fresh information ہے وہ ادھر پہنچا دوں گا۔
رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2211 pending کر دیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال pending ہو گیا ہے۔
محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اب question hour ختم ہوتا ہے۔ وہ ان کی بات کا جواب دیں گے۔
پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔ علی پارک، محمود پارک یو سی۔37 میں سیوریج و سولنگ کے مسائل

*823: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یو سی۔37 پی پی۔144 میں علی پارک، محمود پارک کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، سیوریج بند پڑا ہے گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علی پارک اور محمود پارک کی مین گلیوں کے پائپ لائن سیوریج چھوٹے ہیں جبکہ پانی زیادہ ہے وہ بھی کوڑا کرکٹ، گاروغیرہ سے بھر جاتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت علی پارک یو سی۔37، محمود پارک گلی نمبر 35ڈی کی مین گلیوں کے سیوریج کا مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یو سی۔37 پی پی۔144 میں علی پارک اور محمود پارک کی گلیوں میں سیور بند ہونے کی شکایت اکثر آتی رہتی ہے۔جس کی وجہ سے گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) سیور کا سائز رہائشی ضرورت کے مطابق کافی ہے لیکن علاقہ میں غیر قانونی انڈسٹری کے قیام کی وجہ سے استعمال شدہ پانی کی مقدار زیادہ ہو گئی ہے۔جسے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ڈرینوں کے ذریعے نکالا گیا تھا جو کہ وقت کے ساتھ تجاوزات کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں اور اس کا دباؤ بھی واسا سیور پر پڑ گیا ہے۔

(ج) محکمہ واسا بند روڈ دروغہ والا تا محمود بوٹی پر 72 انچ قطر کی سیور لائن لگانے کا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سلسلے میں 847 ملین مالیت کا پی سی 1 بنایا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد مذکورہ آبادیوں کا سیور اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور مسئلہ کلی طور پر حل ہو جائے گا۔وقتی طور پر سیور کی صفائی کر کے پانی رواں رکھا جا رہا ہے۔

لاہور میں محمد دین کالونی باغبانپورہ میں سیوریج کے مسائل

*824: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد دین کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام بھی ناکارہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد دین کالونی باغبانپورہ کی گلیوں کی تعمیر کے لئے فنڈ منظور ہوا لیکن گلیاں تعمیر نہ کی گئیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ انتظامیہ محمد دین کالونی کی گلیوں کی تعمیر کرنے اور سیوریج کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) واسا کے متعلقہ نہیں ہے۔گلیوں کی مرمت اور دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ سیوریج کا نظام بھی ناکارہ ہو چکا ہے۔محمد دین کالونی کی جن گلیوں میں سیوریج موجود ہے وہ بالکل درست حالت میں ہے۔کبھی کبھی سیوریج بند ہونے کی شکایت آتی ہے جو کہ بروقت عملہ بھیج کر درست کر دی جاتی ہے۔

(ج) واسا کے متعلقہ نہیں ہے۔گلیوں کی مرمت اور دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ذمہ داری ہے۔متعلقہ حکام بہتر بتا سکتے ہیں۔

(د) محمد دین کالونی میں لگا ہوا سیوریج درست کام کر رہا ہے اس لئے اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور میں مغلپورہ پل نہر پر انڈر پاس کی تفصیلات

*1649: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مغلپورہ پل نہر پر انڈر پاس بنانے کا منصوبہ کس مرحلہ پر ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی لاگت کا تخمینہ بنایا گیا ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر کام کب شروع ہونے کی امید ہے؟

(د) کیا حکومت ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے اس کام کو جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) اس منصوبہ پر کام شروع ہو گیا ہے اور پائلنگ ورک اور گارڈز کی کنکریٹنگ پر کام ہو رہا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ شالامار "انٹرچینج" کا حصہ ہے جس میں فلائی اوور بھی شامل ہے اس کی کل لاگت 1950 ملین روپے ہے۔

(ج) اس منصوبہ پر یکم ستمبر 2008 سے کام شروع کیا گیا ہے۔

(د) جز (ج) میں جواب درج کیا گیا ہے۔

فاطمہ جناح روڈ لاہور پر سیوریج کا مسئلہ

*1670: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاطمہ جناح روڈ (کوئنز روڈ) لاہور پر "پلازہ چوک" اور "دی سالویشن آرمی ہیڈ کوارٹرز برائے پاکستان" کی بلڈنگ کے سامنے 12 مہینے گٹر کا گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) لاہور شہر کی اس مشہور و مصروف روڈ پر درج بالا دونوں مقامات پر گٹر کا گندہ پانی کھڑا رہنے کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کیا حکومت فاطمہ جناح روڈ (کوئنز روڈ) کے درج بالا مقامات پر سے گندے پانی کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بارہ مہینے گٹر کا پانی کھڑا رہتا ہے بلکہ صرف بارش کی صورت میں یہاں ڈپریشن ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہوتا ہے جس کو مشینوں کی مدد سے اٹھایا جاتا ہے۔ دی سالویشن آرمی ہیڈ کوارٹرز برائے پاکستان کی بلڈنگ کا سیور بیٹھ گیا تھا جو انہوں نے ٹھیک کر لیا ہے۔ مزید وہاں واسا نے وارث روڈ کی طرف "بائی پاس" سیور لگا کر مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب وہاں پانی کھڑا نہیں ہوتا۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

فیصل آباد شہر میں واٹر سپلائی کی تفصیلات

*1731: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی یونین کونسلز یا محلوں میں واٹر سپلائی کے پائپ ناکارہ یا اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور انہیں تبدیل نہیں کیا گیا، وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) فیصل آباد میں زیر زمین خراب پانی ہونے کی وجہ سے حکومت لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) فیصل آباد شہر میں واسا کے زیر کنٹرول علاقہ جات (تقریباً 70 یونین کونسلز) میں واٹر سپلائی کے ناکارہ اور پرانے پائپوں کی تبدیلی کا کام جاری ہے اس سلسلہ میں 344 کلو میٹر لمبی لائنیں تبدیل کی جائیں گی۔ اب تک 169 کلو میٹر لائنیں تبدیل ہو چکی ہیں اور اس مالی سال کے اختتام تک باقی ماندہ پائپوں کی تبدیلی کا کام مکمل ہو جائے گا۔

(ب) چونکہ فیصل آباد کا زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے لہذا اس وقت لوگوں کو چنیوٹ ویل فیلڈ ایریا اور رکھ برانچ نہر کے کنارے لگے ٹیوب ویلز کے ذریعے پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔
پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:-

I- رکھ برانچ نہر پر مزید 12 عدد ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں جس سے 5mgd پانی کا اضافہ ہوگا۔

II- چنیوٹ ویل فیلڈ ایریا میں پرانے ٹیوب ویلز کی مشینری کو تبدیل کروایا جا رہا ہے جس سے پانی کی سپلائی بہتر ہو گی۔

III- جاپان کے تعاون سے جھنگ برانچ کینال پر 25 عدد ٹیوب ویلز لگائے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں JICA سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ یہ ٹیوب ویلز لگنے سے 20 mgd پانی کا اضافہ ہوگا۔

IV- پرانے جھال خانوآنہ واٹر ورکس کی rehabilitation کا PC-I منظور ہو چکا ہے اور اس کو دوبارہ چالو کیا جائے گا۔ اس سے بھی 10 mgd پانی کا اضافہ ہوگا۔

لاہور۔ امامیہ کالج دو بئی چوک کی زمین و دیگر تفصیلات

*1864: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ دو بئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج این جی او چلا رہی ہے؟
(ب) دو بئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج کو کس دور میں کتنی زمین الاٹ کی گئی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) کیایہ درست ہے کہ دو بئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن میں امامیہ کالج کا ہر سال آڈٹ کروایا جاتا ہے نیز سال وار آڈٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) درست ہے۔
(ب) انجمن امامیہ شادمان کالونی کو پلاٹ نمبر 32 سوک سنٹر ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سکیم رقبہ تعدادی 8 کنال 16 مرلے 170 مربع فٹ مورخہ 01-07-1990 کو بحساب 96000 روپے فی کنال الاٹ کیا گیا۔
(ج) متعلقہ ایل ڈی اے نہ ہے۔

ضلع لاہور میں پارکوں کی تفصیلات

*1893: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے کن کن باغوں اور پارکوں کو لاہور کینال سے سیراب کیا جاتا ہے؟
(ب) ضلع لاہور میں کتنے پارک ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) کیایہ درست ہے کہ لاہور کے تمام باغوں اور پارکوں میں سرکاری عملہ تعینات ہے؟
(د) کیایہ درست ہے کہ لاہور کے متعدد پارکوں پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور اسے عوام کے استعمال میں نہیں آنے دیتے؟
(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے پارکوں کی صفائی کے لئے ڈیلی ویجز پر عملہ رکھا ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول گرین بیلٹ / پارک واقع برلب نہر اور جیلانی پارک (ریس کورس پارک) کو کینال سے سیراب کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول کل 850 پارک ہیں اور محکمہ ہذا ان کی دیکھ بھال تسلی بخش طریقہ سے کر رہا ہے۔ان پارکوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول تمام پارکوں میں سرکاری عملہ تعینات ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول کسی پارک میں ناجائز قبضہ ہے بلکہ عوام ان پارکوں سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پارکوں میں حسب ضرورت ڈیلی ویجز پر عملہ تعینات کیا ہوا ہے۔

چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد روڈ پر سیوریج کے مسائل

*2045: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد بارہ مہینے گٹر کا گندہ پانی کھڑا رہتا ہے جس سے عوام الناس شدید مضطرب ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا روڈ پر سے گندے پانی کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر چھپڑ سٹاپ تا سمن آباد بارہ مہینے گٹر کا گندہ پانی کھڑا رہتا ہے۔بلکہ یہاں واسا کا سیوریج سسٹم نہ ہے۔صرف سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی روڈ ڈرین ہے جو کبھی کبھار over flow ہو جاتی ہے اور گندے پانی کو مشین کے ذریعے اٹھا لیا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب حکومت ملتان روڈ کی دوبارہ تعمیر کر رہی ہے جس میں واسا کا ایریا ڈرینج شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اور مشاورتی فرم نیسپاک اس کے ڈیزائن پر کام کر رہے ہیں۔ڈیزائن مکمل ہونے پر اس پر عملدرآمد شروع ہو گا اور اس منصوبہ کی تکمیل سے ملتان روڈ پر گندے پانی کے کھڑے ہونے کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جائے گا۔

جوہر ٹاؤن لاہور میں گیارہ سو پلاٹوں کی الاٹمنٹس کی تفصیلات

*2155: محترمہ فرح دیبا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں بیوہ کے لئے صرف 100 پلاٹ تھے جو صرف بیوہ کو الاٹ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے کے افسران اور عملہ نے 1100 کے قریب پلاٹ بیوہ کوٹا کے تحت مختلف افراد کو الاٹ کر دیئے جنہوں نے باقاعدہ پے منٹ کے بعد قبضہ کیا اور رجسٹری کروائی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مکانات کی تعمیر سے قبل ان لوگوں نے ایل ڈی اے سے باقاعدہ نقشہ جات منظور کروانے اور این او سی حاصل کرنے کے بعد ان پر مکانات تعمیر کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 20 سال کے بعد ان 1100 پلاٹوں کے الاٹی حضرات کو غیر قانونی الاٹی قرار دیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان لوگوں کے احتجاج اور وزیر اعلیٰ کو درخواستیں دینے کے بعد جناب وزیر اعلیٰ نے ایل ڈی اے کو ان 1100 الاٹی حضرات کو الاٹمنٹ آرڈر جاری کرنے کے لئے پالیسی بنانے کے احکامات جاری فرمائے تھے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے نے اپنی تجویز / سفارشات چیئرمین ایل ڈی اے کو ارسال کی ہیں مگر چیئرمین ایل ڈی اے اس سلسلہ میں کوئی میٹنگ کال نہیں کر رہے ہیں؟

(ز) کیا چیئرمین ایل ڈی اے اس سلسلہ میں میٹنگ کال کرنے اور متاثرہ افراد کو ان 1100 پلاٹوں کی الاٹمنٹ جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق 46 پلاٹوں کے الاٹیوں نے منظوری نقشہ کے لئے درخواستیں دیں جو منظور کر دی گئیں منظور کردہ نقشہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے ایل ڈی اے نے اپنے ڈائریکٹر پبلک ریلیشن کو سکروٹنی اور انکوائری کرنے کے لئے مقرر کیا تھا جنہوں نے اپنی سفارشات انکوائری مکمل کرنے کے بعد اتھارٹی کو بھجوائی تھیں جنہیں فیصلہ کے بعد اتھارٹی نے کیس نیب کو بھجوا دیا تھا فیصلہ اتھارٹی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ز) اتھارٹی میں کئے گئے فیصلے کے مطابق انکوائری کے لئے کیس نیب اتھارٹیز کو بھیجا جا چکا ہے چٹھی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایل ڈی اے میں کمرشلائزیشن فیس کی تفصیلات

*2159: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے ڈیڑھ سال سے رہائشی زمینوں کی نئی کمرشلائزیشن بند کی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی کمرشلائزیشن بند ہونے کی وجہ سے ایل ڈی اے کو کمرشلائزیشن فیس کی مد میں جو رقم ماہانہ کروڑوں روپے حاصل ہوتی تھی، بند ہو گئی ہے جو کہ ڈیڑھ سال کی اربوں روپے بنتی ہے؟

(ج) کمرشلائزیشن فیس بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ کس کے حکم سے بند کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت کمرشلائزیشن سے پابندی ہٹانے اور اس پر پابندی لگانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) یہ درست ہے کہ کمرشلائزیشن پر کام پورے پنجاب میں بند ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) لاہور ہائی کورٹ نے ایل ڈی اے سے متعلقہ ایک کیس میں کمرشلائزیشن پالیسی 2001 پر سوموٹو ایکشن لیتے ہوئے گورنمنٹ کے مجاز نمائندے کو عدالت میں طلب کیا اور کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کی وجہ سے لاہور شہر میں بڑھتے ہوئے شہری مسائل کی بابت استفسار کیا جس پر نمائندے نے کہا کہ کمرشلائزیشن پالیسی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اس کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا اور اس کی خامیوں کو دور کیا جائیگا۔اس بنا پر گورنمنٹ کی جانب سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے 2۔مئی 2007 کو اپنی سفارشات میں کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کو معطل کرنے کی تجویز دی، لہذا مئی 2007 سے کمرشلائزیشن پر کام پورے پنجاب میں بند کر دیا گیا۔

(د) چونکہ لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر کمرشلائزیشن پالیسی 2001 کی خامیوں کو دور کرنے اور اسے نئے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لئے پالیسی کو معطل کیا گیا لہذا کسی کے خلاف ایکشن لینے کا جواز نہ ہے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے نئی کمرشلائزیشن پالیسی بعنوان Lahore Development Authority Land Use (Classification, Re-Classification & Re-development), Rules 2009. کا نوٹیفکیشن 10۔فروری 2009 کو جاری کر دیا ہے اب محکمہ ایل ڈی اے اس نئی پالیسی کے مطابق کام کرے گا۔

ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2160: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں سے کتنی ڈائریکٹ کوٹا اور کتنی پرموشن کوٹا کی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس کوٹا کی خالی ہیں؟

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر سے ہائرپوسٹ پر پرموشن کا کیا طریق کار ہے اور اس پرموشن کے لئے کتنا تجربہ درکار ہے؟

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر سے ہائرپوسٹ پر پرموشن آخری مرتبہ کب ہوئی تھی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ محمد نواز وڑائچ ڈپٹی ڈائریکٹر ایل ڈی اے میں 23 سال سے کام کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 05-2004 میں گورنمنٹ نے اس کو ریکوری کا ہدف 18 کروڑ کا دیا تھا جبکہ اس نے اس سال 54 کروڑ روپے ریکوری کی مد میں جمع کروائے؟

(ز) کیا حکومت مذکورہ ڈپٹی ڈائریکٹر کو پرموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ایل ڈی اے میں ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ کی کل 19 اسامیاں ہیں۔ایل ڈی اے میں Appointment & Conditions of Service Regulations 1978 کے مطابق پرموشن کی جاتی ہے۔تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ سے ہائرپوسٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ کی ہے اس پوسٹ کی پرموشن کا طریق کار تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر انجینئرنگ سے ہائرپوسٹ پر آخری پرموشن 1992 میں ہوئی تھی۔

(ہ) درست ہے کہ محمد نواز 23 سال سے زائد عرصہ سے ایل ڈی اے میں کام کر رہا ہے لیکن بطور ڈپٹی ڈائریکٹر 13-05-1996 سے کام کر رہا ہے۔

(و) سرکاری ملازم کے فرائض کی ادائیگی میں شامل ہے کہ جو ہدف دیا جائے اس کی تکمیل کی جائے۔لہذا ریکوری کرنے سے پرموشن کا استحقاق نہ بنتا ہے جب کہ ریکوری کوئی اکیلا آفیسر نہ کرتا ہے اس میں پوری ٹیم ورک شامل ہوتا ہے۔

(ز) مذکورہ آفیسر اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ بی ایس 17 کا ہے اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر کام کر رہا ہے۔ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے کے لئے ترقی کا کیس ایڈمنسٹریشن میں تیار کیا جا رہا ہے۔ ضوابط کی کارروائی مکمل ہونے پر ترقی کا کیس متعلقہ اتھارٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

فیصل آباد کو میٹھے پانی کی فراہمی کے عوض چنیوٹ کو رائلٹی دینے کا مسئلہ

*2199: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد نے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 32 ٹیوب ویل چنیوٹ کی حدود میں لگائے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ٹیوب ویلز کے 24 گھنٹے چلنے کی وجہ سے اس جگہ کا واٹر لیول نیچے چلا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واسا فیصل آباد کے شہریوں سے پانی کی فراہمی کے عوض کروڑوں روپے ماہانہ وصول کرتا ہے، مگر چنیوٹ جہاں پر یہ ٹیوب ویلز نصب ہیں، اس علاقہ کے لوگوں کی فلاح کے لئے کوئی رقم بطور رائلٹی ادا نہیں کرتا؟

(د) کیا حکومت واسا فیصل آباد سے چنیوٹ کی فلاح و بہبود کے لئے رائلٹی دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) واسا فیصل آباد نے تحصیل چنیوٹ میں اپنے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 29 ٹیوب ویلز لگائے ہوئے ہیں۔

(ب) واسا ٹیوب ویلز کے علاوہ چنیوٹ کے علاقہ میں سینکڑوں زرعی ٹیوب ویلز بھی لگے ہوئے ہیں اور زرعی ٹیوب ویلز کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے پورے پنجاب میں زمینی پانی نیچے جا رہا ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد اپنے شہریوں کو پانی کی فراہمی کے لئے چارجز وصول کرتا ہے جو مشینری کی دیکھ بھال کے لئے بھی کافی نہ ہیں۔ لیکن ان ٹیوب ویلز پر سٹاف رکھنے کے لئے علاقہ کے رہائشیوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور اس وقت تک تقریباً 70 لوگ علاقہ سے بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

(د) واسا فیصل آباد میں اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

تحصیل چنیوٹ کے شہریوں کے لئے میٹھے پانی کی فراہمی کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*2221: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد نے تحصیل چنیوٹ کے علاقہ میں اپنے شہریوں کو میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں، اس علاقہ میں سڑک بھی تعمیر کی ہوئی ہے؟

(ب) یہ سڑک کب، کتنی لاگت سے بنائی تھی؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر سے اب تک اس کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اگر ہاں تو اس کی تعمیر و مرمت کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) فیصل آباد شہر کو پینے کا پانی فراہم کرنے کے منصوبہ کے تحت تحصیل چنیوٹ کی کچھ سڑکیں پختہ کی گئی تھیں اور اسی منصوبہ کے تحت 29 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور ان ٹیوب ویلز کے سامنے سڑک (اپروچ روڈ) بنائی گئی ہے۔یہ تمام سڑکیں عوام الناس کے زیر استعمال ہیں۔

(ب) یہ سڑک واسا ایف ڈی اے نے 87-1986 کے دوران تقریباً چالیس لاکھ روپے کی لاگت سے پختہ کی تھی۔

(ج) یہ سڑک چونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول ہے اور واسا نے اسے صرف پختہ کیا تھا اس لئے واسا نے سالانہ مرمت کے سلسلہ میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د) مذکورہ سڑک شاہراہ عام ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ کی ملکیتی ہے۔علاقہ کے لوگوں کے زیر استعمال ہے۔واسا نے 87-1986 میں واٹر سپلائی پراجیکٹ کی تعمیر کے دوران اس سڑک کا کچھ حصہ پراجیکٹ کی ضرورت کے لئے پختہ کیا تھا۔اس لئے سڑک ہذا واسا کی تحویل میں نہ ہے بلکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ کی ملکیت ہے۔لہذا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جھنگ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام جلد از جلد کروائیں۔

لاہور-ٹاؤن شپ بلاک نمبر 3 بی ون میں ٹیوب ویل لگانے کا مسئلہ

*2226: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلاک نمبر 3 سیکٹر بی (ون) ٹاؤن شپ لاہور کا ٹیوب ویل عرصہ 4 سال سے بند ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ایک ٹیوب ویل بلاک نمبر 3 میں لگانے کی منظوری دی مگر نائب ناظم 132 یو سی کی ملی بھگت سے یہ ٹیوب ویل بلاک نمبر 6 بی (ون) ٹاؤن شپ میں لگا دیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ بلاک نمبر 3 بی (ون) ٹاؤن شپ لاہور میں ٹیوب ویل لگانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات بتائیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) مذکورہ ٹیوب ویل اپنی عمر پوری کر کے بند ہو چکا ہے-

(ب) یہ درست نہ ہے- بلاک نمبر 3 سیکٹر بی (ون) ٹاؤن شپ اور دیگر قریبی آبادیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے بلاک نمبر 16 سیکٹر بی (ون) میں ٹیوب ویل لگانے کی منظوری ہوئی تھی جس کی تنصیب جاری ہے- حکومت پنجاب لاہور شہر میں صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے 69 نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر مبلغ 412.309 ملین روپے خرچ کر رہی ہے مزید برآں بلاک نمبر 3 کے اطراف میں لگے ہوئے سیکٹر بی ون کے بلاک نمبر 6 اور بلاک نمبر 13 ٹیوب ویلوں کی مدد سے بھی اس علاقے میں پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے-

(ج) حکومت پنجاب کی ہدایت پر بلاک نمبر 3 سیکٹر بی (ون) ٹاؤن شپ میں ایم پی اے پی پی-154 کے ترجیحی کے کاموں میں ایک نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام شامل ہے جس کی تنصیب عنقریب منظوری کے بعد شروع کر دی جائے گی-

ٹاؤن شپ لاہور، سکول کے لئے مختص پلاٹ پر سکول کی تعمیر کا مسئلہ

*2236: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور میں بلاک نمبر 2 سیکٹر ون ڈی میں 21 کنال کا پلاٹ سکول کے لئے مختص ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلاٹ پر ابھی تک سکول کی عمارت تعمیر نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلاٹ پر قبضہ مافیا نے قبضہ کیا ہوا ہے جو سکول کی عمارت بنانے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے؟

(د) مذکورہ پلاٹ سکول کے لئے کس نے کب مختص کیا تھا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ پلاٹ پر کب سکول تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں اسکی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) درست ہے کہ بلاک نمبر 2 سیکٹر ڈی (ون) میں موجود پلاٹ سکول کے لئے مختص ہے جس کا رقبہ بمطابق قبضہ سلپ 17 کنال 18 مرلہ 110 مربع فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ موقع پر پلاٹ خالی ہے۔

(د) متذکرہ پلاٹ ایچ پی اینڈ ای پی ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبر DD/KLHP/86/9832 مورخہ 16-05-1987 کو میونسپل کارپوریشن لاہور کو الاٹ کیا تھا۔

(ہ) متعلقہ ای ڈی او ایجوکیشن سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور ہے۔

راولپنڈی میں سٹی ماڈل ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2323: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو ائیر پورٹ راولپنڈی کے نزدیک "آزاد سنڈیکٹ پرائیوٹ لمیٹڈ" کی ہاؤسنگ سوسائٹی سٹی ماڈل ٹاؤن موجود ہے؟

(ب) اس کی درست لوکیشن کیا ہے، اس میں کتنے پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں، کتنے پلاٹس فروخت نہیں ہوئے، کتنا ڈویلپمنٹ کا کام ہو چکا ہے، کیا مالکان کو ان پلاٹوں کا قبضہ دے دیا گیا ہے؟

(ج) اس میں کل کتنے مختلف کیٹیگری کے پلاٹس رکھے گئے تھے اور ان کی قیمت کیا ہے؟

(د) جن مالکان کو پیسے ادا کرنے کے باوجود نہ پلاٹس دیئے گئے اور نہ پیسے واپس کئے گئے ان کیلئے محکمہ کی کیا پالیسی ہو گی؟

(ہ) سٹی ماڈل ٹاؤن راولپنڈی کے مالکان کے نام اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا محکمہ اس سوسائٹی کے بارے میں کسی قسم کی کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) یہ درست ہے کہ آزاد سنڈیکیٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کی ہاؤسنگ سوسائٹی سٹی ماڈل ٹاؤن موضع مصریوٹ و کولیاں پڑ چکری روڈ پر واقع ہے۔ سکیم نیو اسلام آباد ایئرپورٹ سے تقریباً دس کلو میٹر فاصلہ پر واقع ہے جو آر ڈی اے کے قیام سے پہلے کاغذات کی حد تک موجود تھی اور مالک سکیم نے پلاٹوں کی سیل کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔

(ب) سٹی ماڈل ٹاؤن موضع مصریوٹ و کولیاں پڑ، چکری روڈ، راولپنڈی میں واقع ہے۔ چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا پلاٹس کی تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔ موقع پر روڈ لیولنگ کا کام جاری ہے۔

(ج) چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا پلاٹس کی تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔

(د) چونکہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے لہذا تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔ مزید برآں قانون وضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور چالان زیر دفعہ 34 سینئر سپیشل مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ لہذا عوام الناس کو بار بار مطلع کیا گیا کہ اس سکیم میں کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے ورنہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اخباری اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) راجہ محمد آزاد خان، راجہ محمد ثاقب ولد راجہ محمد آزاد خان، آفس نمبر 65، پونچھ ہاؤس، آدم جی روڈ صدر راولپنڈی

(و) محکمہ نے پہلے ہی پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ مجریہ 1976 زیر دفعہ 34 چالان اور زیر دفعہ 39(1)، 39(2) اور 12(5) کے قانونی نوٹسز جاری کئے تھے۔ متعدد بار بذریعہ اخبارات بھی عوام الناس کو آگاہ کیا گیا ہے کہ سکیم کی حیثیت غیر قانونی ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ اس سکیم میں کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے ورنہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اخباری اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

راولپنڈی میں، ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2338: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں 2000 سے آج تک کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز بنائی گئیں، نام اور تفصیلات بیان کریں؟

(ب) ان ہاؤسنگ سوسائٹیز میں کتنی اصلی تھیں اور کتنی جعلی، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں سال 2000 سے کل 39 ہاؤسنگ سکیمیں پرائیویٹ سیکٹر میں بنائی گئیں جن کی تفصیل "Annex "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا ہاؤسنگ سکیموں میں سے 19 ہاؤسنگ سکیموں کے Lay out Plan گورنمنٹ کے مقرر کردہ رولز، ریگولیشنز کے مطابق منظور کئے گئے تھے تفصیل "Annex "B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 16 ہاؤسنگ سکیمیں غیر منظور شدہ ہیں جن کے خلاف پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ مجریہ 1976 کے تحت قانونی کارروائی جاری ہے جس کی تفصیل "Annex "C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں 4 سکیموں کے مالکان / سپانسرز نے منظوری کی درخواست دفتر ہذا میں داخل کروائی ہے جس پر حسب ضابطہ کارروائی جاری ہے جس کی تفصیل "Annex "D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قصور، پی پی۔176 میں واٹر سپلائی کی صورتحال

*2343: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔176 ضلع قصور میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں، ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) ان میں کتنی سکیمیں بند پڑی ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔176 یونین کونسل نمبر 32 بھمبہ کو واٹر سپلائی کی سکیم کے سلسلہ میں کتنا فنڈ جاری کیا گیا اس سکیم پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا اور کتنا باقی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے گاؤں میں مزید واٹر سپلائی کی سکیمیں جاری کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) حلقہ پی پی-176 ضلع قصور میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں:-

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
-1	رورل واٹر سپلائی سکیم مدکے	0.727 ملین
-2	رورل واٹر سپلائی سکیم کلارک آباد	1.169 ملین
-3	رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 55	2.126 ملین
-4	رورل واٹر سپلائی سکیم بابلیانہ اوتاڑ	2.214 ملین
-5	رورل واٹر سپلائی سکیم ظفر کے	2.543 ملین
-6	رورل واٹر سپلائی سکیم ہندال	2.679 ملین
-7	رورل واٹر سپلائی سکیم بوہڑ	3.715 ملین
-8	رورل واٹر سپلائی سکیم چھینا اوتاڑ	3.136 ملین
-9	رورل واٹر سپلائی سکیم بھمبہ کلاں	10.500 ملین

(ب) حلقہ پی پی-176 ضلع قصور میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں بند پڑی ہیں وجہ لف ہذا ہیں-

نمبر شمار	سکیم کا نام	وجہ بندش
-1	رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 55	سکیم مکمل کرنے کے بعد یوزر کمیٹی کے سپرد کر دی گئی تھی-یوزر کمیٹی کی لاپرواہی کی وجہ سے بجلی کے واجبات ادا نہ کئے گئے اور مشینری بھی چوری ہو چکی ہے-
-2	رورل واٹر سپلائی سکیم بابلیانہ اوتاڑ	-ایضاً-
-3	رورل واٹر سپلائی سکیم ظفر کے	-ایضاً-
-4	رورل واٹر سپلائی سکیم ہندال	-ایضاً-
-5	رورل واٹر سپلائی سکیم بوہڑ	-ایضاً-
-6	رورل واٹر سپلائی سکیم چھینا اوتاڑ	-ایضاً-

(ج) واٹر سپلائی سکیم بھمبہ کلاں یونین کونسل نمبر 32، محکمہ پی سی ڈبلیو ایس ایس پی نے مبلغ 10.500 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہے اس کے تمام انتظامی امور مقامی یوزر کمیٹی کے پاس ہیں وہ اس کو چلا رہی ہے-

(د) حکومت پنجاب ایسے تمام اضلاع میں واٹر سپلائی کی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔جہاں کا پانی مضر صحت ہے۔
جناب ملک اختر حسین نول صاحب نے اپنے ذاتی فنڈز سے واٹر سپلائی سکیم ہلڑ کے پیار Indentify کی تھی اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت منظور ہو چکا ہے اور جلد ہی اس پر کام شروع ہو جائیگا اور اپنی مقررہ مدت میں مکمل کر دی جائیگی۔

ایف ڈی اے / واسا فیصل آباد میں تعینات ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2414: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف ڈی اے اور واسا (فیصل آباد) میں ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی کتنی سیٹیں منظور شدہ ہیں؟

(ب) مذکورہ اداروں میں مذکورہ اسامیوں پر تعینات افسران کے نام اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) مذکورہ اداروں میں مذکورہ افسران کی پوسٹنگ اور ٹرانسفر کا criteria کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) واسا، ایف ڈی اے فیصل آباد میں ڈائریکٹرز کی 9 اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 17 سیٹیں منظور شدہ ہیں۔

(ب) تفصیل تتمہ (الف) و (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹرانسفر پوسٹنگ پبلک کے بہترین مفاد میں اور ادارہ کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھ کر کی جاتی ہیں۔

ایف ڈی اے سکیم فیصل آباد میں گھپلوں سے متعلقہ تفصیلات

*2416: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد میں مبینہ طور پر گھپلے ہوئے ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مبینہ گھپلوں اور مالی بد عنوانیوں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائری ہو رہی ہے؟
(ج) ان گھپلوں میں ملوث افسران کے نام اور ان کی مالی بد عنوانی اور اب تک ہونے والی تحقیقات کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) جولائی 2008 میں انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کو مبینہ طور پر ایک شکایت بابت الزامات کرپشن / ناجائز استعمال اختیارات موصول ہوئی تھی جس پر متعلقہ ریکارڈ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کے حوالے کر دیا گیا اور افسران واہلکاران ایف ڈی اے سے اس سلسلہ میں پوچھ گچھ بھی کی گئی ابھی تک کسی حتمی فیصلہ سے اس دفتر کو مطلع نہ کیا گیا ہے لہذا اس مرحلہ پر عدم ثبوت و عدم اطلاع ان نام نہاد الزامات کو گھپلے نہ کہا جا سکتا ہے۔
(ب) ایف ڈی اے کی اطلاع کے مطابق انکوائری ابھی تک زیر تکمیل ہے اور کوئی حتمی ثبوت سامنے نہ آ سکا ہے۔
(ج) چونکہ انکوائری تاحال زیر تکمیل ہے لہذا کسی افسر / اہلکار کے ملوث ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کوئی ثبوت / اطلاع نہ ہے۔

جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں سیوریج سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2425: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں سیوریج بچھانے کے لئے سکیم تیار کی گئی جس کے تحت سیوریج کے پائپ بچھائے گئے ہیں، اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا 40 تا 50 فیصد حصہ مکمل ہوا ہے اور اسے تعمیر ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے مگر ابھی تک اسے چالو نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی تعمیر ناقص ہوئی ہے اور مین ہول کے نیچے پیڈ نہیں بنائے گئے اور مین ہول کو اندر سے سیمنٹ وغیرہ نہیں کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے ٹھیکیدار کو سیکورٹی محکمہ نے واپس کر دی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کو کلوز کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے کیا حکومت اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مزید فنڈز مہیا کر کے مکمل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکیم کے سیوریج کی ناقص تعمیر کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) درست ہے۔اس سکیم پر 2.95 کروڑ روپے لاگت آئی۔

(ب) سکیم جون 2007 میں مکمل ہوئی تھی۔ڈسپوزل چلا دیا گیا تھا اور 70 فیصد سیوریج لائن بھی چل چکی ہے۔

(ج) سکیم کی ناقص تعمیر ہونے نہ ہونے کا تعین کرنے کے لئے محکمہ انٹی کرپشن کی ٹیکنیکل ٹیم انکوائری کر رہی ہے۔

(د) اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی مقرر کردہ انکوائری کمیٹی کی سفارش پر متعلقہ افسران / اہلکاران اور ٹھیکیدار کے خلاف ایف آئی آر درج کروا کر قانونی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(ہ) مذکورہ سکیم گورنمنٹ کے منظور شدہ عرصہ کی limit کے اندر مکمل کی گئی ہے البتہ انکوائری کمیٹی نے Left over area کے لئے فیز II مرتب کرنے کی سفارش کی ہے اور یہ سکیم 9.094 کروڑ روپے کی مالیت سے مورخہ 16-04-2009 کو منظور ہو گئی ہے اور اس کے لئے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ انٹی کرپشن انکوائری کر رہا ہے۔

موضع ہر بنس پورہ لاہور میں سرکاری ہاؤسنگ کالونیز
کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2455: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع ہر بنس پورہ لاہور میں کون کونسی سرکاری ہاؤسنگ کالونیز ہیں ان کے نام و تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) موضع ہر بنس پورہ میں کتنی رجسٹرڈ، غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) موضع ہر بنس پورہ لاہور میں کس کس ادارے کو ہاؤسنگ کالونیز بنانے کی اجازت دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) مذکورہ موضع میں صرف ایک ہاؤسنگ سکیم ہے جس کا نام لاہور پریس کلب (جرنلسٹ کالونی) ہے۔

(ب) موضع ہر بنس پورہ ایل ڈی اے کے بلڈنگ کنٹرول ایریا میں شامل نہ ہے 2005 سے پہلے ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار تمام ٹاؤنز کو حاصل تھا جو اپنے اپنے ایریا میں سکیمیں پاس کرتے تھے ان کی تفصیل متعلقہ ٹی ایم اے کو فراہم نہ کی ہے۔ حکومت پنجاب نے 2005 میں پہلی دفعہ پورے ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دے دیا۔اس قانون کے تحت ایل ڈی اے نے موضع ہر بنس پورہ میں تاحال کوئی ہاؤسنگ سکیم پاس نہ کی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

واسا، فیصل آباد میں بھرتی کی تفصیلات

*2723: رائے اعجاز حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایم ڈی واسا نے 2003 تا 2007 کے دوران کتنے ٹیوب ویل آپریٹر بھرتی کئے؟

(ب) تحصیل جڑانوالہ میں کتنے ٹیوب ویل آپریٹر تعینات کئے گئے ان میں کتنے وہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو بھرتی ہو گئے ہیں لیکن اپنی تعیناتی کی جگہ کام نہیں کر رہے؟

(ج) فیصل آباد میں واسا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں گریڈ وائز اور عہدہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جو آفیسران کے گھروں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جن کی حاضری دفتر میں لگ رہی ہے لیکن وہ ڈیوٹی سرانجام نہیں دے رہے، ایسا کیوں ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) اس عرصہ کے دوران واسا، فیصل آباد میں کوئی ٹیوب ویل آپریٹر بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) واسا، فیصل آباد میں اس وقت 1816 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل گریڈ وائز اور عہدہ وائز تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام ملازمین اپنی جائے تعیناتی پر باقاعدہ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

تحصیل جڑانوالہ میں واٹر و سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*2725: رائے اعجاز حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2003 تا 2007 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنی واٹر سکیمیں بنائی گئیں اور ان میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی ابھی تک مکمل نہ ہوئی ہیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سکیمیں کتنی لاگت میں مکمل ہوئی تھیں اور اب تک ان پر کتنی لاگت آ چکی ہے اور مزید کتنی رقم کی ضرورت ہے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) تحصیل جڑانوالہ میں 07-2003 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دیہی علاقہ میں ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی ہے۔البتہ پی سی ڈبلیو ایس ایس۔پی نے 15 عدد جب کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن جڑانوالہ نے ایک سکیم مکمل کی ہے اس طرح اب تک تحصیل جڑانوالہ میں کل 16 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں تمام سکیمیں فنکشنل ہیں۔ تحصیل جڑانوالہ میں ایک اربن سکیم پر اس وقت کام ہو رہا ہے جس کی تکمیل 30۔ جون 2009 تک ہو گی بشرطیکہ منصوبہ کی تکمیل کے لئے درکار فنڈز فراہم کر دیئے جائیں۔

(ب) تحصیل جڑانوالہ میں 07-2003 دیہی علاقہ کے لئے 16 عدد سکیمیں 153.543 ملین روپے لاگت سے مکمل ہوئیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

ایکسٹینشن اربن واٹر سپلائی سکیم جڑانوالہ پر کام ہو رہا ہے۔ منصوبہ ہذا پر اب تک 79.727 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جب کہ اس کی تکمیل کے لئے مزید 15.850 ملین روپے درکار ہوں گے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

واسا فیصل آباد کا آڈٹ و دیگر تفصیلات

*2884: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) واسا (فیصل آباد) کا آڈٹ کتنے عرصہ بعد کروایا جاتا ہے، آخری آڈٹ کب کروایا گیا، کتنی مالی بے ضابطگی سامنے آئی اور ملوث عناصر کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واسا کے شعبہ ریونیو میں مالی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی بے ضابطگیوں میں ملوث اہلکاران / افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) واسا فیصل آباد کا آڈٹ ہر سال کروایا جاتا ہے آخری آڈٹ گزشتہ سال مئی 2008 میں کروایا گیا جس میں کوئی مالی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے۔

(ب) شعبہ ریونیو واسا میں کسی قسم کی مالی بے ضابطگی نہ ہو رہی ہے بلکہ منظور شدہ ٹیرف کے مطابق صارفین کے یوٹیلٹی بلز باقاعدگی سے جاری ہو رہے ہیں اور صارفین مجاز بنک برانچوں میں از خود بلوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔واسا انتظامیہ کے نوٹس میں جیسے ہی مالی بے ضابطگیوں کی کوئی اطلاع ملتی ہے تو متعلقہ اہلکاران کے خلاف فوراً قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ گزشتہ سال کے دوران عوامی شکایات پر چار ریونیو ملازمین مسمیان رائے محمد امتیاز خان، انچارج ریکوری ٹیم، محمد امین سٹینو گرافر، رانا نصیر احمد پمپ آپریٹر، محمد ریاض چوکیدار کو چراغ ٹاؤن کے سلسلے میں ملازمت سے معطل کر کے انکوائری کروائی گئی۔انکوائری رپورٹ موصول ہو چکی ہے اور اس پر قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی زیر عمل ہے۔مزید برآں شکایت پر مسمیان شبیر مسیح ولد نند مسیح کے خلاف انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور مجاز اتھارٹی ذاتی شنوائی کے بعد کارروائی عمل میں لائے گی۔علاوہ ازیں مسمی ندیم گل مسیح کو پیڈا ایکٹ کے تحت دو سالانہ ترقیاں برائے سال 10-2009 بند کئے جانے کی سزا سنائی جا چکی ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

ایف ڈی اے سٹی سکیم کی تفصیلات

*2885: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کے فارم کی کتنی قیمت تھی، کتنے فارم فروخت ہوئے، اس مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی اور کس بینک میں کون سے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی؟

(ب) مذکورہ سکیم کے تحت جمع ہونے والی رقم کہاں کہاں خرچ ہوئی نیز کریڈٹ amount پر کس شرح سے مارک اپ حاصل کیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ایف ڈی اے نے سٹی ہاؤسنگ سکیم فیصل آباد کے فارم کی قیمت مبلغ -/500 روپے تھی۔کل 47053 عدد فارم فروخت ہوئے۔اس مد میں کل رقم -/23526750 روپے حاصل ہوئی اور یہ رقم بنک الفلاح لمیٹڈ لیاقت روڈ مین برانچ فیصل آباد میں اکاؤنٹ نمبر 0036-01029343 میں جمع ہوئی۔

(ب) سکیم ہذا کے تحت جمع ہونے والی رقم ترقیاتی مصارف اور خریداری زمین پر خرچ ہو رہی ہے۔ جمع شدہ رقم مختلف بنکوں / خزانہ میں حسب ضابطہ جمع کروائی گئی ہے اور اس پر 5 فیصد سے لے کر 18.55 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ہیلتھ لاہور مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یونیورسٹی آف ہیلتھ، لاہور 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب میں سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں The Bank of Punjab (Amendment) Bill, 2009 (Bill No.VIII of 2009) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: next مہدی عباس خان صاحب! مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب مہدی عباس خان: جناب سپیکر!

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2009

(Bill No. XIV of2009) کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب Call Attention Notice لیتے ہیں۔ جی، محمد محسن خان لغاری صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جی، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کا نام تو نہیں لیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے محسن کہا میں حسن سمجھا۔

جناب سپیکر: میں نے ساتھ لغاری بھی کہا ہے اگر آپ وہ بننا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے، ہم تو آپ کو سید بادشاہ کہتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

پیپلز کالونی فیصل آباد میں فائرنگ سے شہری کی ہلاکت

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 09-09-06 کو چودھری عبدالمجید ولد فیض محمد قوم گجر سکنہ چک نمبر 254 سمندری روڈ، فیصل آباد نے تھانہ پیپلز کالونی، فیصل آباد میں قتل کا پرچہ زیر دفعہ 302/34 ت پ درج کرایا جس کی ایف آئی آر نمبر 813/09 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایف آئی آر کے مطابق بابر علی اور داؤد نے عبدالمجید مذکور کے بھتیجے خالد وسیم جو لیڈر آف اپوزیشن پنجاب اسمبلی کا ٹرانسپورٹ مینجر تھا پر فائرنگ کرکے اسے قتل کر دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً ایک ماہ گزر چکا ہے مگر پولیس ابھی تک ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست نہ ہے کہ پولیس حکومت کی ایماء پر سیاسی وجوہات کے باعث دانستہ طور پر مجرموں کو گرفتار کرنے سے گریز کر رہی ہے اور اس قتل کو سیاسی دباؤ کے حربہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگر نہیں تو اب تک ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات اور تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

MR. SPEAKER: Everybody should be attentive.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چودھری عبدالمجید ولد فیض محمد کے بیان پر خالد وسیم کے قتل کا مقدمہ نمبر 813/2009 بجرم 302/34 ت پ تھانہ پیپلز کالونی میں درج ہوا ہے۔ اس مقدمے میں دو ملزمان بابر علی اور داؤد خان پٹھان پر اس قتل کا الزام ہے۔ ان میں سے ایک ملزم داؤد خان لکی مروت صوبہ سرحد کا رہنے والا ہے جبکہ بابر علی فیصل آباد کا رہائشی ہے۔ ایس پی مدینہ ٹاؤن اعجاز شفیع صاحب کی زیر نگرانی سب انسپکٹر ناصر الدین اس مقدمے کی تفتیش کر رہا ہے۔ اس Call Attention Notice کے جواب کے سلسلے میں دونوں افسران کو آج بلایا تھا انھوں نے ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک جو کوششیں کی ہیں ان کے متعلق میں نے بھی تفصیلی briefing لی ہے پھر قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ انھوں نے اس وقت تک ملزمان کو پکڑنے کے لئے متعدد ریڈ کئے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ملزمان ان کے خلاف سیشن کورٹ میں گئے اور رٹ کے ذریعے ایک حکم حاصل کیا کہ ان کے اہل خانہ اور ان کے دوسرے لوگوں کو پریشان نہ کیا جائے لیکن اس کے باوجود بھی پولیس ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ انھوں نے انہی افسران کے خلاف ایک توہین عدالت کی درخواست بھی دائر کی ہوئی ہے جو کارروائی under section(87)Cr.P.C ہے، وہ بھی اس وقت in progress ہے چونکہ یہ معاملہ قائد حزب اختلاف کے ایک ملازم، ان کے ایک عزیز اور شہر کا ہے تو اس briefing کے بعد وہ بھی satisfied ہیں۔ میں نے ان کی موجودگی میں ایس پی مدینہ ٹاؤن اعجاز شفیع صاحب کو یہ target دیا ہے کہ وہ بھرپور کوشش کر کے within two weeks ہر قیمت پر ملزمان کو

گرفتار کریں۔ میں معزز رکن محسن لغاری صاحب اور قائد حزب اختلاف کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ اس مقدمے کی تفتیش پوری commitment کے ساتھ کی جائے گی اور ہر قیمت پر ان ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ سوچ درست نہیں ہے اور انھوں نے جس information کی بنیاد پر ایسا خیال کیا یہ بالکل غلط ہے۔ اس مقدمے میں کسی قسم کا political یا otherwise کوئی pressure نہیں ہے۔ حکومت قطعی طور پر نہ صرف اس کیس میں بلکہ ہر کیس میں اس بات کو ensure کرتی ہے کہ without any political motivation تمام معاملات انصاف پر، میرٹ پر اور with transparency آگے چلیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے دو ہفتوں کی بات کی ہے۔ میرے خیال میں دو ہفتے تو یہ اجلاس جاری رہے گا۔ انشاء اللہ ان دو ہفتوں میں کوئی پیشرفت ہو گی، اگر نہیں ہو گی تو پھر میں اسے دوبارہ ایوان میں لانے کے لئے اپنا right reserve رکھتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا Call Attention Notice جناب علی نور حیدر نیازی صاحب کی طرف سے ہے۔

جوہر آباد ضلع خوشاب میں شہری کا اغواء برائے تاوان

جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر آباد ضلع خوشاب میں ثناء اللہ نامی شخص کو بعوض 30 لاکھ روپے کے اغواء کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ جوہر آباد میں مذکورہ اغواء کی ایف آئی آر نمبر 229 زیر دفعہ 365-A ت پ کے تحت مورخہ 09-6-12 کو درج ہوئی؟

(ج) مذکورہ بالا اغواء برائے تاوان کے سلسلے میں آج تک متعلقہ پولیس نے کیا کارروائی کی اس کی مکمل تفتیش سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مورخہ 2009-6-12 کو مستغیث مقدمہ حاجی فیض محمد نے مقدمہ نمبر 229 بجرم 365-A ت پ تھانہ جوہر آباد میں درج کروایا کہ ملزمان اس کے بیٹے ثناء اللہ معنوی کی رہائی کے لئے مبلغ 30 لاکھ روپے تاوان طلب کر رہے ہیں۔ پولیس کی بروقت کارروائی کے نتیجے میں معنوی کو بغیر ادائیگی زر تاوان صحیح سلامت برآمد کر لیا گیا اور تین کس ملزمان کو موقع سے گرفتار کیا۔ ایک کس ملزم محمد ریاض نے عبوری ضمانت لاہور ہائی کورٹ لاہور سے کروائی تھی جو بعد میں confirm ہوئی۔ دوران تفتیش محمد منیر ملزم کو گرفتار کر کے بغرض شناخت پریڈ حوالات جوڈیشل شاہپور جیل بھجوایا جس کو گواہان نے شناخت پریڈ کے دوران شناخت کر لیا۔ اس کے بعد اسے برآمدگی اسلحہ کرنے کے بعد اسے بھی حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔ پانچ کس ملزمان کے خلاف چالان مرتب کر کے انسداد دہشت گردی سرگودھا کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ پیشی 2009-10-23 مقرر ہے۔ مقدمہ ہذا میں چھ کس ملزمان کے خلاف زیر دفعہ 87 (ض،ف) عمل میں لاتے ہوئے انہیں اشتہاری مجرمان قرار دیا جا چکا ہے۔ ایک کس ملزم عبدالجبار شامل تفتیش ہوا جس کی گرفتاری تفتیشی افسر نے التوا میں رکھی۔ محمد وارث ملزم کے خلاف کوئی ٹھوس و معقول شہادت قابل چالان میسر نہ آ سکی ہے۔ مقدمہ ہذا کی اول تبدیلی تفتیش بحوالہ حکم نمبر such and such مصدرہ جناب ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس انوسٹی گیشن برانچ پنجاب لاہور ایس ایس پی انوسٹی گیشن فیصل آباد منتقل ہو چکی ہے۔ جہاں مقدمہ ہذا کی مزید تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔

جناب علی نور حیدر خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس کیس کے حوالے سے آپ کے اور لاء منسٹر صاحب کے سامنے چند facts رکھنا چاہتا ہوں۔ میرے ضلع میں وقتاً فوقتاً اغواء برائے تاوان کی بہت سی وارداتیں ہو رہی تھیں جس سے میانوالی کے تمام لوگ پریشان تھے کہ یہ کونسا گینگ ہے جو اس قسم کی حرکات کر رہا ہے؟ اسی طرح میانوالی سے یہ ثناء اللہ نامی بندہ بھی اغواء ہوا۔ اسے جوہر آباد سے اغواء کیا گیا۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب علی نور حیدر خان نیازی: ہمیں اطلاع ملی کہ ثناء اللہ نامی معنوی جوہر آباد میں ایک جگہ پر موجود ہے اور اتنے بجے اسے وہاں سے شفٹ کیا جائے گا۔ میں بذات خود آئی جی پنجاب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت تقریباً گیارہ بارہ بجے کا ٹائم تھا میں نے آئی جی کو بتایا کہ انھوں نے اس معنوی کو چار بجے فلاں جگہ

سے shift کرنا ہے-آئی جی صاحب نے ڈی پی او خوشاب کی ڈیوٹی لگائی-ڈی پی او خوشاب کی دیانتداری پر کوئی شک نہیں ہے انھوں نے بروقت کارروائی کرکے موقع سے معنوی برآمد کیا اور ملزمان کو بھی موقع پر گرفتار کیا-لیکن مجھے یہ بات افسوس سے کہنا پڑ رہی ہے کہ پرچے میں ایک نامزد ملزم کو سیاسی دباؤ کی وجہ سے چھوڑا گیا-اس کیس کی باقاعدہ تفتیش ہوئی اس میں یہ ملزمان گناہ گار قرار پائے انھیں چالان کرکے جیل بھیج دیا گیا اور ان کا کیس دہشت گردی کی عدالت میں بھیج دیا گیا-ان ملزمان نے دوران تفتیش انکشاف کیا کہ میانوالی میں اغوا برائے تاوان کے دوسرے cases بھی انھوں نے کئے تھے اور انھوں نے ایک بندے کو اغوا کرکے سات لاکھ روپے ransom وصول کیا اس کی تھانہ ہنالی ضلع میانوالی میں ایف آئی آر درج ہے-اس میں بھی یہ ملزم گناہ گار ہو کر چالان ہو چکے ہیں- انھوں نے دوبارہ تفتیش کرنے کی درخواست ایڈیشنل آئی جی انوسٹی گیشن کو دی تو اس کے لئے بورڈ بنایا گیا-وہ بورڈ 15-8-2009 کو ان recommendations کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ تفتیش بالکل ٹھیک ہوئی ہے لہذا اس کی دوبارہ تفتیش کی ضرورت نہیں اور ابھی تک چھ ملزمان اشتہاری ہیں جب تک وہ پیش نہیں ہوں گے دوبارہ تفتیش نہیں کی جا سکتی-

جناب سپیکر! ضلع بھکر میں اسی طرح 302 کا کیس ہوا اس میں ملزمان اشتہاری تھے تو اسی ایڈیشنل آئی جی انوسٹی گیشن نے ان کی تبدیل ہوئی تفتیش cancel کر دی کہ جب تک ملزمان اشتہاری ہیں ان کی تفتیش تبدیل نہیں ہو سکتی اور یہی recommendations ایک بورڈ نے 15-8-09 کو دی ہیں اور اس بورڈ میں تین یا چار ایس پی صاحبان موجود تھے انھوں نے کہا کہ اس کی تفتیش صحیح ہوئی ہے لہذا دوبارہ ضرورت نہیں ہے اور چھ ملزمان اشتہاری ہیں- لیکن اس کے بعد اس ایڈیشنل آئی جی نے دوبارہ ایک بورڈ تشکیل دیا اور اس بورڈ میں بھی وہی ممبران ہیں-وہ بورڈ 15-8-09 کو تو کہتا ہے کہ دوبارہ تفتیش نہیں ہونی چاہئے لیکن 3-9-09 کو کہتا ہے کہ اس کی تفتیش دوبارہ ہونی چاہئے-پولیس آرڈر 2002 کا (6) Rule-18 یہ کہتا ہے کہ:

> Investigation shall not be changed except after due deliberations and recommendations by a board headed by an officer not below the rank of Senior Superintendent of Police and two Superintendents of Police one being-in-charge of the investigation of the concerned district

کہ reasons کے ساتھ، پہلے وہی بورڈ کہتا ہے کہ تفتیش تبدیل نہیں ہونی چاہئے پھر ایڈیشنل آئی جی صاحب آرڈر کرتے ہیں کہ یہ تفتیش تبدیل کر دی جائے لیکن اس میں کوئی reason نہیں ہے۔ایک مقدمہ جس میں چھ ملزمان اشتہاری ہیں اس میں وہ کہتا ہے کہ ان اغوا برائے تاوان کے ملزمان کی تفتیش دوسرے ضلع میں تبدیل نہیں ہونی چاہئے۔دوسری سب سے بڑی یہ دھاندلی کی گئی جس کی کوئی مثال ہی نہیں ملتی کہ وہ تفتیش سرگودھا ریجن سے فیصل آباد ریجن میں بھیجی گئی اور ابھی تفتیش نہیں ہوئی لیکن جو ملزمان جیل میں ہیں انھوں نے ہائی کورٹ سے اپنی bail applications withdraw کر لی ہیں۔کیا اغوا برائے تاوان کے ملزمان اتنے V.V.I.P's ہیں کہ ان کے لئے تین تین دفعہ boards بنائے جائیں اگر پچھلے ایک دو سال میں سرگودھا ریجن کی کوئی اور تفتیش کسی دوسرے ریجن میں بھیجی گئی ہے تو ہمیں بتایا جائے؟اس ایڈیشنل آئی جی (investigation) جیسی کالی بھیڑیں ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کے vision کو خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ہمارے وزیراعلیٰ جو کہ دن رات محنت کر کے اس صوبے کے اندر good governance کی ایک مثال قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو ساری ساری رات جاگ کر اس صوبے کی معصوم عوام کو انصاف فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس طرح کی کالی بھیڑیں ہمارے وزیراعلیٰ کے اس vision کو خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میں وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ملزمان مجھے جیل سے فون کر کے دھمکیاں دے رہے ہیں۔جس وقت میں بڑے بڑے افسران کے پاس جاتا ہوں تو اس ایف آئی آر کا ایک نامزد ملزم ان کے پاس بیٹھ کر coffee پی رہا ہوتا ہے جس پر میرا خون کھولتا ہے۔لہذا وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ اس بات کا نوٹس لیں۔اگر اغواء برائے تاوان کے ملزمان کو اس طرح سے پروٹوکول دیا جاتا رہا تو پھر صوبے میں امن وامان کے نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب نے تو آپ کو تمام تفصیل بتا دی ہے اب اس کے بعد آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: اس کے بعد میں نے جو بات بتائی ہے وہ وزیر قانون صاحب کے نوٹس میں نہیں تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!محترم نیازی صاحب نے اس case کے حالات کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے وہ انھوں نے بالکل ایک گورکھ دھندا سا بنا کر پیش کیا ہے۔ایک طرف وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں مقامی طور پر سیاسی دباؤ ہے اور اس کے بعد وہ اس بات پر بھی اعتراض کر

رہے ہیں کہ investigation دوسرے ضلعے میں کیوں تبدیل کی گئی ہے؟انھیں بورڈ کی recommendations پر بھی اعتراض ہے تو میں ان کی باتوں سے جو سمجھ پایا ہوں وہ یہ ہے کہ شاید نیازی صاحب اس بات سے نالاں ہیں کہ یہ investigation دوسری ریجن میں کیوں منتقل کی گئی ہے، یعنی ضلع خوشاب سے فیصل آباد کیوں منتقل کی گئی ہے؟ میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر محترم نیازی صاحب کا یہی موقف ہے، یہی ان کا point ہے جو میں سمجھ پایا ہوں کہ وہ اس تفتیش کو فیصل آباد سے دوبارہ خوشاب ریجن میں لانا چاہتے ہیں اور وہاں کی پولیس پر ان کو اعتماد ہے کہ وہ اس case کی بہتر طور پر investigate کر سکتی ہے تو حکومت اس کے لئے تیار ہے۔ وہ یہ بات واضح طور پر فرما دیں۔

جناب سپیکر: وہ خوشاب میں نہیں کہہ رہے بلکہ ریجن میں تبدیل کرنے کا کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): وہ پھر بتا دیں کہ کہاں کے لئے کہہ رہے ہیں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ کوئی گورکھ دھندا نہیں ہے۔ روزانہ چھ سو investigations تبدیل ہوتی ہیں۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ مجھے کوئی ایک ایسی investigation بتا دیں کہ جو ایک ریجن سے دوسری ریجن میں تبدیل کی گئی ہو؟ یہ بھی بتائیں کہ ایک board بنا ہو اور اس نے not recommend کیا ہو اور اس پر دوبارہ board بنایا گیا ہو، کیا ایسی پہلے کوئی مثال موجود ہے؟ بہر حال میں یہ کہوں گا کہ اگر investigation واپس ہماری ریجن میں آتی ہے تو پھر میری تسلی ہوتی ہے۔ میں openly کہتا ہوں کہ ہم اس investigation کو join نہیں کریں گے، آپ اغواء برائے تاوان کے ملزمان کو بے شک چھوڑ دیں۔ ہمیں ان پر اعتماد ہی نہیں ہے کیونکہ ابھی تفتیش ہوئی نہیں اور انھوں نے ہائی کورٹ سے اپنی bail application withdraw کر لی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا اس افسر سے کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہے کہ آپ نے دو دو board کیوں بنوائے؟ کیا اس سے پوچھنے کے لئے کوئی موجود نہیں ہے کہ وہ کون سے V.V.I.P لوگ تھے جن کی وجہ سے آپ نے ایک ریجن کی investigation دوسری ریجن میں بھجوا دی جبکہ اس طرح کی پہلے کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ اس Additional I.G کو یہاں بُلایا جائے اور اس سے یہ سب کچھ پوچھا جائے اور یہ investigation اس سے واپس لی جائے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم نیازی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جو case investigation میں ہوتا ہے اس میں مختلف مراحل پر مختلف قسم کی صورتحال سامنے آتی رہتی ہیں۔ انھوں نے خود ہی کہا کہ وہ ملزم اتنے بااثر ہیں کہ جب میں بڑے بڑے

پولیس آفیسرز کے پاس جاتا ہوں تو وہ وہاں پر coffee پی رہے ہوتے ہیں۔اگر تو یہ بات انھوں نے اپنی تقریر میں زور پیدا کرنے کے لئے اور ایک افسانوی انداز میں کی ہے تو مجھے انتہائی افسوس ہے۔اگر ہم اپنے اداروں کو اس طرح سے blame کریں گے، اپنے آفیسرز کو اس طرح سے blame کریں گے تو یہ مناسب نہیں ہے۔اب Additional I.G چودھری عبدالمجید صاحب جن کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں انھوں نے ان کے بارے میں نازیبالفظ بھی بولا ہے اس آدمی کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ He is an honest officer---

MR ALI HAIDER NOOR KHAN NIAZI: Sorry sir, I don't call him an honest officer.

وہ کسی طرح بھی ایماندار آفیسر نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):This is not the way to talk آپ بیٹھیں، میری بات سنیں۔دیکھیں بات یہ ہے کہ لوگوں کی reputation ہوتی ہے۔سیاست دانوں، businessmen اور آفیسرز کی ایک reputation ہوتی ہے جو کہ ان کے ساتھ attach ہوتی ہے۔ایک طرف آپ نے یہ کہا کہ وہ ملزم اتنے بااثر ہیں کہ جب میں بڑے بڑے پولیس آفیسرز کے پاس ان کے خلاف جاتا ہوں تو وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے چائے پی رہے ہوتے ہیں جس پر مجھے غصہ آتا ہے اور میرا خون کھولتا ہے۔ It may be possible اور میں کہتا ہوں کہ یقیناً ایسے ملزمان کے مقدمات دوسری رینج میں تبدیل ہونے چاہئیں کیونکہ ایسے ملزمان مقامی طور پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔دوسرا آپ کا یہ موقف ہے کہ ایک دفعہ بورڈ بنا اور اس نے اپنی رپورٹ دی لیکن بعد میں دوبارہ بورڈ تشکیل دیا گیا تو میں کہتا ہوں کہ ایک یا دو ماہ بعد کچھ ایسے circumstances سامنے آسکتے ہیں کہ جن کی بنیاد پر بورڈ اپنی رائے change کر سکتا ہے۔یہ بورڈ operational معاملات پر اپنی opinion دیتا ہے۔وہ کوئی judicial معاملات نہیں ہیں کہ ایک دفعہ فیصلہ ہو گیا تو اس کے بعد اس عدالت کا اس فیصلہ سے کوئی تعلق نہیں رہتا، بعد میں appellate stage میں جائے۔یہ operational معاملات ہیں۔

جناب سپیکر:اتنی لمبی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ نیازی صاحب کو کوئی وقت دیں اور اس Additional I.G کو بلوالیں۔ان کی آپس میں ملاقات کروادیں یا پھر یہ تفتیش تبدیل کروادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر یہ یہی چاہتے ہیں کہ تفتیش واپس ان کی rangeمیں آ جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، rangeتو کسی کی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! rangeسے مراد یہ ہے کہ فیصل آباد سے سرگودھا ریجن میں تفتیش آ جائے۔ اگر یہ ایسا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ باقاعدہ درخواست دے دیں۔ میں انھیں پورا یقین دلاتا ہوں کہ اس مقدمہ کی تفتیش ہم واپس اسی ضلع اور ریجن میں تبدیل کروا دیں گے۔ اصل میں Police Order, 2002کو اتنا زیادہ lengthy and complicatedکر دیا گیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس قسم کے معاملات جنم لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ نیازی صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! راناصاحب ماشاءاللہ وکیل بھی ہیں۔ ایک چیز circumstantial evidenceہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اب اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی۔ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس کو آپ Thursday تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کو pendingکرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر قانون صاحب نے آپ کو یقین دہانی کروادی ہے۔ آپ درخواست دیں وہ آپ کی تفتیش تبدیل کروا دیں گے۔ یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! کیا یہ آپ کی طرف سے یقین دہانی ہے؟

جناب سپیکر: ہم آپ کو وزیر قانون صاحب سے assuranceدلوا رہے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: چلیں، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان صاحب، سینئر وزیر راجہ ریاض صاحب اور قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر

234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

اسلام آباد میں اقوام متحدہ کی عمارت، جی ایچ کیو راولپنڈی پر دہشت گردی کے حملوں کی پرزور مذمت اور پاک فوج کے بہادر جوانوں کو زبردست خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:-

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان 9-اکتوبر 2009 کو پشاور کے خیبر بازار، 5-اکتوبر 2009 کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے عالمی پروگرام برائے خوراک کی عمارت اور ملک کے دیگر حصوں میں ہونے والی دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور ان واقعات میں ہونے والی ہلاکتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان ہلاک شدگان کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان 10-اکتوبر 2009 کو جی۔ایچ۔کیو راولپنڈی پر دہشت گردوں کے حملے کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کی جرأت کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے نہایت بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت سے اس حملے کو نہ صرف ناکام بنایا بلکہ انتہائی مختصر وقت میں درجنوں یرغمالی افراد کی قیمتی جانوں کے ساتھ اس ادارے کی ساکھ کو بھی بچا لیا۔ یہ ایوان جی۔ایچ۔کیو پر حملے میں شہید ہونے والے پاک فوج خصوصاً ایس۔ایس۔جی کے افسران اور اہلکاران کی جرات اور بہادری کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر پاک فوج اور ملک کی عزت و آبرو میں اضافہ کیا۔ یہ ایوان اس امر پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ ان شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشت گردوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے challenge کو قبول کرتے ہوئے پاک فوج، پولیس اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتی ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان 9-اکتوبر 2009 کو پشاور کے خیبر بازار، 5-اکتوبر 2009 کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے عالمی پروگرام برائے خوراک کی عمارت اور ملک کے دیگر حصوں میں ہونے والی دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ان واقعات میں ہونے والی ہلاکتوں پر اپنے

گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان ہلاک شدگان کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان 10-اکتوبر 2009 کو جی۔ایچ۔کیو راولپنڈی پر دہشت گردوں کے حملے کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کی جرأت کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے نہایت بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت سے اس حملے کو نہ صرف ناکام بنایا بلکہ انتہائی مختصر وقت میں درجنوں یرغمالی افراد کی قیمتی جانوں کے ساتھ اس ادارے کی ساکھ کو بھی بچالیا۔ یہ ایوان جی۔ایچ۔کیو پر حملے میں شہید ہونے والے پاک فوج خصوصاً ایس۔ایس۔جی کے افسران اور اہلکاران کی جرات اور بہادری کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر پاک فوج اور ملک کی عزت وآبرو میں اضافہ کیا۔ یہ ایوان اس امر پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ ان شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشت گردوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے challenge کو قبول کرتے ہوئے پاک فوج، پولیس اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتی ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان 9-اکتوبر 2009 کو پشاور کے خیبر بازار، 5-اکتوبر 2009 کو اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے عالمی پروگرام برائے خوراک کی عمارت اور ملک کے دیگر حصوں میں ہونے والی دہشت گردی کی حالیہ وارداتوں کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ان واقعات میں ہونے والی ہلاکتوں پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان ہلاک شدگان کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

یہ ایوان 10-اکتوبر 2009 کو جی۔ایچ۔کیو راولپنڈی پر دہشت گردوں کے حملے کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کی جرأت کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے نہایت بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت سے اس حملے

کو نہ صرف ناکام بنایا بلکہ انتہائی مختصر وقت میں درجنوں یرغمالی افراد کی قیمتی جانوں کے ساتھ اس ادارے کی ساکھ کو بھی بچالیا۔ یہ ایوان جی۔ایچ۔کیو پر حملے میں شہید ہونے والے پاک فوج خصوصاً ایس۔ایس۔جی کے افسران اور اہلکاران کی جرات اور بہادری کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر پاک فوج اور ملک کی عزت وآبرو میں اضافہ کیا۔ یہ ایوان اس امر پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ ان شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔
یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشت گردوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے challenge کو قبول کرتے ہوئے پاک فوج، پولیس اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتی ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان 7:25 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں اور یہ تحریک میجر (ر) عبدالرحمن رانا صاحب کی ہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اجازت ہے؟
جناب سپیکر: کس چیز کی؟
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کو بھی معلوم ہے کہ کس چیز کی اجازت لے رہا ہوں۔ اگر آپ عنایت کر دیں کیونکہ میں آج چار بجے سے کوشش کر رہا ہوں کہ آپ سے تھوڑا سا وقت لے لوں کیونکہ آپ مہربانی کرتے ہیں اور گٹر کے ڈھکنوں پر پچیس منٹ تک بحث ہوتی ہے تو مجھے بھی دو چار منٹ دے دیں۔
جناب سپیکر: شیخ صاحب! تحریک استحقاق ختم ہوگی تو اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اسی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری کوئی اپنی تحریک استحقاق نہیں ہے لیکن میں آپ کی اجازت سے، جس میں آپ کا، میرا اور اس پورے ایوان کا مسئلہ ہے کیونکہ میری کوئی تحریک پچھلے tenure میں تھی اور نہ ابھی تک آئی ہے اور نہ ہی انشاءاللہ آئے گی لیکن میں آپ سے صرف پانچ منٹ مانگتا ہوں اور گھڑی دیکھ کر مجھے پانچ منٹ دے دیں۔ اجازت ہے؟

جناب سپیکر: میں تحریک استحقاق کے لئے پکار چکا ہوں اس لئے اس کے بعد آپ وقت لے لیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 28 ہے جو کہ پہلے پیش ہو چکی ہے اور آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

نشان زدہ سوال نمبر 558 کے غلط جواب کی فراہمی

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے جس میں محکمہ کے کچھ افسران کے ساتھ میجر صاحب کی بیٹھ کر کوئی بات بھی ہوئی تھی اور انہوں نے غالباً visit بھی کرنا تھا تو میں اس جواب کی کاپی انہیں فراہم کر دیتا ہوں۔ یہ اسے دیکھ لیں اور اگر یہ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر اس میں انہیں کوئی اعتراض ہے اور یہ مزید کوئی بہتری چاہتے ہیں تو اس بارے میں بھی محکمہ سے کہہ دیا جائے گا کیونکہ اس روڈ کے حوالے سے لوگوں کے ریلیف کے لئے یہ جو چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا کام ہے کہ اگر اس میں جتنی بھی بہتری ہو جائے تو یہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ میجر صاحب اس کو پڑھ کر دیکھ لیں۔۔۔۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اگر یہ جواب پڑھ کر سنا دیں تو یہ زیادہ مناسب ہو گا تاکہ اس پر مزید کوئی ممبر بات کرنا چاہیں تو کر لیں کیونکہ اس روڈ سے میں ہی اکیلا ایم پی اے affected نہیں بلکہ اس سڑک پر پورے جنوبی پنجاب یا اوپر سے جھنگ اور میانوالی کی طرف سے ایم پی ایز آتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے affected ہیں۔ صرف ایم پی اے ہی نہیں بلکہ سارے لوگ affected ہیں۔ میں اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس issue کو بار بار پیش کرتے ہوئے اب مجھے خود محسوس ہو رہا ہے اور باہر کے لوگ بھی اب مجھ سے کہتے ہیں کہ تمہارے پاس سوائے اس کے اور کوئی چیز نہیں ہے؟ یہ مسئلہ سرے سے لگ ہی نہیں رہا ہے۔ ڈیڑھ سال کے اندر کوئی چار کمیٹیاں بنیں، CMIT کو بھیجی گئی اس کی

رپورٹ پیش نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ایک کمیٹی بنی جس کے انچارج چیف انجینئر رانا غوث صاحب تھے اب وہ ریٹائر ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ کمیٹی بھی لے گئے اور کمیٹی کی proceeding بھی ساتھ چلی گئی۔ اب ایک اور کمیٹی بنی جس نے ایک مہینے کے بعد اپنی رپورٹ اسمبلی میں دینی تھی۔ ایک مہینے کے بعد میں محکمے میں گیا تو انہوں نے مجھے ایک رپورٹ دکھائی جو بہت مضحکہ خیز تھی اور اس میں الٹا انہوں نے کہا کہ LEFCO مظلوم ہے اور یہ تمام ظالم ہیں جو اس کے خلاف تحریکیں پیش کر رہے ہیں۔

میری گزارش یہ ہے کہ جب تک ہم اسمبلی کو empower نہیں کرتے، جب تک ہم سارے ممبران کو empower نہیں کرتے، جب تک ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کو empower نہیں کرتے اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اگر آج استحقاق کمیٹی موجود ہوتی تو میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ بہت دیر کا حل ہو چکا ہوتا، اگر C&W کی کمیٹی موجود ہوتی تو یہ مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔ ازراہ مہربانی اس مسئلے کو حل کرتے وقت اس کی root cause بھی دیکھئے کہ یہ اتنا لمبا کیوں چلتا ہے؟ لاکھوں لوگوں کی relief کا مسئلہ ہے اور ہم ڈیڑھ سال سے اس پر صرف debate کر رہے ہیں، رپورٹ منگوا رہے ہیں، رپورٹ آ رہی ہے، رپورٹ جا رہی ہے۔ سیدھی سیدھی بات ہے کہ اس agreement کو اسمبلی اور آپ کی چیئر null and void قرار دے کیونکہ یہ Constitution کے خلاف ہے۔ Agreement میں لکھا ہوا ہے کہ arbitration ہو گی۔ کیوں نہیں ایک کمیٹی بنتی چاہئے جو ان کی پارٹی کے ساتھ arbitration کرائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو، یہ کمیٹیوں سے گزارا نہیں چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! وہ مطمئن نہیں ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تو اسی لئے کہا تھا کہ یہ جواب پڑھ لیں تاکہ ان کی تقریر سے ہم محفوظ رہیں۔ اگر انہوں نے یہی تقریر کرنی تھی تو پھر میں ہی پہلے جواب پڑھ دیتا۔ انہوں نے جو تحریک استحقاق میں بیان فرمایا ہے میں پہلے وہ تھوڑا سا حصہ پڑھ دوں تاکہ جواب کی relevancy اس سے ثابت ہو جائے۔ اب اس میں کبھی یہ معاہدے پر چلے جاتے ہیں، کبھی یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اختیارات پر چلے جاتے ہیں، کبھی یہ آپ سے کہتے ہیں کہ پنجاب حکومت نے سڑک کی تعمیر کے لئے کسی کمپنی سے جو معاہدہ کیا ہے آپ اس کو cancel کر دیں۔ اگر اس طرح ہو گا تو آپ مجھے بتائیں یا یہ مجھے سمجھائیں کہ پھر کس طرح سے معاملات چلیں گے؟ اگر حکومت کو جو اختیار Constitution یا یہ ایوان دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے executive فیصلے کرے اور بعد میں ہم یہاں بیٹھ کر اس کو cancel کرنا شروع کر دیں تو معاملات کیسے چلیں گے؟ ان کی تحریک استحقاق میں بہت

واضح طور پر پوچھا گیا ہے کہ سڑک کی تعمیر کے لئے کل کتنی کمپنیوں نے ٹینڈر جمع کروائے؟اس کا جواب جان بوجھ کر نہیں دیا گیا۔اب جو جواب ہے اس میں تقریباً 7 کمپنیوں کے نام ہیں جن کو ٹینڈر دیا گیا ہے۔ پھر یہ فرماتے ہیں کہ اس سڑک پر toll tax جمع کرنے والی کمپنی اور ٹھیکے کا طریق کار پوچھا گیا تو اس کا جواب نہ دیا گیا ہے۔ مزید پوچھا گیا تھا کہ ٹھیکہ میں کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا تو اس کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ کمپنیوں نے 29 ماہ کی مدت میں project مکمل کر لیا جبکہ یہ project بہت دیر بعد مکمل ہوا۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ toll tax کی منظور شدہ شرح سڑک کے استعمال پر منحصر ہے، یہ سراسر غلط ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ جواب نہیں دیا گیا تھا، وہ جواب ان کی تحریر کے بعد زیادہ مفصل اور واضح طور پر دے دیا گیا ہے۔ اب ان کا یہ کہنا کہ ان کی اطلاعات غلط ہیں تو اب اس کے لئے کوئی اور طریق کار نہیں ہے کہ جو محکمہ ایوان میں اس assurance کے ساتھ کہ جناب! یہ ہمارا ریکارڈ ہے اس کے مطابق ہم جواب دے رہے ہیں اگر اس کو یہ درست تسلیم نہیں کرتے تو ان کے پاس اب کیا evidence ہے؟ وہ evidences آپ کے سامنے لے آئیں یا مجھے دکھا دیں تاکہ اس کے مطابق محکمے سے پوچھا جا سکے۔ باقی وہ information جو انہوں نے پہلے کہا تھا کہ وہ نہیں دی گئی وہ تمام information اس جواب میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! ایک تو آپ نے یہ کہا کہ C&W کی کمیٹی بھی نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہ تو بن چکی ہے اور اس کا چیئرمین بھی ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمن رانا: پھر اس کمیٹی کے پاس یہ مسئلہ جانا چاہئے نئی کمیٹیاں کیوں بن رہی ہیں؟ اگر C&W کی کمیٹی موجود ہے تو پھر یہ مسئلہ C&W کی کمیٹی کو refer کیجئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ شاید یہ میری کمزوری ہے کہ میں لاء منسٹر کو سمجھا نہیں سکا یا ہم اس مسئلے کو اتنا serious نہیں لے رہے ہیں۔ صرف یہی تحریک نہیں ہے بلکہ ایسی چار تحاریک استحقاق کمیٹی میں پیش ہیں جو اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔ اس مسئلے کی بنیاد ہی اس وقت کھڑی ہوئی تھی جب یہ کہا گیا تھا کہ اس agreement میں اسمبلی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ legislation کرے۔ اس سے یہ جھگڑا کھڑا ہوا تھا اور چیزیں آگے چلتی گئیں۔ آگے مسائل در مسائل نکلتے گئے۔ اب انہوں نے کہا کہ انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اسمبلی کا کسی کو خوف نہیں ہے، لگاتار غلط جواب دیا جا رہا ہے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ میں ثبوت پیش کروں، ثبوت تو زمین پر موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سڑک کے استعمال کے مطابق toll tax لیتے ہیں۔

جناب والا! شاہ کوٹ سے ایک آدمی نکلتا ہے وہ دو کلومیٹر پر toll plaza cross کرتا ہے اس سے 25 روپے لئے جاتے ہیں۔ اس کا اور کیا ثبوت چاہئے، یہ کیوں بات کو لمبا کیا جا رہا ہے اور بات کو لٹکایا جا رہا ہے؟ ڈیپارٹمنٹ بار بار جواب دے رہا ہے کہ سڑک کے استعمال کے مطابق toll tax لیا جاتا ہے۔ سڑک کے استعمال کا مطلب یہ ہے کہ میں اگر 4 کلومیٹر سڑک استعمال کرتا ہوں اور 51 پیسے فی کلومیٹر اس کا ریٹ ہے تو مجھ سے 2 روپے لئے جائیں۔ مجھ سے 25 روپے کیوں لئے جاتے ہیں؟ اس کا ثبوت کیا میں نے دینا ہے، اس کا ثبوت سڑک پر بورڈ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ اتنے بڑے بڑے 12,12 فٹ کے نوٹس بورڈ لگے ہوئے ہیں جہاں انہوں نے اپنا toll tax لکھا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں وہ 29 ماہ میں مکمل ہوئی ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں آج بھی اس project کو 6 سال ہو گئے ہیں، agreement کے مطابق اس toll tax کے عوض انہوں نے جو سہولتیں دینی تھیں وہ ہمیں آج تک مہیا نہیں ہیں۔ جب تک تمام سہولتیں agreement کے مطابق مہیا نہ کر دی جائیں کیا project مکمل ہو جاتا ہے؟ آج ہی یہ ثابت کر دیں تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔ بات یہ ہے کہ مجھے ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے میں تو ایک چیز سامنے لا رہا ہوں کہ یہ مسئلہ ہے اور اس مسئلے کا حل ڈیپارٹمنٹ کو نکالنا چاہئے لیکن ڈیپارٹمنٹ seriously نہیں لے رہا ہے۔ اس کے لئے سوچنا پڑے گا کہ اسمبلی کا کیا اختیار ہے؟ میں نے اس لئے بات کی ہے میں نے کوئی چیز گڑبڑ نہیں کی ہے۔ میں کوئی تقریر نہیں کرتا میں نے پہلے دن بھی کہا تھا کہ یہ مسئلہ میرے حلقے کے لوگوں اور لاکھوں commuters کی آواز ہے۔ یہ میری تقریر نہیں ہے جس کو لاء منسٹر صاحب بار بار تقریر کا نام دے کر بٹھا دیتے ہیں اور خاموش کرا دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ میرا خیال ہے کہ انہی کی وجہ سے ڈیڑھ سال لمبا ہوا ہے ورنہ یہ مسئلہ چھ ماہ کے اندر حل ہو جانا چاہئے تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے محکمے کے سیکرٹری صاحبان کو ان کے ساتھ تین مرتبہ بٹھایا ہے۔ ان کو ان کی بات سمجھ آتی ہے اور نہ انہیں ان کی بات سمجھ آتی ہے۔ میں نے تین مرتبہ ان کو اپنے آفس میں دو، دو تین تین گھنٹے بٹھایا ہے۔ یہ بات یہ خود سمجھتے ہوں گے کہ موٹروے یا نیشنل ہائی وے پر ایک toll plaza سے دوسرے toll plaza تک جو فاصلہ ہے اس فاصلے کے مطابق ہر گاڑی سے toll tax لیتے ہیں۔ اب یا تو ہر گاڑی میں میٹر لگا ہوا ہو یا انہوں نے اگر لگوایا ہے تو وہ گاڑی بتائے کہ وہ کہاں سے شروع ہوئی اور toll plaza پر پہنچی۔ ایک آدمی یہاں سے چلے اور

toll plaza پر پہنچے اور ایک آدمی ایک میل پہلے چلے اور toll plaza پر پہنچے۔ اس قسم کا کوئی سسٹم اب تک موٹروے پر ہے اور نہ ہی نیشنل ہائی وے پر ہے کہ اس بات کو جانچا جاسکے کہ یہ جو گاڑی آئی ہے اس نے toll plaza سے toll plaza تک کا سفر کیا ہے یا اس نے دو میل کا سفر کیا ہے جیسے یہ مثال دے رہے تھے۔ اب جو معاملہ ہے میں آپ کو یہ پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ پانچ سال تک مسئلہ حل نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اب بات ختم کرتے ہیں اور آپ کا یہ معاملہ C&W کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ابھی تک تو C&W کے چیئرمین کا الیکشن نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: پھر یہ Privilege Committee کے سپرد کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ابھی Privilege Committee کا الیکشن نہیں ہوا اور operational نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ .It is operational لغاری صاحب! وہ operational ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ذرا میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس معزز ہاؤس نے جب یہ ایوان شروع ہوا تھا ایک Select Committee بنائی تھی اور اس ایوان کے ممبران کی مہربانی تھی کہ میں اس سپیشل کمیٹی کا چیئرمین تھا۔ اس کمیٹی کے اندر یہ معاملہ کئی ماہ تک زیر بحث رہا۔ اس ایوان کی کمیٹی نے یہ معاملہ CMIT کو refer کیا on two counts, on contractual obligation and on operational obligation. یہاں جو معاملہ ہے، رانا صاحب کی بات صحیح ہے کہ یہ معاملہ پانچ چھ سال تک بھی حل نہیں ہو گا کیونکہ جو ٹھیکیدار ہے وہ اتنا strong اور اتنا ڈھیٹ ہے کہ وہ نہ اس اسمبلی کی writ کو مانتا ہے اور نہ حکومت پنجاب کی writ کو مانتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ contract جو حکومت پنجاب کے ساتھ sign ہوا ہے اس کو کوئی عدالت بھی interpret نہیں کر سکتی اور یہ کسی عدالت میں بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ violation of contract دن دہاڑے ہو رہی ہیں۔ رانا صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ ہم سب حقیقتاً اس ٹھیکیدار کے سامنے بے بس ہیں۔

جناب سپیکر: جب آپ کو اس کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا تھا تو آپ کے پاس یہ معاملہ take up نہیں ہوا؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس معاملے پر ruling دی گئی اور اس معاملہ کو CMIT کے پاس refer کیا گیا کہ ایک مہینہ میں CMIT اس کی inspection کر کے on operational grounds, on construction obligations report اس ایوان کو دے گی، ڈیڑھ دو مہینے کی جدوجہد کے بعد انہوں نے contract کی کاپی ہمیں دی پہلے تو وہ contract کی کاپی ہمیں نہیں دے رہے تھے لیکن CMIT نے آج تک اس کی رپورٹ نہیں دی۔ یہ ٹھیکیدار اتنا strong ہے کہ اس نے اس کمیٹی کی ruling کو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ violate کیا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! یہ معاملہ میری تحریک کا حصہ ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اب آپ کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو بنی ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! اس کمیٹی کو پیدا کریں اور بنائیں تو سہی۔

جناب سپیکر: اس کے ممبرز موجود ہیں اور وہ اپنا چیئرمین بنائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! الیکشن آپ نے کروانا ہے یا کمیٹی نے کروانا ہے۔ یہ آپ نے آرڈر دینا ہے۔

جناب سپیکر: وہ الیکشن جلدی کروا رہے ہیں اور ہم یہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں وہ اس کو take up کرے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ایسی چار تحریکیں میری وہاں پر پیش ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں ان کی بات سن رہا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ڈیڑھ سال ہو گیا ہے آپ نے مجھے چپ کر کے بٹھائے رکھا، مجھے بات کر لینے دیں۔ میں نے اس تحریک کے اندر سوال کیا تھا کہ FWO,60 percent shareholder ہے اور اس کے پیسے کو ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ یہ private پیسا ہے۔ میں نے سوال

کیا تھا کہ یہ بتایا جائے کہ یہ پرائیوٹ پیسا ہے یا سرکاری پیسا ہے ؟ اب اس کا بھی ثبوت رانا صاحب مجھ سے مانگیں تو میرا خیال ہے زیادتی ہے کیونکہ ان کو خود پتا ہے کہ FWO سرکاری ادارہ ہے گورنمنٹ کا پیسا پرائیویٹ کمپنی میں لگایا گیا ہے تو کس قانون کے تحت لگایا گیا ہے ؟ اس کے بعد رانا صاحب نے مجھے کہا کہ میں نے تین دفعہ اس کو افسران کے ساتھ بٹھایا اور جب افسران میرے ساتھ بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ساڈی جان چھوڑو ساڈے کولوں تاں کنپٹی تے بندوق رکھ کے دستخط کرائے گئے سن، جو اس وقت کے C&W کے سیکرٹری ہیں آپ ان کو کمیٹی کے اندر بلائیں اور پوچھیں کہ اس agreement پر دستخط کیسے ہوئے تھے ؟ وہ تو بات سننے کو تیار نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے اگر وہ افسران اور ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہوتے تو آج یہ حالات پیدا ہوتے اور نہ ہی آج یہ situation پیدا ہوتی۔ اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ ہماری کمزوری کا عالم یہ ہے کہ اس سے اگلے دن انہوں نے ہماری ٹریفک گزرنے کا جو بائی پاس بنا ہوا تھا اس پر اپنی گاڑی لا کر کھڑی کر دی اور سڑک بند کر دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ ادھر سے نہیں گزر سکتے آپ ٹول پلازہ سے گزر سکتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی یا پورا ہال ڈیڑھ سال سے اسمبلی کے اندر چیخ چلا رہا ہے جو پنجاب میں سب سے بڑا فورم ہے اور ہاؤس کے اندر بھی ہمارا کچھ نہیں ہو رہا تو پھر انہوں نے تو دندنانا ہے اور انہوں نے پھر ہمارا اگلا دبانا ہے تو کیوں نہ ہم اسے خود ہی پیشکش کریں کہ ہم ہار گئے ہیں آپ جیت گئے ہیں اور ہم حاضر ہیں کرو جو کرتے ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا تھا کہ اس وقت تقریباً گیارہ کمیٹیاں ہیں جن کے الیکشن ہونا باقی ہیں تو کل بھی اس بارے میں بات ہوئی تھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی بات کی تھی تو جب اجلاس ہو رہا ہو تو اس میں کسی کمیٹی کے اجلاس کو بلانے کے لئے سپیکر کی special permission کی ضرورت ہوتی ہے تو میں آپ سے چاہوں گا کہ اس سلسلے میں permission فرما دیں۔ ہم نے باقی جو کام ہے وہ سارا مکمل کر لیا ہے اور within one week انشاءاللہ ان تمام کمیٹیوں کے الیکشن ہو جائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے ان کو اجلاس بلانے کی اجازت دی ہے ؟

جناب سپیکر: کس کو ؟

جناب محمد محسن خان لغاری: منسٹر صاحب نے جو کمیٹیوں کے اجلاس بلانے کی اجازت مانگی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ میرا خیال ہے کہ بولنے کا موقع بھی نہیں دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ان کو allow کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں کس کی طرف بات کر رہا ہوں، میں نے ان کو allow نہیں کیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شاہ صاحب کو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، شاہ صاحب کو میں نے ابھی allow نہیں کیا۔ میں ان کی بات بعد میں سنتا ہوں پہلے میں بول رہا ہوں اور آپ میری بات سن لیں۔ جی، رانا صاحب آپ کو یہ ٹائم دیا جاتا ہے تو آپ مہربانی کریں اور ان کمیٹیوں کے الیکشن جلد از جلد مکمل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انشاللہ تعالیٰ within one week ان تمام کمیٹیوں کا اجلاس بلا کر الیکشن کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب آپ کی اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔ جی، شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب سیشن میں یہ بات ہوئی تھی تو رانا صاحب نے ایک ہفتہ کا ٹائم دیا تھا۔ اب پھر ایک ہفتہ کا ٹائم لے رہے ہیں، تو یہ سیشن جب گزر جاتا ہے تو یہ پکڑائی دیتے ہیں اور نہ ہی بات ہو سکتی ہے۔ اب اس سیشن کے دوران ہی ایک ہفتہ میں ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، لکھ لیں کہ ایک ہفتہ کی بات، بس نوٹ کر لیں ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر یہ بات خود وہ اپنی زبان سے کہہ دیں کیونکہ انہوں نے ایک ہفتہ کا کہا ہے اور ہفتہ کا ہی ٹائم ہر بات پر لیتے ہیں تو یہ ذرا مہربانی فرمادیں کہ وہ ہفتہ یہی ہفتہ ہے جو جا رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، یہی ہفتہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے۔ جی، next ہے سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ان کی بات ذرا سن لیجئے یہ تحریک استحقاق کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ راناصاحب! ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو میرا پچھلا tenure تھا اور یہ جو ہے اس میں میرا اور آپ کا تو بڑا تجربہ ہے اکثر یہ دیکھا ہو گا کہ average پچیس سے تیس تحاریک استحقاق معزز ممبران کی آتی ہیں اور یہاں جب کوئی ممبر Privilege Motion Move کرتا ہے تو سوائے دو چار جو اس کے قریبی ساتھی ہیں ان کے علاوہ یہ ایوان اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتا اور نتیجہ یہ ہے کہ جب مہینوں اجلاس نہیں ہوتے اور آپ جب مہربانی کرتے ہیں اور Privilege Motion floor پر آتی ہے تو آپ اس پر بہت مہربانی کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں لیکن کچھ ground realities ایسی ہیں جو میں آج آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ جب کوئی ممبر Privilege Motion move کرتا ہے تو وہ انتہائی مجبور ہوتا ہے اس کا چاہے کسی پارٹی سے بھی تعلق ہو، سب سے پہلے یہ بات ہے کہ اس کے اندر پورے ایوان کو اس کا ساتھ دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دوسری بات یہ ہے کہ جب اس کو Privilege Motion move کرنے کی بے چارے پر مصیبت آتی ہے تو اس سرکاری ملازم کو فوری طور پر within 24 hours یہ اطلاع ہونی چاہئے اور آپ کو section 74 کے تحت اختیار ہے کہ آپ preliminary hearing chamber میں لیں، یہاں مہینوں انتظار ہوتا ہے اور آپ hearing لے کر، اگر موجود نہیں ہوتے۔ میری بات سن لیجئے، اس میں پورے ایوان اور آپ کا اپنا استحقاق مجروح ہوتا ہے کیونکہ آپ بھی اس ایوان سے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ جب اس آدمی کو پتا لگتا ہے پہلے تو وہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ میں اس معزز ممبر کا جان بوجھ کر نام نہیں لے رہا، جس کو سن کر مجھے پچھلے اجلاس میں تکلیف ہوئی تھی پھر میں نے اس پر غور کیا، میں نے آپ کو بھی اس سلسلے میں تکلیف دی تھی اور چیمبر میں حاضر ہوا تھا۔ اس ممبر نے یہاں floor پر یہ کہا تھا کہ اس نے ایک پولیس انسپکٹر کے خلاف Privilege Motion move کی، چھ مہینے ہو گئے کچھ نہیں بنا اور اس نے اس کے گھر جا کر صلح کر لی اور مٹھائی کا ڈبہ بھی لے گیا۔ اگر ایم پی ایز کے یہ حالات رہے تو پھر تو کام ہو گیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ آج اس پر ruling دیں۔ میں آپ کو سیکشن پڑھ کر سناتا ہوں، آپ کے پاس اختیارات ہیں کہ آپ کو فیکس کے ذریعے بھی جب کوئی Privilege Motion موصول ہو، آپ اگر لاہور میں ہیں یا اگر آپ پاکستان میں نہیں ہیں تو ڈپٹی سپیکر یا آپ کا nominated آدمی یہ کام کرے اس سرکاری ملازم کو اطلاع دی جائے کہ Look here Mr. There is a privilege

motion against you. Explain your position within 24 hours.لوگوں کو کچھ احساس ہو کہ وہ ایک ایم پی اے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ سرکاری ٹیلیفون سے سرکاری ملازمین کو خواب سے بھی اٹھایا جا سکتا ہے لیکن خدا کی قسم یقین کریں کہ جب میرا آپریٹر اس کو پرائیویٹ نمبر سے فون ملاتا ہے اور مجھے پتا ہوتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور ڈپٹی سیکرٹری levelکا بندہ یہ کہتا ہے کہ بول دو میں میٹنگ میں گیا ہوا ہوں، میں اُدھر گیا ہوا ہوں تو سوچیں اس وقت ایک ایم پی اے کے دل پر کیا گزرتی ہے اور الحمد للہ! زیادہ تر ایم پی ایز کو کسی کو کوئی ذاتی کام نہیں ہوتا یہ حلقے کے مسائل ہیں۔ جب تک میں سیاست میں نہیں تھا خدا کی قسم، خدا کی قسم گیم بھی کرتا تھا، جم خانہ بھی جاتا تھا سب جگہ پھرتا تھا، آج گیارہ بجے رات کو آتا ہوں لیکن ہمارے ساتھ جو بیوروکریسی کر رہی ہے اگر آج آپ نے مجھے اس پر rulingنہ دی تو یہ بہت بڑا ظلم ہو گا میں آپ کو سُنا دیتا ہوں اور پھر آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

> **Rule-74:** Notwithstanding anything contained in this rule, the Speaker may after any question of privilege to the Committee on Privileges for examination and report.

آپ اپنے طور پر rulingدے سکتے ہیں اگر اجلاس نہیں بھی ہو رہا تو بھی دے سکتے ہیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں اور میں کچھ نہیں چاہتا کہ جس ممبر کی Privilege Motion through fax بھی آپ کے پاس آئے آپ ایک deterrentکے طور پر اس کو messageدیں کہ میرے پاس motionآئی ہے تم آ جاؤ، میں تمھیں سُننا چاہتا ہوں۔ اب آپ کیا کریں گے؟ اگر کمیٹی موجود ہے تو آپ اس کو direct بھیج دیں، نہیں، تو اس کو سُن لیں۔ فیصلہ جس دن اجلاس ہو آپ اس دن سنائیں لیکن کچھ تو ان کا بندوبست کریں۔ میں آپ کو ایک اور تکلیف دہ بات بتاؤں، ہم سب ووٹ لے کر آئے ہیں۔ نہ تو میں نے فرشتوں سے ووٹ لئے ہیں، نہ آپ نے اور نہ منسٹرز نے لیکن پتا نہیں کیا ہوتا ہے یہی ہمارے دوست جب منسٹر بن جاتے ہیں تو چیف منسٹر ہاؤس کے کہنے پر اور خدا کی قسم میں تیسری دفعہ قسم کھا رہا ہوں میرے حلقے کے مسائل ہوتے ہیں۔ منسٹر صاحب فون پر ہی نہیں آتے تو بے چارہ ہمارا بیوروکریٹ ہمارے لئے کیا کرے گا؟ میں یہ چاہتا ہوں کہ صرف آپ ایک مہربانی کر دیں کہ ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم آپ کو direct faxکریں آپ اس پر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر concerned officialکو کہیں کہ look here Mr اس کا جواب چاہئے تاکہ لوگوں کو کچھ تو احساس ہو۔ لوگ آتے ہی نہیں ہیں،

میرا کوئی ذاتی تعلق نہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میری privilege motion میری زندگی میں کبھی آئے گی بھی نہیں۔ میں کبھی بھی نہیں چاہوں گا کہ میری privilege motion آئے لیکن میں اپنے بھائیوں کی بے بسی اور یہاں یہ خواتین بے چاری جس طریقے سے بات کرتی ہیں میں قطعاً وہاں سے لے کر یہاں تک کبھی کسی کی کوئی بات نہیں کرتا، میں صرف 371 ممبران کی ایک جنرل بات کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے ان کی عزت و وقار کے لئے کچھ کر دیں۔ Thank you.

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ نے ان کی بات سن لی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے محترم شیخ صاحب کی ساری روداد سنی ہے اب میں شیخ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کروں گا یعنی کہ وہ ایک اور لمبا چکر ممبران کو دینا چاہتے ہیں۔ اب تو یہ ہے نا کہ ممبر سیکرٹریٹ میں اپنی Privilege Motion جمع کرواتے ہیں اور اس کو جمع کروانے کے بعد وہ process ہونا شروع ہو جاتی ہے اور within no time اگر زیادہ نہیں تو کم از کم وہ اس official کو چلی جاتی ہے کہ وہ جواب دے لیکن یہ جو حوالہ دے رہے ہیں کہ:

> Notwithstanding anything contained in this rule, the Speaker may after any question of Privilege to the Committee on privileges for examination and report.

اب اس examination میں یہ بات نہیں آتی جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو بھیجیں اور اس سے جواب مانگیں۔ اب investigation میں بھی یہ بات نہیں آتی and report یعنی وہ آپ privilege committee کو بھیجیں گے جو پہلے اس کو examine کرے گی کہ وہ privilege motion ہے یا نہیں بنتی۔ پھر اس کو وہ investigate کریں گے اور پھر اس کے بعد اس کو رپورٹ کریں گے پھر اس کے بعد وہ مرحلہ شروع ہوگا جو انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ اس کو فیکس کریں اور اس official کو پتا چلے کہ میرے خلاف privilege motion آ گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ محترم شیخ صاحب نے جو تقریر ان کے پاس جمع تھی اس کو بس پڑھا ہے اور پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ بس اس پر اس کو فارغ کر دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بحث والی کوئی بات نہیں ہے۔ شیخ صاحب اور اس ایوان میں جو دو چار ممبران بیٹھے ہیں جن معاملات سے یا جن حالات سے دو چار ہیں آپ کے بھی علم میں ہے کہ ہم ان سے دس گنا برے حالات سے دو چار ہیں۔ آج وہ جیسے کہتے ہیں کہ "بدترین جمہوریت بہترین آمریت سے بہتر ہوتی ہے" آج بہر حال ایک جمہوری حکومت ہے میں یہ پورے دعوے سے کہتا ہوں

کہ آج وہ حالات نہیں ہیں جو پچھلے پانچ سال میں یا اس سے پہلے آمریت کے ادوار میں گزرے ہیں ۔میں اس معاملہ پر ان کو بالکل oppose نہیں کرتا انہوں نے جو بات کی ہے میں نے بھی آپ کے سامنے پڑھی ہے اور اس میں کوئی بات میں اپنے سے نہیں کرتا کہ :

Question of privilege to the Committee on Privileges for examination and report.

اگر اس میں سے وہ مطلب نکلتا ہے جو شیخ صاحب کہتے ہیں تو مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس سے وہ مقصد حل نہیں ہوتا۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج اس پر بحث نہ کی جائے۔آپ کی بہت مہربانی۔آپ اس کا جواب نہ دیں۔آپ، میں اور لاء منسٹر صاحب کل سیشن کے بعد بیٹھیں گے،آپ کو مطمئن کریں گے اور اس کے بعد اگر آپ پھر بھی چاہیں گے کہ میں ruling دوں تو پھر میں یقیناً دے دوں گا۔بس آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، آپ میری پوری بات سُنیں۔ایک منٹ کے لئے بات کر لینے دیجئے۔دیکھیں! ایک تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ رانا صاحب میرے لئے بہت محترم ہیں۔جتنی کمیٹیوں میں انہوں نے مجھے بلایا ہے میں گیا ہوں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی کوشش کے باوجود آج تک رزلٹ nil ہے۔ہم تو حج کا ایک حاجی نہیں بھیج سکے، ہماری کمیٹیاں کیا اور ہم کیا ہیں؟ باقی انہوں نے مجھے جتنی کمیٹیوں میں بلایا ہے آپ ان سے پوچھ لیں میں گیا ہوں اور انہوں نے بھی کوشش کر کے دیکھ لیا ہے۔آج میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ صرف اپنا یہ اختیار استعمال کر لیں۔رانا صاحب یہاں تک تو مجھ سے متفق ہیں کہ جب کسی کی privilege motion آپ کے پاس آئے آپ اس کو کمیٹی کو دے دیں اگر کمیٹی زندہ ہے تو، نہیں تو آپ اس concerned official کو کہہ دیں۔ دوسری بات میں آج آپ کو بتاؤں یہ ہمارے میجر صاحب ڈیڑھ سال سے جس پر بات کر رہے ہیں، رانا ثناء اللہ صاحب اچھے وکیل ہیں ان کو پتا ہے کہ اصل بات کیا ہے اور وہ ہاؤس میں نہیں بتا رہے، آپ کو بھی نہیں بتا رہے۔

جناب سپیکر: اس بات کو آپ چھوڑیں۔

شیخ علاؤالدین: نہیں جناب! نہیں۔میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: وہ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ شیخ صاحب! وہ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ رانا صاحب ہر بات کو بس کہتے ہیں کہ status quo ہو جائے۔ وہ جس کنٹریکٹ پر بول رہے ہیں وہ واقعی عوام کے ساتھ بہت ظلم ہے لیکن وہ under the Contract Law Estoppel ہے وہ اس کا اقرار کریں۔ نمبر دو یہ کہ گورنمنٹ writ میں 199 کے تحت کیوں نہیں جا سکتی؟ اور اس میں arbitration ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ وہ جس کے ساتھ اس کا کنٹریکٹ ہے وہ نہیں آئے گا۔ میں نے بس آپ کو اس ایوان میں حالات بتانے تھے۔ میرا ضمیر مطمئن ہے آپ اپنے اختیارات استعمال نہیں کریں گے تو تاریخ میں آپ کا نام اسی طرح آئے گا اور اگر آپ ہم سب کی بہتری کے لئے اپنے اختیارات استعمال کریں گے تو آپ بھی خلیفہ شجاع الدین کہلائیں گے۔ Thank you sir

جناب سپیکر: تو پھر اس بات پر آپ مطمئن نہیں ہیں کہ کل ہم آپ کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے ساتھ ہر طرح سے مطمئن ہوں۔ جب آپ مجھے ٹیلیفون پر بھی کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ میرے لئے بہت قابل احترام ہوتا ہے not as an MPA or Speaker میں اس رانا اقبال کو جانتا ہوں جو چالیس سال پہلے میرے ساتھ تھا اور اس وجہ سے میں آپ کی قدر کرتا ہوں۔ ورنہ You know me کہ میں کیسا ہوں، پتا نہیں میں کیا ہوں، کیا نہیں ہوں۔ میں آپ کی اس لئے قدر کرتا ہوں Thank you sir

معزز اراکین: بطور سپیکر کیوں نہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، کوئی بات نہیں۔ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ میرے خیال میں کل ہم ان کے ساتھ میٹنگ رکھتے ہیں۔ رانا صاحب! کل اجلاس کے بعد ہم آدھا گھنٹہ ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور اس معاملے کو طے کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آدھ گھنٹہ تو یہی بولیں گے اس لئے آپ ٹائم بڑھا دیں چونکہ کم از کم تین چار گھنٹے بیٹھنا پڑے گا۔ پھر جا کر کوئی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں، مسئلہ طے ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب! تحریک التوائے کار کے ذریعے لیکویڈیشن بورڈ میں properties کی نیلامی کے متعلق معاملہ ایوان میں لائے تھے۔وہ بالکل جائز معاملہ تھا میں نے باقاعدہ طور پر لیکویڈیشن بورڈ کے چیئرمین کو بلایا تھا اور وہ ان کے ساتھ بیٹھے۔ انھوں نے خود کئی مرتبہ یہ تسلیم کیا ہے کہ میری تحریک التوائے کار پیش کرنے اور آپ کا اس کمیٹی میں دلچسپی لینے سے بہت بڑا معاملہ ہوا۔اس سے نہ صرف حکومت کو بلکہ عام لوگوں کو بھی فائدہ ہوا ہے۔ آج جب شیخ صاحب وہ باتیں دہرا رہے تھے تو اس میں اس بات کو گول کر دیا اور اگر کسی کمیٹی کا رزلٹ نہیں نکل سکا تو وہ بتا دیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! رانا صاحب کی مہربانی تھی۔میں نے حکومت کا اربوں روپیہ بچایا اور انھوں نے میرے ساتھ تعاون کیا۔ انھوں نے on the floor of the House بھی میرا شکریہ ادا کیا لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب بہت کام کر رہے ہیں انھوں نے ایک دن صبح مجھے کہا کہ آ کر میرے ساتھ لیکویڈیشن بورڈ کے بارے میں میٹنگ کرو۔میں وہاں گیا تو ہمارے محترم سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بھی موجود تھے۔وہاں اتنے سینئر سیاستدان تھے ان کی موجودگی میں مجھے کیا بات کرنی چاہئے تھی؟ لیکن رانا صاحب کے علم میں ہے کہ میں نے وہاں پر بھی یہ بات کہی تھی۔

جناب سپیکر: کون بیٹھے تھے؟

شیخ علاؤالدین: 90 شاہراہ پر ہمارے کھوسہ صاحب بیٹھے تھے۔

جناب سپیکر: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کے علاوہ اور کون تھے؟

شیخ علاؤالدین: رانا صاحب تھے، وزیر اعلیٰ صاحب نے لیکویڈیشن بورڈ کی میٹنگ بلائی تھی اور مجھ ناچیز کو بھی بلایا گیا تھا۔میں نے وہاں پر ایک سوال کیا تھا اور انھوں نے ابھی ایک بڑی اچھی بات کی ہے وہی بات اب ان پر آئے گی کہ ان کا معاملہ کیوں لٹک رہا ہے؟ میں نے وہاں بھی صرف ایک گزارش کی تھی کہ لیکویڈیشن بورڈ کی جتنی properties ہیں ان میں کھربوں روپے کی گڑبڑ ہوئی ہے۔اگر اس دن آپ بھی وہ شیٹ دیکھتے اور وزیر اعلیٰ صاحب جتنے ناراض تھے واقعی رونا آ رہا تھا۔آپ خود اچھے وکیل ہیں میں نے ایک بات کی تھی کہ اگر Mulla's Contract Law پڑھیں اس میں Transfer of Property Act کے اندر اگر اب ہم اس کو چیلنج کر سکتے ہیں تو جو forum ہے تو وہ صرف ہائی کورٹ ہے۔ہم اسے یہاں نہیں لا سکتے۔انھوں نے خود مانا تھا۔آپ بتائیں کہ جس طرح چار چار ہزار کنال زمین

فروخت کی گئی اگر آج ہم اسے چیلنج کرتے ہیں تو معاملہ وہی ہے جو ان کا contract ہے تو اسے کون کر سکتا ہے، اسے کسی صورت کوئی ایوان نہیں کر سکتا جب ایک contract ہو جائے sign ہو جائے registered document بن جائے تو وہ نہیں ہو سکتا اور میں رانا صاحب کو یہی کہہ رہا تھا۔انھوں نے ابھی کتنی اچھی بات یاد کرائی ہے کہ یہ estoppel ہے ایوان کو کہہ دیں کہ ہماری limit ہے اس پر دوسری پارٹی عدالت جائے گی اور الٹا damage کا بھی claim کرے گی۔لہذا ہمیں کچھ نہ کچھ تو صحیح بات کا پتا چلے کہ ہم کھڑے کہاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ممبران کو بتایا جائے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا دیکھنا ہے؟ انھوں نے لیکویڈیشن بورڈ کے معاملے میں میری مدد کی لیکن اس میں میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں تھا۔میں نے تو ثابت کیا کہ کوئین روڈ کی پراپرٹی پر میری سوا کروڑ کی offer کے بعد وہ ایک کروڑ 26 لاکھ روپے میں دے دی۔رانا صاحب نے کہا کہ ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔میں نے کہا کہ یہ ایک لاکھ روپے میں under the table negotiation ہوئی اور یہ ہوتا رہا ہے۔میں اس کام کو جانتا ہوں۔میں tendering کو جانتا ہوں کہ کیسے ہوتے ہیں۔مجھے سارا پتا ہے کہ یہ کیا دھندے ہیں لیکن میں مجبور ہوں۔بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سردار خالد سلیم بھٹی صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

سیکرٹری مال کا محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال اور رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم آدھ گھنٹہ ٹائم بڑھا دیا جائے۔

(اذان عشاء)

سردار خالد سلیم بھٹی: معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-233 کے چک نمبر 255/EB کو بے نظیر ماڈل ویلج کے نام سے منسوب کر کے حکومت پنجاب نے declare کر دیا اور بے نظیر ماڈل ویلج کے لئے 1993-96 میں مرکزی حکومت نے ترقیاتی کاموں کے لئے مختلف مدات میں فنڈز مختص بھی کئے اور جاری بھی کئے اور اب حال ہی میں مرکزی حکومت کی طرف سے 3 کروڑ 10 لاکھ روپے کے فنڈز سوئی

گیس اور دیگر کاموں کے لئے مختص کئے گئے ان فنڈز کے استعمال کے لئے بے نظیر ماڈل ویلج کے نوٹیفکیشن کے لئے متعلقہ لوکل گورنمنٹ، ڈائریکٹر RND اور DCO نے NOC جاری کر دیا اور حتمی منظوری کے لئے فائل سیکرٹری ریونیو کے پاس چلی گئی۔ میں نے فائل کے جلد process کے لئے سیکرٹری ریونیو کو تین چار مرتبہ فون کیا۔ انھوں نے مختلف مصروفیات ظاہر کر کے متعلقہ فائل کو التوا میں رکھا اور مجھے واضح جواب نہ دیا۔

بالآخر میں آج مورخہ 10۔ جولائی 2009 کو بوقت 9.45 بجے دن مسٹر منور احمد مجوکہ سیکرٹری ریونیو کو ملنے کے لئے اس کے دفتر چلا گیا اور اس سے بے نظیر ماڈل ویلج کے نوٹیفکیشن جاری کرنے کے لئے عرض کی تو موصوف نے انتہائی ہتک آمیز گستاخانہ لہجے میں کہا کہ بے نظیر کونسی international fame اور خاص خاتون تھیں اور اس کے علاوہ اس نے ایسی باتیں بھی کیں جو میں یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس نے public place پر سرکاری دفتر میں بیٹھ کر محترمہ کی شان میں جو گستاخی کی ہے وہ میں ایوان میں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے علاوہ اس نے کہا کہ آپ نے بے نظیر ماڈل ویلج بنا لیا ہے۔ اگر آپ فنڈز لینا چاہتے ہیں تو پہلے اس ماڈل ویلج کا نام تبدیل کرو ورنہ فنڈز جاری نہیں ہوں گے تو میں نے ان سے عرض کی تھی کہ یہ فنڈز مجھے مرکزی حکومت سے 96-1993 میں ملے تھے اور اس دفعہ بھی مرکزی حکومت نے دیئے ہیں۔ ہم نے پنجاب میں تو apply ہی نہیں کیا۔ میں نے آفیسر موصوف کی اس بات پر احتجاج کیا کہ آپ محترمہ کے بارے میں ایسے الفاظ نہ کہیں جو توہین کے زمرے میں آتے ہوں۔ آپ ایک ذمہ دار آفیسر ہیں آپ کو یہ زیب نہیں دیتا جس پر موصوف مزید سیخ پا ہو گئے میرے ساتھ انتہائی ناروا سلوک سے پیش آتا رہا اور مجھے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتا رہا اور مجھے کہتا رہا کہ آپ کی پارٹی کی مرکز میں حکومت ہے۔ پنجاب میں ہم اپنی مرضی کریں گے۔ جاؤ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے کر لو میں نے آپ جیسے بڑے ایم پی ایز دیکھے ہوئے ہیں۔ اب میرا مزید وقت ضائع کئے بغیر آپ جا سکتے ہیں۔ موصوف آفیسر کا ایک رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک، ہتک آمیز اور توہین آمیز لہجہ سے بات کرنا اور میری پارٹی کی لیڈر محترمہ کے خلاف باتیں کرنا اور عوام کے ترقیاتی کاموں اور تحفظات کا خیال نہ رکھنا جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق بیوروکریسی کی ذمہ داری ہے۔ ایسے آفیسر کا ملازمت میں رہنا ملک و قوم کے لئے کبھی سود مند ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ موصوف آفیسر کے اس رویہ کے

باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو چکا ہے لیکن وہ بالکل 90 degree اس موقف سے مختلف ہے جو کہ معزز رکن نے اس تحریک استحقاق میں اختیار کیا ہے۔ ان کی درخواست کو جس طریقے سے وہ process کرتے رہے ہیں اس جواب میں اس کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب کی observations بھی ہیں لیکن میں صورتحال کو اس تناظر میں نہیں لے جانا چاہتا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس تحریک کو آپ تین دن تک کے لئے pending فرما دیں اور یہ معاملہ سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب کو refer کر دیں۔ یہ ان دونوں صاحبان کی بات سننے کے بعد جو حکم فرمائیں گے ہم اس کے مطابق عمل کریں گے۔ اگر یہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے کا کہیں گے تو ہم اس پر بھی تیار ہوں گے اور اگر یہ معاملے کو resolve کر لیں گے تو پھر بھی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! وزیر قانون صاحب تین دن کا وقت مانگ رہے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں یہ اختیار اپنے پارلیمانی لیڈر راجہ ریاض صاحب کو دیتا ہوں۔ اگر تین دن تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ ہوا تو ہم walkout بھی کریں گے اور سڑک پر جلوس بھی نکالیں گے۔ جب تک ایسے آفیسر کے خلاف کارروائی نہیں ہو گی ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے جو کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ محترمہ کی سیاست سے تو کسی کو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ان کی حب الوطنی پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ انھوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر آمر ڈکٹیٹر کا مقابلہ کیا اور جمہوریت کو بحال کروایا ہے۔ ایسی عظیم لیڈر کی تضحیک کرنے والے آفیسر کے خلاف فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم و معزز رکن کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کوئی بھی آفیسر اتنی جرات نہیں کر سکتا کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے خلاف یا ان کی شان میں اس قسم کے الفاظ کہے۔ راجہ ریاض صاحب اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اگر انھوں نے فرمایا کہ واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر بے شک آپ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیجئے گا اور جو وہاں سے رپورٹ آئے گی حکومت اس پر عمل کرنے کی پابند ہو گی۔

جناب سپیکر: بس چلیں، ٹھیک ہے۔ راجہ ریاض صاحب! یہ معاملہ آپ کے سپرد ہے اور آپ ہاؤس کو اس بارے میں تین دن تک رپورٹ پیش کریں گے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری بھی ایک تحریک تھی۔

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ آپ کی تحریک کل آ جائے گی۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب کی طرف سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم دفاع جمہوریت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم دفاع جمہوریت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے یوم دفاع جمہوریت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ چونکہ question put کر رہے ہیں اور جب question put کیا جا رہا ہو تو اس وقت کورم point out نہیں ہو سکتا۔ آپ question put کر لیں۔ اس کے بعد اگر محترمہ کورم کی نشاندہی کرتی ہیں تو آپ بے شک گنتی کروا لیجئے گا۔

جناب سپیکر: چونکہ کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔ (دوبارہ گنتی کی گئی)

ہاؤس میں کورم نہیں ہے لہذا اجلاس 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کاروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(کورم ٹوٹنے کے پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 8 بج کر 40 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ گنتی کی جائے۔ معزز اراکان سے درخواست ہے کہ سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی ہو سکے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 13-اکتوبر 2009 بوقت صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔